محمدیات

www.KitaboSunnat.com

تألیف
مولانا محمد صاحب جوناگڑھی (مرحوم)

مکتبہ محمدیہ ○ اردو بازار ○ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

أَتَسْتَبْدِلُونَ الَّذِي هُوَ أَدْنَىٰ بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ ط

کیا تم اعلیٰ درجے کی چیزوں کے بدلے ادنیٰ درجے کی چیزیں لینا چاہتے ہو

افسوس ہے اُن پر جو قرآن و حدیث کے اعلیٰ طریقے کے بدلے ملکی رسم و رواج کے ادنیٰ طریقے کو لیں،

www.KitaboSunnat.com

درودِ محمدیؐ

جس میں مروجہ فاتحہ کی اور تیجے دسویں [illegible] ششماہی، برسی، عرس، جمعرات
چاندرات، شب برات، تبارک، نذر نیاز غیر اللہ وغیرہ، غرض موت کے بعد کی تمام
رسموں کی تردید قرآن حدیث، اجماع، قیاس صحابہؓ تابعین، تبع تابعین، محدثین ومجتہدین،
چاروں اماموں اور چاروں مذہبوں سے سینکڑوں دلیلوں سے تفصیلوار کی گئی ہے اور جتنی دلیلیں
ان کاموں کے کرنے والوں کے ہاتھوں میں ہیں ہر ہر دلیل کے کئی کئی جواب دیئے ہیں،
امید ہے کہ اس رسالے کو انصاف سے دیکھنے والے ان بدعتوں اور فضول خرچیوں سے ضرور بچ جائینگے۔

مرتبہ

خطیب الہند علامہ محمد بن ابراہیم میمن محدث جوناگڈھی

ناشر

مکتبہ محمدیہ ○ اردو بازار ○ لاہور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٦٢/

درود محمدی

سلام محمدی

فیصلہ محمدی

نام کتاب	-------	محمدیات
مصنف	-------	مولانا محمد صاحب جوناگڑھی
طابع	-------	عبدالرحمٰن عابد
مطبع	-------	زاہد بشیر پریس
طبع اول	-------	مئی 1993ء
طبع دوم	-------	مئی 1996ء
تعداد	-------	1100
ناشر	-------	مکتبہ محمدیہ لاہور
قیمت	-------	30 روپے

ناشر

عبدالرحمٰن عابد

مکتبہ محمدیہ چک R-7/109 چیچہ وطنی (ساہیوال)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰہِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ، وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ، وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

حمدِ خدا تعالیٰ

روئے زمین کے درختوں کی قلمیں بنا کر اور روئے زمین کے پانیوں کی روشنائی گھول کر بھی اگر رب العالمین معبود برحق کی حمد و ثنا لکھی جائے تو قلمیں گھس جائینگی سیاہیاں ختم ہو جائیں گی لیکن رب کے پیارے اور نہ ختم ہونے والے اوصاف کبھی ختم نہ ہوں گے۔

دنیا کی عمر کے برابر عمر پا کر بھی اگر کوئی شخص خدا کی اَن گنت اور بے شمار نعمتوں میں سے ایک نعمت کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہے تو ناممکن۔ ہر ہر سانس پر رب کی تسبیح و تکبیر پڑھتا رہے مگر اُس کی پاکیزگی اور بڑائی کے مقابلے میں پھر بھی کچھ نہیں۔ ہواؤں میں اڑنے والے پرند، سوراخوں میں رہنے والے جانور، گردن جھکائے چلنے والے چوپائے، زمین پر رینگنے والے کیڑے، گھنے جنگلوں میں بادشاہت کرنے والے درند، سربفلک پہاڑوں کی چوٹیاں، بچھی ہوئی اور پھیلی ہوئی زمین، روانی سے بہتے ہوئے دریا، موجیں مارنے والے سمندر، خاموش درخت، باادب فرشتے، ناری اور ترابی مخلوق، زناٹے بھرتی ہوئی طاقت دار ہوا، اونچا اور جھکا ہوا آسمان، چمکتے ہوئے ستارے اور سورج چاند۔ ہاں کائنات کا ایک ایک ذرہ، جس کی تعریفوں کے بیان میں مشغول

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ وہ ذاتِ اقدس الٰہ العٰلمین اللہ وحدہ لاشریک لہ کی ہی ہے۔

سب اُس کے محتاج اور وہ سب سے بے نیاز۔ سب اس کا دیا کھانے والے، اور اس کا ہاتھ تکنے والے۔ کسی کو ایک ننھا پھڑکانے کی۔ ایک سانس لینے کی بلکہ منہ پر سے مکھی اُڑانے کی طاقت نہیں۔ اس کی عظمت کے سامنے سب دبکے ہوئے۔ اس کے دبدبے کے سامنے سب دست بستہ۔ کونسا دل ہے جس میں اُس کی ذات سے امیدیں بندھی ہوئی نہ ہوں ؟ کونسا دل ہے جو اُس کے خوف سے خالی ہو؟ سب کا خالق سب کا مالک سب کا رازق وہی۔ عزت ذلت کا دھنی۔ امیری غریبی پر قادر۔ سارے ملک کا تنہا مالک۔ مارنے جِلانے والا۔ تندرست بیمار کرنے والا۔ بھوک کے وقت نرم وگرم غذا دینے والا۔ پیاس کے وقت سرد و خنک پانی دینے والا۔ سوتے ہوؤں کی حفاظت کرنے والا وہی ہے۔

جس کا علم محیط کُل۔ جس کی قدرت ہر چھوٹے بڑے پر۔ جس کی سمع و بصر ادراک سے دور۔ جو پانی کو پتھر کر دینے پر۔ جو آگ کو باغ کر دینے پر۔ جو دشمن کو دوست کر دینے پر۔ جو رحمت کو زحمت کر دینے پر قادر ہے۔ وہ وہی ہے جس کی سلطنت آسمان و زمین پر ہے جس کا حکم ہر شے پر ہے جس کا کوئی ارادہ مراد سے جُدا نہیں۔ جس کا کوئی حکم ٹلتا نہیں۔ جس کا کوئی فرمان بدلتا نہیں، جس کا نہ کوئی وزیر ہے نہ مشیر۔ جس کا نہ کوئی ضد ہے نہ ند۔ جس کا نہ کوئی شریک ہے نہ ساجھی۔ جس کی نہ اولاد نہ ماں باپ۔ جس کی نہ قوم نہ برادری۔ جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ تک رہے گا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھولوں میں خوشبو اُس کی دی ہوئی۔ منظروں میں دلفریبی اُس کی رکھی ہوئی۔ چہروں میں خوبصورتی اس کی پیدا کی ہوئی۔ میاں بیوی میں۔ اولاد اور ماں باپ میں محبت اس کی رکھی ہوئی۔ پھلوں میں ذائقہ اس کا دیا ہوا۔ پتیوں میں رنگ اس کا بھرا ہوا۔ دریاؤں میں روانی اُس نے دی، سورج چاند میں روشنی اُس نے دی۔ زبان کو بولنے، آنکھوں کو دیکھنے کی، کانوں کو سننے کی، دل کو سمجھنے کی، ہاتھوں کو پکڑنے کی، پاؤں کو چلنے کی، معدے کو ہضم کرنے کی طاقت اُسی نے دی ہے۔

وہ بے شمار نعمتیں ہمیں دے چکا لیکن اُس کے خزانے ویسے ہی بھرپور ہیں۔ جیسے ان نعمتوں کے دینے سے پہلے تھے ہم اَن گِنت نعمتیں اس سے لے چکے لیکن ہماری محتاجی ویسی ہی ہے جیسی ان نعمتوں کے ملنے سے پہلے تھی۔ نہ کبھی اُس کی بے نیازی ختم ہو نہ کبھی ہماری محتاجی ختم ہو۔ سب کی سُننے والا، گنہگاروں پر بھی شفقت رکھنے والا کسی کو اپنے دَر سے محروم نہ پھیرنے والا، گرے پڑوں کو سہارا دینے والا، ضعیفوں اور عاجزوں کی فریاد رسی کرنے والا، مصیبتوں میں کام آنے والا۔ بے موسم کے پھل دینے والا۔ بڑھاپے میں اولاد دینے والا۔ مُردوں کو زندہ کردینے والا، دور و نزدیک کی سُننے والا وہی ہے۔

وہ کون ہے؟ جو تم پر تم سے زیادہ مہربان ہے؟ وہ کون ہے جس نے ماں کے پیٹ میں تمہاری پرورش کی؟ وہ کون ہے جس نے دنیا میں آنے سے پہلے تمہاری خوراک ماؤں کے سینے میں جمع کردی؟ وہ کون ہے جس نے آنکھ ناک کان اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زبان تمھیں دی؟ وہ کون ہے جو تمھیں کھلاتا پلاتا ہے۔ سلاتا جگاتا ہے؟ بیوی بچے دوست احباب کس نے دیئے؟ آسمان سے پانی اتارنا، زمین سے اناج اُگانا کس کے ہاتھ میں ہے؟ اسی کے جس کا عرش آسمانوں پر ہے۔ جس کا حکم ہر جگہ ہے جس کی سلطنت چپّے چپّے پر ہے۔ اُسی کا نام اللہ ہے، وہی رحمٰن ہے، وہی رحیم ہے وہی رب العالمین ہے وہی عبادتوں کے لائق ہے ے

گلگشت کروں کہ سیرِ صحرا دیکھوں　　یا معدن و کوہ و دشت و دریا دیکھوں؟
ہیں چار طرف ترے ہزاروں جلوے　　حیران ہوں کہ دو آنکھوں سے کیا کیا دیکھوں؟

تَبَارَكَ اسْمُهٗ وَتَعَالٰى جَدُّهٗ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُهٗ ۔

نعتِ مصطفےٰ[۱]

دُنیا میں رحمت بن کر آنے والا۔ بھٹکے ہوؤں کو راہ پر لگانے والا، رب کا پیارا اُمّت پر مہربانیوں والا۔ خدا کا کلام لانے والا۔ رب کا پیام سنانے والا نبیوں میں سردار بننے والا۔ غیروں کا غم کھانے والا۔ دشمن پر رحم کرنے والا۔ بدخواہ کی خیرخواہی کرنے والا۔ غریبی کو امیری پر۔ فقیری کو بادشاہی پر ترجیح دینے والا، بوریہ نشینوں کو تختِ سلطنت دلوانے والا۔ گدڑیوں کو عالم کا سلطان بنانے والا۔ اُمّیوں کو علماء کا اُستاد بنانے والا۔ ظلمت کو نور سے۔ کفر کو ایمان سے۔ برائی کو بھلائی سے، بدی کو نیکی سے۔ رات کو دن سے۔ خزاں کو بہار سے۔ اندھیرے کو روشنی سے۔ شرک کو توحید سے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدخصلتی کو خوش خلقی سے بدلنے والا۔ معراج کو جانے والا۔ معجزے دکھانے والا۔ رحمۃ للعالمین لقب پانے والا۔ ساری دنیا کی طرف بھیجا جانے والا۔ دنیا کو آباد کرنے والا۔ ویرانوں کو بسانے والا۔ کفر کو توڑنے والا۔ اسلام کو پھیلانے والا۔ نیکی کی نیو رکھنے والا۔ خوش اخلاقیوں کا رواج دینے والا۔

رحمت کا نشیمن۔ معرفت کا مَعدِن۔ علم کا برتن۔ احسان کا مخزن، وہ جس نے پیتل کو سونا بنایا۔ وہ جس نے قلعی کو چاندی کر دی۔ وہ جس نے خدا کی سلطنت پھیلائی۔ وہ جس نے رب کی منادی سُنائی۔ وہ جس نے حقانیت کی آواز لگائی۔ باطل کی طاقتوں کو جس نے میٹ دیا۔ مغروروں کے غرور ڈھا دیئے۔ باطل کے جھنڈے اُکھاڑ دیئے۔ کفر کی قلعی کھول دی۔ شیطان کو منہ چھپاتے ہی بنی۔ ضلالت کو منہ کی کھانی پڑی۔ شرک کو جان کھونی پڑی۔ بداخلاقی کا نام نہ رہا۔ گناہوں کا کام نہ رہا۔ جنات کی حکومت کا خاتمہ ہوا۔ برائیوں کے دیئے بُجھ گئے۔ دھوکہ بازیوں کے چراغ گل ہوئے۔ بُت اوندھے منہ گرے۔ شراب خانے ویران ہوئے قمار خانے خراب ہوتے۔ اڈے اٹھ گئے۔ بُت خانے اُجڑ گئے۔ صلیبیں اتر گئیں۔ رسم و رواج کے طوق الگ ہو گئے۔ آبائی طریقے اُٹھ گئے۔ رحمت کی بدلیاں چھا گئیں۔ فضل کی بارش برسنے لگی۔ لطف و کرم کا ایک نیا آسمان بنا۔ فیض و برکت کی نئی زمین قائم ہوئی۔ کفر کے لشکر ہلاک ہوتے۔ باطل کی دلیلیں ٹوٹیں۔ شیطانی فوجیں بھاگیں۔

ہاں وہ جس کی آمد نے دنیا کو لرزہ براندام کر دیا۔ ایک ایک دل میں جس کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دہشت سماگئی ایک ایک پتہ پتہ بن گیا۔ ہر ایک بید کی طرح تھر لرنے لگا۔ صرف رعب سے جی بیٹھا جانے لگا۔ جس کی شریعت صاف تھی۔ جس کی فطرت نیک تھی۔ جس کی عصمت خدا کے ہاتھ تھی۔ جس کی نیکی عام تھی۔ جس کے کلام میں شیرینی تھی۔ جس کے چہرے پر نورانیت تھی۔ جس کے دل میں پاکیزگی تھی۔ جس کا سینہ کھلا ہوا تھا۔ جس کی سخاوت بڑھی ہوئی تھی۔ جس کی شجاعت بے نظیر تھی۔ جس کی حقانیت کھلی ہوئی تھی۔ جس کی راہ خطرے سے خالی تھی۔ جس پر خدا کی وحی آتی تھی۔ جس کے گھر خدا کی آیتیں پڑھی جاتی تھیں۔ جو گناہوں سے معصوم تھے جو خدا کی طرف سے محفوظ تھے جن کے ساتھ آسمانی لشکر تھے۔ جن کی صحبت میں خدا کے چیدہ بندے تھے جن کی زبان پر خدا بولتا تھا۔

سارے عالم کے افسر۔ صاحبِ حوضِ کوثر۔ سرورِ رسولاں۔ شاہ انس و جاں یاسمینِ چمنِ محبوبیت۔ اورنگ نشینِ انجمنِ مقبولیت۔ بدرالدجیٰ شمس الہدیٰ۔ یگانہ ہر بیگانہ۔ ہمائے ہر خانہ۔ زہد و قناعت میں بے بدل۔ صبر و استقامت میں ضرب المثل مقربِ بارگاہِ ربانی۔ مخزنِ کمالات انسانی۔ لطفِ ربانی سے مسرور۔ نظرِ صمدانی کے منظور۔ متواضعِ بے نظیر۔ محبِ فقر و فقیر۔ اکرام خداوندی سے سرفراز۔ منصبِ نبوتِ عامّہ سے ممتاز۔

کون؟ وہ جس کی آمد کی بشارت ہر نبی نے دی۔ کون؟ وہ جس کی آمد کی خبر ہر کتاب میں لکھی گئی۔ کون؟ وہ جس کا نام آج پچھتر کروڑ انسانوں کی زبانوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر ہے۔کون ؟ وہ جس کی رسالت کی گواہی بلند مناروں پر گونج رہی ہے۔

اے رب العالمین تو اس رحمۃ للعالمین پر اپنے بیشمار درود وسلام نازل فرما۔ اے ہر جاندار کے مالک تمام انس وجن کی طرف آنے والے اپنے اس نبیؐ پر اپنے کروڑوں درود وسلام نازل فرما۔

گل ہے اگر بدن تو پسینہ گلاب ہے ؛ صلِّ علیٰ وہ جسمِ رسالت مآب ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

عرض حال

ناز بھی ہوتا رہے ہوتی رہے بیداد بھی

سب گوارا ہے اگر سنتے رہو فریاد بھی

وہ کونسا دن گذرتا ہے کہ سورج چڑھ کر ڈوب جائے اور اہلِ حدیث کو بعض برادرانِ احناف کی طرف سے کوئی جدید تحفہ نہ ملے۔ جس طرح ہندوؤں نے اپنا ایک کوٹ ورڈ گائے کو ٹھہرالیا ہے جہاں آواز نکلی کہ "گئو ماتا" وہیں تمام ہندو جمع ہو گئے۔ اسی طرح ہمارے ان حنفی بھائیوں نے بھی ایک کوٹ ورڈ بنا رکھا ہے جہاں کسی ایک کے منہ سے نکلا کہ "وہابی" وہیں ایسے تمام حنفی اکٹھے ہو گئے۔ جا و بیجا کا کوئی سوال نہیں۔ حق و ناحق کی کوئی تلاش نہیں، لگائے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھانا اُن کے نزدیک وہ جُرم ہے جس کے برابر کا کوئی جرم نہیں۔ ترکِ تقلید ان کے نزدیک وہ جرم ہے جس کا ہم وزن شرک و کفر بھی نہیں۔ ہم یہ تو ہرگز نہیں کہیں گے کہ گالیوں کا جواب گالیوں سے دیا جائے لیکن ہمیں یہ بھی گوارا نہیں کہ منہ میں گھنگھنیاں بھر کر گونگے شیطان بن جائیں۔ لوگ غلط مسائل کو لے کر غل مچائیں اور ہم سچے مسائل کی اشاعت سے بھی قلم روک لیں۔ لوگوں سے اس قدر ڈریں دبیں کہ خدا کا خوف بھی اتنا نہ ہو۔ اُن کی زیادتیِ تعداد سے مرعوب ہو کر کونے کھُدرے ڈھونڈتے پھریں۔ جس دل میں غیرت نہیں اُس دل میں ایمان نہیں۔ جس میں حق گوئی کی جرأت نہیں اُس میں نورِ اسلام نہیں۔ اسلامی حمیت اگر ہم میں نہ ہو تو ہمیں اپنی آخرت کا نوحہ کرنا چاہیئے۔ خودداری اور خداپرستی کا جذبہ اگر ہم فنا کر چکے ہیں تو ہمیں اچانک مٹ جانے کے لئے ہر وقت تیار رہنا چاہیئے ؎

آج کیا پھرتی ہے بُلبل گل پہ اتراتی ہوئی ۔۔۔ کل تو ہوگی پنجۂ صیاد میں آئی ہوئی

وہ قوم زمین کی پیٹھ کے لائق نہیں جس کے افراد بزدل اور پست ہمت ہو گئے ہوں جن میں سے اشاعتِ مذہب کا ولولہ اُٹھ گیا ہو جو دوسروں کے فضول اعتراضات سُن کر جو دوسروں کو روزانہ غلط حملے کرتے ہوئے دیکھ کر بھی دم بخود ہوں اور مارے خوف و دہشت کے چوں بھی نہ کرتے ہوں۔ اہلحدیث بھائیو! جاگو! نہ لڑو نہ گالیاں دو، نہ اُلجھو نہ لڑو۔ مگر حق گوئی سے نہ رُکو۔ اعتراضات

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو ہٹاؤ۔ حق کی تبلیغ کرو۔ قرآن و حدیث لوگوں کے سامنے رکھو اور سنت کو ظاہر کرو۔ پھر دیکھو تو سہی کہ کس طرح آسمانی مدد تم پر نازل ہوتی ہے پوری بستی میں سارے شہر میں اگر ایک شخص بھی توحید و سنت کا پابند ہے تو وہ اپنے تئیں کمزور نہ سمجھے اس لئے کہ وہ اکیلا نہیں اُس کے ساتھ اُس کا دوسرا خود خدا ہے ؎

اے مسلم بیدار جہاں کو بھی جگا دے ٭ جو آگ تیرے دل میں ہے ہر دل کو لگا دے

کیا آپ بھول گئے؟ کہ جب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم تن تنہا صرف اپنے یار غار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ غار میں تھے اور اہل مکہ آپ کی تلاش میں تھے اور سر پر آ پہنچے تو صدیق اکبرؓ فرماتے ہیں حضورؐ غضب ہو گیا اب پکڑ لئے گئے بُرا ہوا۔ اپنی کمزوری ناطاقتی بے کسی اور بے بسی پر آزردہ ہونے لگے کہ خدا کے رسول رسولوں کے سرتاج صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان فیض ترجمان سے ایک آواز نکلتی ہے جو کرۂ ارض کو ہلاتی ہوئی فضائے آسمانی میں گونجتی ہوئی عرش عظیم تک پہنچتی ہے اور صدیق اکبرؓ کے دل کو ڈھارس کمر کو تقویت کلیجے کو ہمت اور ایمان کو نورانیت بخشتی ہے ارشاد ہوتا ہے مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا ابوبکر! ان دو کیا سمجھتا ہے جن کا تیسرا خود خدا ہو؟ کیا جس کی مدد پر خدا ہو اسے بھی کوئی پامال کر سکتا ہے؟ کیا جس کے ساتھ رب ہو اس کا کبھی کوئی نقصان کر سکتا ہے؟

"ساری خدائی اک طرف، فضلِ الٰہی اک طرف" ؎

تازہ ہے چمن عبدِ خدائے دو جہاں کا ٭ کچھ دخل نہیں گلشنِ قدرت میں خزاں کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوستو! دلوں کو ہیبتِ خدا سے اتنا پُر کرلو کہ دوسرے کی ہیبت کے لئے اُس میں جگہ نہ رہے۔ محبّتِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو دل کے کونے کونے میں جمالو کہ پھر کسی کی حُب میں آکر سنتِ رسولؐ ترک نہ ہو۔ نماز روزے کی طرح توحید و سنت کی اشاعت اپنے ذمّہ ضروری جانو، جو جہاں ہو اور جتنا امکان ہو تبلیغِ دین میں کوتاہی نہ کرے۔ صرف نام رکھ لینے سے کام نہیں چلتا بے جھجک اور بے خوف ہو کر اللہ کے بندوں کو خدا کی چوکھٹ پر لا جھکاؤ۔ اُمتِ محمدؐ کو سنتِ رسولؐ حدیثِ رسولؐ کی دعوت دو۔ اہل حدیث ہو تو گھر گھر حدیث پہنچا دو۔ موحد ہو تو ہر ایک کو دلدادۂ توحید بنا دو۔ محمدی ہو تو دنیا سے غیروں کی نسبت چھڑا دو۔ نام رکھ کر کام نہ کرنا بھلائی نہیں بلکہ برائی ہے کَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ عمل نہ کرنا اور زبانی دعویٰ کرنا خدا کو سخت ناپسند ہے۔

یاروں نے گو اَنَا الحق اس منہ سے بول دیکھا ✽ ہیں سِرِّ حق سے غافل سب کو ٹٹول دیکھا

وجہِ تصنیف

ابھی ابھی جودھپور سے ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب نے ایک رسالہ بہ نام "مر گئے مردود جن کی فاتحہ نہ درود" شائع کیا ہے۔ اس میں پہلے تو اہلحدیث کو گالیاں دی ہیں۔ پھر لوگوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ اُن سے نہ ملیں جُلیں۔ یہ قابلِ نفرت ہیں، ان کی امامت ناجائز ہے۔ انھیں مسجدوں میں نہ آنے دو وغیرہ۔ پھر کچھ تہمتیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھی ہیں جن کا ازالہ بار ہا کر دیا گیا ہے پھر اصل مسئلہ کو بیان کیا ہے ۔ ہم قطع نظر اور چیزوں کے اس وقت اس رسالہ کی اسی روح کو لے رہے ہیں ۔ ماسٹر صاحب نے تو اپنی زبان بے قابو کر دی ہے لیکن ہم شرعی تہذیب سے قدم بڑھانا نہیں چاہتے ۔ اس لئے نامہذب الفاظ اور طعن تشنیع کے جواب کو سپرد خدا کر کے اُن کے دلائل کا جواب شروع کرتے ہیں ۔ لیکن جواب شروع کرنے سے پہلے ہم اس بات کو دیکھنا اور دکھانا چاہتے ہیں کہ ماسٹر صاحب کی سُرخی عنوان کے مصداق اہلِ حدیث ہیں یا حنفی ؟ یعنی " مر گئے مردود جن کی فاتحہ نہ درود " یہ مثال حنفیوں پر صادق آتی ہے ؟ یا اہلحدیثوں پر ؟ سنئے ! اہلحدیث کے ہاں فاتحہ بھی ہے اور درود بھی ہے ، ہاں حنفیوں کے مذہب کی کتابوں میں یہ دونوں چیزیں نہیں ۔ اہلِ حدیث تو فاتحہ کے یہاں تک قائل ہیں کہ نماز کی جس رکعت میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی جائے اُن کے مذہب میں وہ رکعت نہیں ہوتی ۔ خواہ نمازی اکیلا ہو خواہ امام ہو خواہ مقتدی ہو اور نماز خواہ فرض ہو خواہ فرض کے سوا اور کوئی ہو ، چار رکعت والی ہو یا اس سے کم وبیش کی ہو ۔ جس نماز کی جس رکعت میں جس وقت جس حالت میں جو کوئی سورۂ فاتحہ نہ پڑھے ان کے نزدیک اُس کی نماز نماز ہی نہیں ۔ لیکن حنفی حضرات جن کی تقلید کرتے ہیں اُن کا فرمان ، وہ یہ نقل کرتے ہیں کہ اَدْنٰی مَا یُجْزِیءُ مِنَ الْقِرَأَةِ فِی الصَّلٰوۃِ اٰیَةٌ عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَةَ یعنی کم سے کم کسی ایک آیت کے پڑھ لینے سے امام صاحب کے نزدیک نماز ہو جائے گی ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملاحظہ ہو ہدایہ فصلٌ فی القراءۃ ص۹۵ مطبوعہ مجتبائی۔ اتنا ہی نہیں بلکہ یہی حضرات خود امام صاحبؒ کا مذہب یہ بھی نقل کرتے ہیں کہ فَاِنِ افْتَتَحَ بِالْفَارِسِیَّۃِ اَوْ قَرَأَ فِیْھَا بِالْفَارِسِیَّۃِ اَوْ ذَبَحَ وَسَمّٰی بِالْفَارِسِیَّۃِ وَھُوَ یُحْسِنُ الْعَرَبِیَّۃَ اَجْزَاہُ عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ۔ یعنی اگر کوئی شخص باوجود اچھی طرح عربی میں ادا کرنے کی قابلیت رکھتے ہوئے بھی نماز کو فارسی زبان سے شروع کرے یا فارسی زبان میں ہی قرآن کا ترجمہ پڑھے یا ذبح کرنے کے وقت بسم اللہ کی بجائے فارسی میں ترجمہ پڑھے تو نماز اور ذبیحہ دونوں امام صاحب کے نزدیک جائز ہے۔

لیجئے جناب سارے قرآن میں سے جہاں سے چاہے ایک ہی آیت پڑھ لے مثلاً کہہ دے صٓ ۚ یا کہہ دے قٓ ۚ نماز ہو جائے گی اور آیت بھی نہ پڑھے صرف اس کا ترجمہ ہی فارسی زبان میں کہہ لے۔ مثلاً کہہ دے "دو برگ سبز" یا مثلاً کہدے "از جنس جن وانس" تب بھی نماز ہو گئی۔ پس اب ایمان سے بتلاؤ کہ فاتحہ کس کے ہاں ہے اور کس کے ہاں نہیں؟ اچھا ہوتا جو آپ اپنے رسالہ کا یہ نام نہ رکھتے ؎

بہار باغ سے بلبل ہے دل لگائے ہوئے ✽ خزاں بھی تاک میں بیٹھی ہے خار کھائے ہوئے

اب درود کی نسبت سنئے! اہل حدیث تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا اپنی زندگی کا فریضہ اور اپنی نجات کا ذریعہ جانتے ہیں، زندہ شہادت لیجئے۔ آپ کے مذہب کی فقہ کی کتابیں ایک طرف رکھئے اور اہلحدیث کی وہ کتابیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن سے وہ صحیح حدیثیں لیا کرتے ہیں یعنی صحاح ستہ وغیرہ دوسری جانب رکھ لیجیے۔ پھر ورق پلٹتے جائیے، ناممکن ہے کہ حدیث کی کتاب کے ایک ایک صفحے میں کئی کئی بار درود شریف نہ ہو، اور ناممکن ہے کہ فقہ کی کتابوں میں کئی کئی صفحوں میں ایک مرتبہ بھی درود ہو۔ اس لئے کہ اہلحدیث کو تو براہِ راست حدیث سے غرض ہے وہ ہر ہر مسئلے پہ حدیث لائیں گے اور خدا کے فضل سے ہر جگہ رسول اللہ کے لفظ کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم لکھیں گے جو درود ہے۔ برخلاف اس کے چونکہ حنفیوں کو اپنے امام سے ان کے شاگردوں سے فقہا سے غرض ہے اس لئے وہ ان کے اقوال پر اکتفا کریں گے انھیں ضرورت ہی کیا ہے جو حدیث لائیں اگر اتفاقیہ کسی خاص وجہ سے ذکرِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آ بھی گیا ہے تو علیہ السلام سے زیادہ نہیں لکھتے اِلَّا مَاشَاءَ اللہ۔ حالانکہ درود نام ہے صلوٰۃ وسلام دونوں کا۔ اور قرآن میں حکم بھی دونوں کا ہے صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا کے الفاظ ہیں۔ پس بحمداللہ یہ فخر بھی اہلحدیث کو حاصل ہے کہ وہ بار بار اپنی کتابوں کے ایک ایک صفحہ میں کئی کئی مرتبہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لکھتے ہیں۔ حنفی بھائیو! تم ایک شخص کو شرح وقایہ جو حنفی مذہب کی کتاب ہے، دے کر پڑھنے بٹھا دو۔ اور ایک شخص کو بخاری شریف دے کر بٹھا دو جو حدیث کی کتاب ہے پھر دیکھو کہ کس کتاب میں درود بکثرت پڑھے جاتے ہیں تس پر بھی اہل حدیث کو درود کا منکر کہنا آنکھوں پر ٹھیکری رکھنا اور دیکھتی مکھی نگلنا ہے۔ دوستو! انصاف سے کام لو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ادا سے دیکھ لو جاتا رہے گا دل کا ﴿ بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا

اچھا اور سُنئے اہلحدیث کا تو مذہب ہے کہ سلام پھیرنے کے وقت جو شخص التحیات پڑھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھے اور سلام پھیرے تو اس کی نماز نہیں ہوتی۔ حنفی مذہب میں ہے وَهُوَ لَيْسَ بِفَرِيْضَةٍ عِنْدَنَا یعنی درود کا پڑھنا ہمارے نزدیک فرض نہیں ص۹۴ جلد اول ہدایہ باب صفۃ الصلوٰۃ۔ بلکہ حنفی مذہب کہتا ہے اِنْ تَعَمَّدَ الْحَدَثَ فِیْ هٰذِهِ الْحَالَةِ اَوْ تَكَلَّمَ اَوْ عَمِلَ عَمَلًا يُنَافِي الصَّلٰوةَ تَمَّتْ صَلٰوتُهٗ یعنی اگر کسی شخص نے اس حالت میں یعنی التحیات پڑھ لینے کے بعد عمداً پچھلے راستہ سے ہوا نکال دی یا بات کر لی یا نماز کے خلاف کوئی کام کر لیا تو اس کی نماز پوری ہو گئی"۔ یعنی صرف التحیات پڑھ کر گوز مار دے، بات کر لے وغیرہ تو بغیر اس کے کہ اس نے درود پڑھا ہو اس کی نماز پوری ہو گئی۔ اور سنئے! دُرِّ مختار مصری جلد اول ص۳۸۳ میں پہلے قعدے میں التحیات کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا مکروہ لکھا ہے۔ عبارت یہ ہے وَمَكْرُوْهَةٌ فِیْ صَلٰوةٍ غَيْرِ تَشَهُّدٍ اَخِيْرٍ۔

اب کہئے درود کس کے ہاں اشد ضروری ہے اور کس کے ہاں نہیں،

الزام لگا کر چپکے ہو گئے یہ نہیں معلوم کہ گھر میں کیا ہو رہا ہے ؎

سچ ہے ہوتی ہے بُری مظلوم کی فریاد
رکھ کے بُلبل پہ چُھری پھڑکا کیا صیاد بھی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِن بدعتوں کی ابتدا

ایسے مسلمان جو سنتوں سے بوجہ عدمِ علم بے خبر ہیں اور بدعتوں کے گھٹاٹوپ اندھیرے میں گھرے ہوئے ہیں ان کو سنّتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی جھلک دکھانا علماء پر فرضِ مذہبی اور نتیجہ زندگی ہے ۔

یہ ہم بخوبی جانتے ہیں اور بظاہر محسوس بھی کر رہے ہیں کہ ہر ایک مسلمان لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہنے والا اپنے دل کو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے پُر رکھتا ہے اور جن کاموں کو وہ کرتا ہے ان میں اپنا ذاتی نفع نہیں بلکہ شریعت کی اتباع سمجھ کر کرتا ہے مگر بوجہ کم علمی کے بعض کاموں کو وہ دینی سمجھ بیٹھتا ہے حالانکہ حقیقتاً وہ دین کے کام نہیں ہوتے بلکہ دین میں نئے ایجاد کیے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس لئے علماء کا فرض ہے کہ وہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی الگ کر کے دکھادیں ۔

میرا خیال ہے کہ مسلمان جس کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی ایمان ہو اور ذرہ برابر بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہو وہ باوجود معلوم ہونے کے ہرگز ہرگز حبیبِ خدا شافع روزِ جزا صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے خلاف جرأت نہ کرے گا میں بلا خوف تردید یہ بھی کہوں گا کہ اگر باوجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم معلوم ہو جانے کے پھر بھی سرتابی کرے اور مخالفتِ آنحضرت فِدَاہُ اَبِیْ وَاُمِّیْ پر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تُلا ہوا رہے تو اُس کا دل نورِ ایمان سے خالی ہے قال اللہ تبارک وتعالےٰ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ الخ یعنی جو لوگ اپنے تمام کاموں میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی نہ کریں اور آپ کے فرمان کو بکشادہ پیشانی شوقِ دل سے قبول نہ کرلیں. خدا کی قسم وہ مومن نہیں.

ہم مسلمانوں میں بوجہ ہم ملک وہم مذاق ہونے کے بہت سی ہندوانی رسمیں صورت اور نام بدل کر داخل ہوگئی ہیں اور چونکہ ہندوستان کے بعض پچھلے مسلمان بادشاہوں کے محلات میں ہندو عورتیں مالک جزوکل بنی ہوئی تھیں وہ اپنے ساتھ جو ہندوانہ رسوم لے کر آئی تھیں جنھیں وہ آزادی سے کچھ اَدل بدل کر برتا کرتی تھیں اور خود بادشاہ اور ارکان سلطنت ان سے دلچسپی رکھتے تھے۔ اس لئے شدہ شدہ وہ رسمیں عین اسلام سمجھی جانے لگیں اور ہر چھوٹے بڑے گھر میں وہ بطور ایک اسلامی حکم کے منائی جانے لگیں. اُن کو بُرا سمجھنا تو کجا اُن کے نہ کرنے کو بُرا سمجھا جانے لگا۔

اکثر علمار نے ان رسوم کی نسبت بوجہ بادشاہ پسند ہونے کے خاموشی اختیار کی. بعض علمار سو خوشامدی ساتھ دینے اور انھیں شرعی بنانے کے لئے کمربستہ ہوگئے. حق گو علمار نے گو ان رسوم کی مخالفت کی. مگر نقار خانے میں طوطی کی آواز کون سنتا ہے. ان کی آواز دب گئی اور طرح طرح کی بدعتوں نے ناواقف از دین مسلمانوں کے دل میں اپنا گھر بنا لیا. منجملہ ان کے یہ تیجے دسویں فاتحہ کی بدعتیں ہیں۔

خدا کا شکر ہے کہ اہلحدیث تو ان سے کوسوں دور بلکہ نفور ہیں احناف میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بھی سمجھدار طبقہ ان فضولیات سے بالکل الگ تھلگ ہے ہاں عامیوں کا وہ حصہ جو اپنے مُلّاؤں کی مٹھی میں ہے انھیں ان مُلّاؤں نے ایسی غلط اور مہلک راہ پر ڈال رکھا ہے کہ وہاں سے ان کی سیدھی راہ کی رہبری ایک رہبرِ کامل کے لئے بھی مشکل بن گئی ہے ہم نے ان بدعتوں کی جتنی دلیلیں فاتحہ خواں دیتے ہیں اور دے رہے ہیں سب کا تار پود الگ الگ کر کے اس کتاب میں دکھا دیا ہے ضمناً ان کاموں کے حرام ہونے کی دلیلیں بھی انشاء اللہ آئیں گی لیکن میں چاہتا ہوں کہ پہلے اصولی طور پر ان بدعتوں کے متعلق کچھ بیان کر دوں۔

اُصولی بحث

اس پر تو عموماً مسلمان مطلع ہیں کہ قابلِ عمل و عقیدہ صرف دو چیزیں ہیں۔ کتابُ اللہ اور سنتِ رسولُ اللہ۔ اصلی مستقل دلیلیں اور احکام شرعی کی روح صرف قرآن و حدیث ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے رخصت ہوتے وقت اُمّت کو یہی وصیت کر جاتے ہیں کہ تَرَکْتُ فِیْکُمْ اَمْرَیْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّکْتُمْ بِهِمَا کِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ رَسُوْلِهٖ (موطا امام مالک) یعنی میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں جب تک تم انھیں مضبوط تھامے رہو گے گمراہ نہیں ہو گے ایک کتاب اللہ دوسری سنت رسول اللہ۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ اپنے ہر کام کو ان دو کی ماتحتی میں بجا لائیں۔ قرآن کا فرمان ہے مَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا۔ تمہیں جو کچھ رسول دیں وہ لے لو اور جس چیز سے تم روکیں رُک جاؤ"۔ فرماتا ہے لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ تمہارے لیے بہترین نمونہ رسول اللہ ہیں صلی اللہ علیہ وسلم، ارشاد ہے یَاۤ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ۔ ایمان والو! اللہ اور اس کے رسولؐ سے آگے نہ بڑھو۔ خدا کے نزدیک وہ عمل قابل قبول ہے جو سنت کے مطابق ہو۔ سنت کا ذرا سا خلاف ہوا۔ اور عمل مردود ہوا۔ ارشاد خداوندی ہے یَاۤ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَكُمْ۔ ایمان والو! اللہ کی اور رسول کی فرماں برداری کرتے رہو اور اپنے اعمال کو برباد نہ کرو۔ پس جو عملِ اطاعتِ رسولؐ سے نکل گیا وہ غارت و اکارت ہوا۔ بلکہ اور وبالِ جان بنا۔ فرمان ہے عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ جہنم میں جانے والے بھی سخت سخت اعمال کے بجالانے والے بھی ہوں گے۔ پس ہر نیکی بھی اسی حد پر رہنی چاہیے جو حد اللہ کے نبیؐ نے مقرر کر دی ہو۔ مثال کے طور پر سمجھیے کہ اگر کوئی شخص صبح کی نماز کے دو فرضوں کے بجائے تین یا چار پڑھے اور کہے کہ میں کوئی بُرا کام تو نہیں کر رہا قرآن پڑھتا ہوں رکوع سجدہ کرتا ہوں اس میں کیا برائی ہے مگر ظاہر ہے کہ یہ حرام ہے اس لئے کہ حضورؐ نے صبح کے فرض دو ہی پڑھے۔ پس یہ خیال کہ عبادت کے طریقے نئے نئے ایجاد کرنا کوئی حرج کی بات نہیں غلط ہے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَیْسَ مِنْهُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَهُوَ رَدٌّ جو شخص ہمارے اس دین میں کوئی نئی بات نکالے وہ مردود ہے۔
اور حدیث میں ہے کُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ وَکُلُّ ضَلَالَۃٍ فِی النَّارِ ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔ عینی شرح بخاری میں بدعت کی تعریف یہ لکھی ہے مَالَمْ یَکُنْ لَہٗ اَصْلٌ فِی الْکِتٰبِ وَالسُّنَّۃِ یعنی بدعت وہ ہے جس کی اصل قرآن و حدیث میں نہ ہو۔ ایک قول یہ بھی نقل کیا ہے کہ اظہار شئی لم یکن فی عہد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ولا فی زمن الصحابۃ۔ یعنی بدعت کہتے ہیں کسی ایسی چیز کے ظاہر کرنے کو جو نہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہو، نہ صحابہ رضوان اللہ علیہم کے زمانے میں ہو۔ دارمی شریف کے صا۳ پر روایت ہے جس کا ماحصل یہ ہے کہ کچھ لوگ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے ایک شخص اُن سے کہتا تھا سو دفعہ اللہ اکبر پڑھو۔ وہ حلقہ کئے ہوئے کنکریوں پر گنتی گنتے ہوئے سو تکبیریں پوری کرتے۔ پھر وہ کہتا سو دفعہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھو۔ وہ اسی طرح پڑھتے۔ پھر وہ سو بار سبحان اللہ پڑھنے کو کہتا اور وہ پڑھتے۔ اسے دیکھ کر صحابی رسول اللہ ؐ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا تمہیں اس پر کوئی ثواب نہیں ملنے کا بلکہ گناہ ہوں گے۔ افسوس! تم اس قدر جلد تباہ ہو گئے ابھی تو حضورؐ کے بہت سے صحابہؓ موجود ہیں ابھی تو آپ کے کپڑے بھی بوسیدہ نہیں ہوئے آپ کے برتن بھی نہیں ٹوٹے جو تم نے گمراہیوں کے دروازے کھولنے شروع کر دیئے۔ اب وہ لوگ کہنے لگے حضرت ہمارا ارادہ اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بُرا نہ تھا آپ نے فرمایا ہاں نیکی کا ارادہ رکھنے والے بہت سے ایسے بھی ہیں جو نیکی تک نہیں پہنچ سکتے حضورؐ کا فرمان ہے کہ ایسے لوگ بھی ہوں گے جو قرآن پڑھیں گے لیکن ان کے نرخروں سے نیچے نہیں اترے گا۔ ممکن ہے کہ اُن میں کے اکثر تم ہی لوگوں میں سے ہوں پھر آپ ناراضگی کے ساتھ وہاں سے واپس چلے گئے" یہ واقعہ کوفے کا ہے راوی حدیث حضرت عمرو بن سلمہ کا قول ہے کہ ہم نے ان میں سے اکثر لوگوں کو دیکھا کہ وہ خارجیوں کے ساتھ ہمیں نہروان والے دن نیزے مار رہے تھے۔ اب فرمائیے کہ جو کلمات یہ پڑھ رہے تھے اُن میں سے ایک میں بھی کوئی بُرائی تھی ؟ مگر چونکہ طریقہ ان کا خود ایجاد کردہ تھا اس لئے صحابی نے اس کا سخت انکار کیا۔ بہت ناراض ہوتے۔ اور اس بدعت کا پہلا وبال یہ ہوا کہ یہ لوگ خارجی بن گئے" اور ابھی آخرت کا وبال باقی ہے۔ ترمذی میں ہے کہ ایک شخص نے چھینک لے کر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ کہا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہمیں یہ تعلیم نہیں۔ دونوں کلمے اچھے ہیں لیکن یہ موقع ان کے کہنے کا نہیں۔ خیال فرمائیے کہ اگر اذان میں حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ کو چار دفعہ کہے تو سب مسلمان اُسے ملامت کریں گے حالانکہ کلمہ بُرا نہیں ہے لیکن اس وقت تعلیم رسولؐ دو ہی دفعہ کہنے کی ہے زیادہ کی نہیں۔ آپ کو یاد ہو گا کہ تین شخصوں نے آپس میں کہا تھا کہ میں ساری رات جاگ کر تہجد پڑھتا رہوں گا اور دوسرے نے کہا میں ہمیشہ روزے سے رہوں گا اور تیسرے نے کہا کہ میں نکاح

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی نہیں کروں گا۔ تینوں کی نیت خیر کی تھی۔ لیکن حضورؐ نے فرمایا میں تو ایسا نہیں کرتا تہجد پڑھتا بھی ہوں اور سوتا بھی ہوں نفل روزے رکھتا بھی ہوں اور نہیں بھی رکھتا۔ نکاح بھی میں نے کر رکھے ہیں اور عبادت بھی کرتا ہوں، فَمَنْ رَّغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ (مشکوٰۃ) یعنی جو میری سُنّت سے بے رغبتی کرے وہ میرا نہیں۔ حضرت علیؓ نے نمازِ عید سے پہلے ایک شخص کو عیدگاہ میں نوافل پڑھتے دیکھ کر روکا اور فرمایا تھا کہ اس نماز پر عذاب ہوگا کیونکہ تعلیم نبوی کے مطابق یہ فعل نہیں۔ الغرض جو فعل غیر ثابت ہو اسے کر کے ثواب کی امید رکھنا لاحاصل ہے۔

فقہ وغیرہ کے حوالے

چونکہ ان کاموں کو حنفی مذہب کے کام بتلائے جاتے ہیں اور لوگوں پر حنفیت کا جال ڈال کر انھیں ان بدعتوں میں پھانس لیا جاتا ہے اس لئے ہم یہاں پر پہلے حنفی مذہب فقہ کی کتابوں سے ان کاموں کے حرام ہونے کی دلیلیں وارد کرتے ہیں اللہ تعالیٰ توفیقِ خیر دے۔

۱۔ شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ وصیت نامہ میں لکھتے ہیں "از بدعات شنیعۂ ما مردم اسراف است در ماتم ہا و سوم و چہلم و ششماہی و فاتحہ و سالینہ و ایں ہمہ را در عرب اوّل وجود نہ بود۔ مصلحت آن است کہ غیر تعزیۂ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وارثانِ میت تا سہ روز وطعام ایشاں یک شبان و روز رسمے نہ باشد"
یعنی جو بد ترین بدعتیں ہم میں جاری ہیں ان میں ماتم کی فضول خرچی اور تیجہ اور چالیسویں اور ششماہی اور فاتحہ اور برسی ہے۔ خیر القرون میں ان تمام بدعتوں کا نام ونشان بھی نہ تھا صرف تین روز تک میت کے وارثوں کی تسکین وتسلّی و ہمدردی اور غمخواری اور ایک دن رات تک انھیں تیار کھانا بھیجنے کے سوا اور سب رسموں کو ترک کر دینا چاہیئے"۔

۲۔ امام سندھی مدنی حاشیہ ابن ماجہ میں لکھتے ہیں قَدْ ذَکَرَ کَثِیْرٌ مِّنَ الْفُقَہَاءِ اَنَّ الضِّیَافَۃَ مِنْ اَھْلِ الْمَیِّتِ تَقْلُبُ لِلْمَعْقُوْلِ لِاَنَّ الضِّیَافَۃَ حَقُّھَا لِلسُّرُوْرِ لَا لِلْحُزْنِ۔ یعنی اکثر فقہا نے یہ لکھا ہے کہ میت والے دعوت کریں یہ تو بالکل اُلٹی بات ہے خلاف عقل ہے ضیافت خوشی کے موقع پر ہوتی ہے نہ کہ غمی کے موقع پر۔

۳۔ حنفیہ کے سرتاج امام ابن الہمام فتح القدیر میں لکھتے ہیں۔ یُکْرَہُ اِتِّخَاذُ الضِّیَافَۃِ مِنْ اَھْلِ الْمَیِّتِ لِاَنَّہٗ شُرِعَ فِی السُّرُوْرِ لَا فِی الشُّرُوْرِ وَھِیَ بِدْعَۃٌ مُسْتَقْبَحَۃٌ یعنی اہل میت کی طرف سے دعوتوں کا ہونا مکروہ ہے کیونکہ مشروع تو یہ ہے کہ خوشی کے وقت میں دعوتیں کی جائیں نہ کہ غمی کے وقت میں۔ پس مصیبت کے وقت یعنی میت کے بعد کی یہ دعوتیں سب کی سب بد ترین بدعت ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ مولانا عبدالحی حنفی لکھنوی مجموعہ فتاویٰ میں فاتحہ مروّجہ کے طریقہ کی نسبت لکھتے ہیں "اس کی اصل شرع میں نہیں ہے اور سوائے ہندوستان کے کسی اقلیم میں مروّج نہیں۔

۵۔ مجموعہ فتاویٰ جلد سوم میں مروّجہ فاتحہ کی نسبت لکھتے ہیں" ایں طور مخصوص نہ در زمانِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بود و نہ در زمانِ خلفاء بلکہ وجود آں در قرون ثلٰثہ کہ مشہود لہا بالخیر اند منقول نہ شدہ" یعنی مروّجہ فاتحہ حضورؐ یا خلفاء اربعہ کے یا صحابہ اور تابعین کے زمانہ میں نہ تھا" تیجے کی نسبت اسی کتاب میں لکھتے ہیں "در شریعت محمدیہ ثابت نیست" اسلام میں یہ ثابت نہیں

۶۔ حنفی مذہب کی معتبر کتاب خلاصہ میں ہے لَا یُبَاحُ اِتِّخَاذُ الضِّیَافَةِ عِنْدَ ثَلَاثَةِ اَیَّامٍ یعنی تیجہ کرنا درست نہیں۔

۷۔ فتاویٰ بزازیہ میں ہے یُکْرَہُ اِتِّخَاذُ الطَّعَامِ فِی الْیَوْمِ الْاَوَّلِ وَالثَّانِیْ وَالثَّالِثِ وَبَعْدَ الْاُسْبُوْعِ۔ یعنی میت کے پہلے دن اور دوسرے دن اور تیسرے دن اور ساتویں پر دعوت کرنی مکروہ ہے۔

۸۔ ملا آفندی حنفی رسالہ ردِ بدعات میں لکھتے ہیں وَالْاِجْتِمَاعُ عَلَی الْمَقْبَرَةِ فِی الْیَوْمِ الثَّالِثِ وَتَقْسِیْمُ الْوَرْدِ الطَّیِّبِ وَالثِّمَارِ وَغَیْرِھَا ثَمَّہٗ وَالْاِطْعَامُ فِی الْاَیَّامِ الْمَخْصُوْصَاتِ کَالثَّالِثِ وَالْخَامِسِ وَالتَّاسِعِ وَالْعَاشِرِ وَالْعِشْرِیْنَ وَ الْاَرْبَعِیْنَ وَالشَّھْرِ السَّادِسِ ۔ یعنی جو خلاف شرع باتیں ہمارے زمانے میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو رہی ہیں اُن میں یہ بھی ہیں کہ قبر پر تیسرے روز جمع ہونا اور خوشبو پھل وغیرہ کی تقسیم کرنا اور خاص خاص دنوں میں کھانا کھلانا جیسے تیسرے دن پانچویں دن نویں دن دسویں دن بیسویں دن چالیسویں دن اور چھ ماہ پر۔

۹۔ شیخ عبدالحق دہلوی مدارج النبوۃ میں لکھتے ہیں" عادت نہ بود کہ برائے میت جمع شوند و قرآن خوانند و ختمات خوانند نہ بر سر گور و نہ غیر آں و ایں مجموع بدعت است " یعنی قبرستان میں یا میت کے گھر پر یا کسی اور جگہ لوگوں کا جمع ہو کر قرآن خوانی ختم خوانی کرنے کی سلف صالحین میں عادت نہ تھی۔

۱۰۔ شیخ علی متقی رَدِّ بدعات میں لکھتے ہیں اَلْاِجْتِمَاعُ لِلْقِرَاءَۃِ بِالْقُرْاٰنِ عَلَی الْمَیِّتِ بِالتَّخْصِیْصِ فِی الْمَقْبَرَۃِ اَوِالْمَسْجِدِ اَوِالْبَیْتِ بِدْعَۃٌ مَذْمُوْمَۃٌ۔ یعنی میت پر قرآن پڑھنے کے لئے قبرستان میں یا مسجد میں یا گھر میں لوگوں کا اجتماع ایک بدترین بدعت ہے۔

۱۱۔ حنفی مذہب کی فقہ کی معتبر کتاب جامع البرکات اور کشف الغطا میں ہے "وانچہ ہنود سالے یا ششماہی یا چہل روز دریں دیار طعام پزند و بخشش کنند آنرا بھاجی گویند چیزے داخلِ اعتبار نیست بہتر آنست کہ نخورند " یعنی جو کھانا اس اطراف میں برسی ششماہی اور چہلم میں پکا کر کھلاتے ہیں اس میں کوئی بھلائی نہیں بلکہ اسے کھانا بھی نہ چاہیئے۔

۱۲۔ مائۃ مسائل جو مولانا شاہ اسحاق صاحب حنفی نے ۱۲۴۵ھ میں خاندانِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیموریہ کے بعض اراکین کے سوالات کے جواب میں تحریر فرمائی ہے اس میں لکھتے ہیں جس کا اردو ترجمہ بنام امداد السائل بھی خود حنفیوں کے نامور مولوی صاحب مولانا عبد الحی نے کیا ہے اس کے صـ۳۳ پر لکھا ہے " شریعت سے چالیسویں کی فاتحہ کے لئے دن مقرر کرنا ثابت نہیں بلکہ چہلم وغیرہ میں کھانے کا انتظام بھی اچھا نہیں سمجھا گیا "

۱۳ - اسی کتاب کے صـ۸ پر لکھتے ہیں " فاتحہ مروجہ کی کچھ بھی اصلیت نہیں اس لئے کہ یہ امور جو لوگوں میں رائج ہیں وہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ اور تابعینؒ سے منقول نہیں "

۱۴ - اسی کتاب کے صفحہ ۸۶ پر ہے " روٹیوں پر فاتحہ دینا جیسا کہ مروج ہے کسی حدیث سے اور مجتہدین کی کسی روایت سے ثابت نہیں "

۱۵ - حنفی مذہب کی فقہ کی کتاب عالمگیری میں ہے ۔ قِرَأَةُ الْكَافِرُوْنَ إِلَى الْآخِرِ مَعَ الْجَمْعِ مَكْرُوْهَةٌ لِأَنَّهَا بِدْعَةٌ لَمْ يُنْقَلْ ذٰلِكَ عَنِ الصَّحَابَةِ. یعنی سورہ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ سے آخر تک لوگوں کا جمع ہو کر پڑھنا مکروہ ہے اس لئے کہ یہ صحابہؓ سے منقول نہیں ۔

۱۶ - فقہ حنفیہ کی کتاب نصاب الاحتساب میں ہے قِرَأَةُ الْكٰفِرُوْنَ إِلَى الْآخِرِ مَعَ الْجَمْعِ مَكْرُوْهَةٌ لِأَنَّهَا بِدْعَةٌ لَمْ يُنْقَلْ ذٰلِكَ عَنِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ ۔ یعنی سورہ قل یا سے آخر تک مجمع جمع کر کے پڑھنا مکروہ ہے اس لئے کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ بدعت ہے صحابہؓ اور تابعینؒ سے منقول نہیں۔

۱۷۔ حنفی دوستو! جودھپوری رسالے کی تمام دلیلیں آپ کے سامنے ہیں۔ اور ان کے جوابات بھی جو اسی کتاب کے آیندہ صفحات میں آپ دیکھ لیں گے انشاء اللہ آپ ملاحظہ فرمائیں گے کہ ایک روایت بھی صحت کے ساتھ وہ مرفوع یا موقوف یا تابعی سے ہی بہ سند صحیح ایسی نہیں لا سکے جس میں اُن امور کا ذکر ہو جس کے ثبوت کے در پے یہ حضرات ہیں یعنی مروّجہ فاتحہ اور تیجہ دسواں وغیرہ۔ اب ہم نہیں کہتے بلکہ حنفی مذہب کا اصول ہے کہ جو چیز حضورؐ اور اصحاب حضورؐ سے ثابت نہ ہو وہ مکروہ اور بدعت اور نا جائز ہے۔ ہدایہ میں ہے کہ صبح صادق کے بعد دو سنتوں کے علاوہ اور کچھ پڑھنا مکروہ ہے۔ اس لئے کہ باوجود حرص کے حضورؐ نے دو سنتوں کے علاوہ اور کچھ نہیں پڑھا۔ اسی طرح عیدگاہ میں عید کی نماز سے پہلے نفل پڑھنے کو منع کرتے ہوئے یہی دلیل وارد کی ہے۔ کتاب الحج میں صحابہؓ کے فعل کی نقل نہ ہونے کو دلیل بنا کر مسئلہ ثابت کیا ہے۔ اوپر ۱۴ اور ۱۵ کی دلیل میں آپ پڑھ آئے ہیں کہ صحابہؓ اور تابعینؒ سے منقول نہ ہونے کو کراہیت کی دلیل میں پیش کیا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ کسی فعل کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ اور تابعین سے منقول نہ ہونا اس فعل کے بدعت اور مکروہ ہونے کی دلیل ہے۔ پس مروّجہ فاتحہ اور رسوم چہلم وغیرہ بھی بوجہ عدم ثبوت از رسول اللہ صلے اللہ وسلم بدعت و مکروہ ہوگا۔

۱۸۔ مولانا شاہ اسحاق صاحبؒ کی کتاب مائۃ مسائل کا ترجمہ اردو امداد السائل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ ۱۱۹ میں ہے "کھانے کی چیزوں شیرینی وغیرہ پر فاتحہ دلانا ان راتوں میں (یعنی جمعہ کی رات شبِ عاشورہ، شبِ برات شب قدر وغیرہ میں) احادیث اور کتب معتبرہ کی روایات سے ثابت نہیں اور احادیث صحیحہ مرفوعہ متصل الاسناد سے ارواح کا ان راتوں میں آنا بھی ثابت نہیں"۔ خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی سوئم اور چہلم کے عنوان سے اپنے رسالہ "درویش" مجریہ یکم جون ۱۹۲۶ء میں لکھتے ہیں :-

" لوگ کہتے ہیں مر گئے مردود جن کی فاتحہ نہ درود۔ میں کہتا ہوں فاتحہ و درود کرنے والوں کو مرنے والوں کے ایصال ثواب سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ وہ تو محض اپنی ناموری کے لئے سوئم اور چہلم کی رسمیں ادا کرتے ہیں۔ سوئم چہلم دسویں بیسویں کا رواج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے ثابت نہیں ہے یہ سب رسمیں مسلمانوں نے ہندوؤں سے سیکھی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مولانا عبدالباری صاحب مرحوم لکھنوی نے وصیت فرمائی تھی کہ ان کا سوئم چہلم نہ ہو۔ جیسے حیدرآباد والے زیارت کہتے ہیں قبر میں میرے اعمال میرے ساتھ جائیں گے۔ میں کسی کا محتاج مرنا نہیں چاہتا۔ جو خرچ سوئم اور چہلم میں ہوتا ہے وہ میں اپنی زندگی میں نیک کاموں کے لئے کردوں گا تاکہ میں اپنے والوں کا محتاج نہ رہوں۔ پس ہر مسلمان مرد عورت کے لئے لازم ہے کہ سوئم چہلم کی رسم ترک کردے۔ اور جو نیکی کرنی ہو اپنی زندگی میں کرلے۔ زندگی میں جو نیک کام کیا جاتا ہے اس کا ثواب بہت زیادہ ہوتا ہے مرنے کے بعد سوئم چہلم چونکہ نام و نمود کے لئے کئے جاتے ہیں اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہندوؤں کی دیکھا دیکھی اس کا رواج ہوا ہے اس واسطے بجائے ثواب کے اُلٹا عذاب مُردے کی رُوح کو ہوگا۔

۱۹۔ شامی میں ایک لمبی بحث کر کے ان تمام افعال کی نسبت فیصلہ لکھا ہے کہ فَلَا شَكَّ فِي حُرْمَتِهِ وَ بُطْلَانِ الْوَصِيَّةِ بِهِ یعنی یہ تمام کام بے شک وشبہ حرام محض ہیں و اگر مرنے والے نے ان کاموں کی وصیت کی ہو تو اُس کی وصیت بھی یقیناً باطل اور بیکار ہے۔

۲۰۔ ردالمحتار جو حنفی مذہب کی چوٹی کی کتاب ہے اس میں تحریر ہے وَمَا يُصْنَعُ فِي بِلَادِ الْعَجَمِ مِنْ فَرْشِ الْبُسُطِ وَالْقِيَامِ عَلَى قَوَارِعِ الطَّرِيقِ مِنْ أَقْبَحِ الْقَبَائِحِ۔ یعنی ہندوستان وغیرہ میں جو یہ رسم ہے کہ میت والے وغیرہ راستوں پر دریاں وغیرہ بچھا کر میّت کے بعد بیٹھتے ہیں یہ سب سے بڑی بُری قباحت ہے۔

۲۱۔ صاحبِ قاموس مجدالدین فیروزآبادیؒ سفر السعادت میں لکھتے ہیں "وعادت نبود کہ برائے میت جمع شوند قرآن خوانند ختمات کنند نہ برگور نہ غیر آں مکاں و ایں است ومکروہ"۔ یعنی سلف صالحین میں یہ دستور نہ تھا کہ قبر پر یا کسی اور جگہ جمع ہو کر کسی مُردے کے پیچھے قرآن خوانی کریں یا ختم پڑھیں۔

۲۲۔ حنفی مذہب کی بہت ہی معتبر کتاب خانیہ میں ہے اَوْصٰى بِاَنْ يُتَّخَذَ الطَّعَامُ بَعْدَ مَوْتِهِ لِلنَّاسِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَالْوَصِيَّةُ بَاطِلَةٌ یعنی اگر مرنے والا وصیت بھی کر گیا ہو کہ میری موت کے بعد آنے جانے والوں کو تین دن تک کھلاتے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پلاتے رہنا تو یہ وصیت بھی باطل ہے ورثار کے ذمہ پر نہیں ۔

۲۳۔ تذکرہ قرطبی میں ہے قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ هُوَ مِنْ فِعْلِ الْجَاهِلِيَّةِ یعنی جن کے ہاں میت ہو گئی ہو وہ لوگوں کی دعوت کریں تو ان کا یہ فعل اگلے زمانے کے کافروں جیسا ہے ۔

۲۴۔ اسی کتاب میں ہے اَلطَّعَامُ الَّذِي يَصْنَعُهُ اَهْلُ الْمَيِّتِ فَيَجْتَمِعُ عَلَيْهِ النِّسَاءُ وَالرِّجَالُ فَهُوَ فِعْلُ قَوْمٍ لَّا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الدِّيْنِ ۔ یعنی جس گھر میں کوئی مر گیا ہو وہ کھانا پکائیں اور مرد عورت جمع ہو کر اس دعوت کو کھائیں، یہ کام ان لوگوں کا ہے جن کا دین میں کوئی حصّہ نہ ہو ۔

۲۵۔ تلخیص السنن میں ہے ان هذا الاجتماع الخ یعنی میت کے بعد مخصوص مقررہ دنوں میں جمع ہونا مطلقاً ثابت نہیں بلکہ ایسا کرنے والے گویا سلف پر صحابہؓ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بلکہ خود خدا پر طعنہ کرنے والے ہیں کہ ایک امرِ دین اور میت کے نفع کی چیز اُن سب کو تو معلوم نہ ہوئی اور اس کے کرنے والوں نے معلوم کر لی ۔

سر دست میں ان ہی دو درجن دلیلوں پر اکتفا کرتا ہوں ۔ اور چونکہ جو دھیوری مصنف اور ان افعال کے کرنے والے عموماً حنفی مذہب کے دعویدار ہیں اس لئے اُن ہی کی کتابوں سے دلیلیں دی گئی ہیں ۔ اللہ کے ہاتھ ہدایت ہے ۔ اب میں جو دھیوری رسالے "مر گئے مردود جن کی فاتحہ نہ درود" کی تمام دلیلوں کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک ایک کر کے مفصل جواب شروع کرتا ہوں وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔

پہلی دلیل دی ہے سورۂ فاتحہ کی فضیلت دوسری سورتوں پر۔ میں کہتا ہوں کہ ہم سورۂ فاتحہ کی فضیلت کو مانتے ہیں لیکن فضیلت کے ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ کھانا سامنے رکھ کر ہاتھ اٹھا کر اُسے پڑھا جائے اور پھر ہاتھ منہ پر مل کر اب کھانے کو کھانے کے قابل سمجھا جائے۔ اگر یہ ہو تو پھر دوسری فضیلت والی سورتیں اس سے کیوں خارج کر دی گئیں؟ سورۂ بقرہ کی سورہ آل عمران کی بہت بڑی فضیلت حدیث میں وارد ہوئی ہے بلکہ یہاں تک فرمایا ہے کہ قیامت کے دن سارے قرآن کی پیشوائی یہی دو سورتیں کریں گی۔ تو ان دونوں سورتوں سے فاتحہ کیوں نہیں دیتے اور کیوں نہیں دلواتے ہیں تاکہ پورے چار پارے میں کچھ محنت تو پڑے۔ پھر ساتھ ہی سورۂ یٰسین، سورۂ رحمٰن، سورۂ تبارک، سورۂ کہف بھی پڑھ لیا کیجئے اور دوسری فضائل والی سورتیں بھی ملا لیجئے۔ ہاں جس سورت کو آپ اپنے نزدیک فضیلت سے خالی سمجھتے ہوں اُس کے پڑھنے کی تکلیف چاہے اپنی زبان کو نہ دیں، یہ تو تھا آپ کی بات مان لینے کے بعد جواب۔ لیکن یہ یاد رہے کہ اس میں بھی آپ اپنے مذہب کا خلاف کر رہے ہیں۔ ہدایہ میں ہے کہ کسی نماز میں کسی سورت کو مقرر کر لینا مکروہ ہے کیونکہ اس میں باقی کا چھوڑنا ہے اور فضیلت کا وہم ہے۔ ہدایہ کے لفظ ہیں وَاِيْهَامُ التَّفْضِيْلِ ص۱ جلد اول۔ پس حنفی مذہب میں تو فضیلت کا وہم واقع ہونے کے خیال سے کسی سورت کا کسی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز میں مقرر کر لینے سے کراہیت ظاہر کی حالانکہ فعلِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ جمعہ کے دن صبح کی نماز کی پہلی رکعت میں سورۂ سجدہ اور دوسری میں سورۂ دہر پڑھتے تھے وغیرہ وغیرہ۔ لیکن حنفی حضرات اسے مکروہ بتلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس سے یہ وہم پڑتا ہے کہ قرآن کی اس سورت کو دوسری سورتوں پر فضیلت ہے پھر آپ اپنے مذہب کے خلاف فضیلت کے قائل کیوں ہوتے ہیں؟ گو اب آپ مصلحتاً اپنے مذہب کو کو چھوڑ دیں۔ کیونکہ نہ چھوڑنے میں نرم وگرم غذا چھوٹتی ہے مگر ہم آپ کو کب چھوڑنے دیتے ہیں؟ ؎

کیا ہوا آپ نے آنا جو ادھر چھوڑ دیا ÷ ہم نہ چھوڑیں گے تمہیں تم نے اگر چھوڑ دیا

رسمی حنفی ہی نہیں بلکہ عموماً سب احناف فاتحہ سے محروم ہیں انھیں فاتحہ میسّر ہی نہیں ہوتا جب وہ مرتے ہیں ان کے جنازے کی نماز میں نہ امام سورۂ فاتحہ پڑھتا ہے نہ مقتدی، اسی طرح اُن کے جنازے میں حنفی مذہب میں درود کا پڑھنا بھی فرض نہیں۔ پس جودھپوری صاحب کے اس رسالہ "مر گیا مردود نہ فاتحہ نہ درود" کا صحیح مصداق اس روشنی میں کون ہے؟ اس پر غور کر لیا جائے خدا کا شکر ہے کہ برخلاف اس کے اہلحدیث کو تو مرتے ہی فاتحہ اور درود میسّر آ جاتا ہے۔ حدیث کے حکم کے موجب امام اور مقتدی سب نماز جنازہ میں پہلی تکبیر میں سورۂ فاتحہ پڑھتے ہیں اور دوسری تکبیر میں درود پڑھتے ہیں۔ پس قصہ ختم ہوا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ فاتحہ اور درود اہل حدیث کو نصیب ہوتا ہے اور وہ بھی مطابق سُنّت۔ ذرا اِس کا بھی جواب دیجیے اور وہ بھی سوچ سمجھ کر۔

خرابی میں پڑا ہے سینے والا جیب و داماں کا ❖ جو یہ ٹانکا تو وہ اُدھڑا جو وہ ٹانکا تو یہ اُدھڑا

برادران! ایک کام کی بات بھی ذہن نشین کر لیجیے۔ اہلحدیث اس بات کے قائل ہیں کہ مُردوں کی طرف سے زندے اگر کچھ خرچ کریں تو اس کا ثواب مُردوں کو پہنچتا ہے کھانا کھلائیں یا نقد دیں یا کسی اور کارِ خیر میں مدد کریں۔ لیکن اہلحدیث کہتے ہیں کہ اس کا طور طریق وہ ہونا چاہیے جو جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلایا ہے نہ وہ جسے ہم خود ایجاد کرلیں اور نہ وہ جسے ہمارے بڑوں نے گھڑ لیا ہو۔ ہمارے مخالفین نے جب یہ آسان امر دیکھا تو شاید انھیں یہ خیال پیدا ہوا کہ ایسا کہنے سے ہمارے پلے کچھ نہ پڑے گا کسی نے کچھ پکایا چپ چپاتے دو چار دس بیس سو پچاس مسکینوں کو بُلا کر کھلا پلا دیا۔ ہمیں کیا ملا؟ لہٰذا انھوں نے فاتحہ کی تدبیر سوچی کہ عموماً نہ اس کا طریقہ کسی کو یاد ہوگا نہ اسے کوئی کر سکے گا لامحالہ ہمیں بلائیں گے پھر تو پانچوں گھی میں ہیں۔ پس دراصل فاتحہ خوانی کی ایجاد کا باعث یہ ہے۔ اسی لیے نام ہی اُلٹا رکھا۔ خاتمہ کو فاتحہ کہتے ہیں۔ جنازے کی نماز کی فاتحہ کو اڑا کر اس نماز میں کمی کردی جو سنت تھی اور چالیس قدم کا فاتحہ اور خدا جانے کتنے سارے فاتحے اپنی طرف سے ایجاد کرلیے۔ اہلحدیث پر تو یہ تہمت ہے کہ وہ ثواب رسانی کے قائل نہیں وہ مُردوں کے پیچھے کچھ نہیں کرتے نہیں ہم ثواب رسانی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بھی قائل ہیں مُردوں کے لئے اپنی طاقت کے مطابق بغیر کسی رسم کے بغیر کسی وقت خواص کے بغیر کسی مخصوص چیز کے تقرر کے ہم نیابتہً دینے کو بھی کہتے ہیں۔ لیکن ہاں چونکہ کسی روایت سے یہ ہتھکنڈے ثابت نہیں جو آج عوام الناس نے نکال رکھے ہیں۔ لہٰذا ہم انھیں روکتے ہیں ؎

میں عاشق ہوں اس اپنی پوری صدا کا ۔ مخالف نبیؐ کا ہے دشمن خدا کا

دوسری دلیل مصنف نے دوسری دلیل جو دی ہے اس کے اپنے الفاظ میں سنئے۔ لکھتے ہیں "فرمائیے آپ کے مذہب میں بسم اللہ شریف قرآن شریف میں داخل ہے یا نہیں۔ اگر داخل ہے تو جب کھانا آگے رکھ کر بسم اللہ شریف پڑھی گئی تو قرآن شریف بلاشبہ پڑھا گیا اگر آپ کے مذہب میں بسم اللہ شریف قرآن شریف نہیں ہے تو گویا آپ سرے سے قرآن شریف ہی کا انکار کرتے ہیں تو پھر آپ منکر قرآن ہوئے آپ ہوش کیجئے، بیہوشی کی باتیں اچھی نہیں"

"میں کہتا ہوں سنئے جناب جس طرح بسم اللہ پڑھنا کھانا کھانے کے وقت ہے اسی طرح اس کے پڑھنے کا حکم پاخانے کے جانے کے وقت بھی ہے، تو کیا جناب اس وقت بھی مروجہ طور پر فاتحہ پڑھنے کے قائل ہیں؟ اور اگر نہیں تو کیوں؟ کیا آپ بسم اللہ کو قرآن میں نہیں مانتے؟ پھر تو آپ منکر قرآن ہوئے اور اگر مانتے ہیں تو بسم اللہ کا پڑھنا حدیث سے ثابت ہے چنانچہ ابن ماجہ میں حدیث ہے کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں سَتْرُ مَا بَیْنَ الْجِنِّ وَعَوْرَاتِ بَنِیْ اٰدَمَ اِذَا دَخَلَ الْکَنِیْفَ اَنْ یَّقُوْلَ بِسْمِ اللّٰہِ۔ یعنی پاخانے میں جانے کے وقت بسم اللہ پڑھ لینے سے جنّات کی آنکھوں سے انسان کا ستر چھپا رہتا ہے۔ آہ! کیا زمانہ آگیا ہے کہ کہنے کو یہ حضرات اپنے تئیں مقلّد کہتے ہیں لیکن پھر اجتہاد کرنے بیٹھ جاتے ہیں۔ اور وہ بھی بے علمی کے ساتھ۔ گو ہمیں ماسٹر صاحب سے ذاتی واقفیت نہ ہو لیکن آپ کا رسالہ آپ کے مبلغِ علم کی گھریلو شہادت ہے۔ جنابِ من! اگر کھانے کے شروع کرنے کے وقت بسم اللہ پڑھنے سے فاتحہ مروجہ کا اثبات کھانا سامنے رکھ کر ہو سکتا ہے تو پاخانے جانے کے وقت بسم اللہ کے ثبوت سے اس وقت بھی فاتحہ پڑھنے کا ہو سکتا ہے پس یا تو آپ اس وقت بھی اسی طرح ہاتھ اٹھا کر فاتحہ پڑھنا شروع کر دیجئے یا کھانے کے وقت کے فاتحہ سے بھی دستبرداری کیجئے ؎

ہم نہ پہنچیں اپنے مطلب کو نہ پہنچیں پر خدا ☆ یہ نہ سنوائے کہ مطلب غیر کا پورا ہوا

صحیحین میں حدیث ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت سے جماع کرنے کے وقت بھی بسم اللہ پڑھنے کی تعلیم کی ہے۔ تو کیا جناب کے نزدیک اس وقت بھی فاتحہ مروجہ پڑھنا چاہیئے کیونکہ آپ کا استدلال بسم اللہ پڑھنے سے تھا تو جب کھانا کھانے کے وقت بسم اللہ پڑھنا کھانا سامنے رکھ کر مروّجہ فاتحہ پڑھنے کی دلیل ہے تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ پاخانے جاتے وقت بسم اللہ پڑھنا پاخانے کے سامنے مروجہ فاتحہ پڑھنے کی دلیل نہ ہوا اور ٹھیک اسی طرح بوقت جماع بسم اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھنے کی دلیل بوقتِ جماع مروجہ فاتحہ کی دلیل نہ ہو۔ اگر جناب کے نزدیک ان دونوں وقت بھی بسم اللہ پر قیاس کر کے فاتحہ مروجہ ہاتھ اٹھا کر پڑھنا ثابت ہے تو مہربانی فرما کر اس پر عمل شروع کر دیجئے اور اگر آپ نے اس پر عمل شروع نہ کیا یعنی پاخانے میں جانے کے وقت اس کے سامنے کھڑے ہو کر اور جماع کے وقت مروجہ فاتحہ نہ پڑھنا تو پھر آپ سے وہی سوال کریں گے جو آپ نے ہم سے کیا ہے کہ آپ کے مذہب میں بسم اللہ داخلِ قرآن ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو جماع کے وقت اور پاخانے کے وقت بسم اللہ شریف پڑھی گئی تو قرآن شریف بلا شبہ پڑھا گیا اور اگر آپ کے مذہب میں بسم اللہ شریف قرآن شریف نہیں ہے تو گویا آپ سرے سے قرآن شریف ہی کا انکار کرتے ہیں تو پھر آپ منکرِ قرآن شریف ہوئے۔ کہئے ماسٹر صاحب یہ ہوش کی باتیں ہیں یا بیہوشی کی؟ بس اب کوئی وجہ نہیں کہ یا تو آپ ان تینوں جگہ میں فاتحہ مروجہ ہاتھ اٹھا کر پڑھیں یا تینوں جگہ چھوڑ دیجئے۔ یہ ٹھیک نہیں کہ "آدھا تیتر آدھا بٹیر" "میٹھا میٹھا ہپ ہپ کڑوا کڑوا تھو تھو" امید کہ ماسٹر صاحب یا کوئی اور فاتحہ خواں (نہیں بلکہ فاتحہ خور) صاحب ہیں اس کا جواب دیں گے ورنہ ہم بطورِ شکایت کہہ دیں گے ؎

آپ آتے بھی نہیں مجھ کو بلاتے بھی نہیں ؎ باعثِ ترکِ ملاقات بتاتے بھی نہیں

اور یہ بھی یاد رہے کہ بسم اللہ جو ایک آیت سے کم ہے اس کے پڑھ لینے سے فاتحہ مروجہ کے پڑھ لینے پر استدلال کرنا امام ابوحنیفہ رح کے استدلال کو توڑنا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اُن کی تقلید کے پٹے کو گلے سے اُتار پھینکنا ہے۔ پس غیر مقلدین کو جتنی گالیاں آپ نے اپنے اس رسالہ میں دی ہیں وہ سب آپ ہی پر اُلٹ پڑتی ہیں۔ اس کی تفصیل سنئے:۔ امام ابوحنیفہؒ سے مروی ہے کہ حائضہ عورت کو ایک آیت سے کم قرآن کا پڑھنا حالتِ حیض میں جائز ہے ملاحظہ ہو فتح القدیر شرح ہدایہ جلد اول ص ۱۴۸ جہاں یہ تصریح کی ہے کہ یہ روایت خاص امام صاحب سے مروی ہے بلکہ اکثر فقہاء حنفیہ کا بھی یہی مذہب ہے۔ الفاظ ملاحظہ ہوں اِنَّهٗ رِوَايَةُ ابْنِ سَمَاعَةَ مِنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاِنَّ عَلَيْهِ الْاَكْثَرَ پس امام صاحب ایک آیت سے کم کا پڑھنا حائضہ عورت کے لئے حالتِ حیض میں جائز مانتے ہوئے قرآن کا پڑھنا اُسے ناجائز بتلاتے ہیں آپ کے اس استدلال کے مطابق تو یوں ہونا چاہیئے تھا کہ جب بسم اللہ کا پڑھنا حائضہ عورت کے لئے جائز ہے تو سورۃ فاتحہ وغیرہ کا پڑھنا جو آپ فاتحہ مروجہ میں پڑھتے ہوں یہ جائز کیوں نہ ہو؟ اب آپ امام صاحب سے پوچھیئے کہ بسم اللہ اُن کے نزدیک قرآن شریف میں داخل ہے یا نہیں؛ اور اگر داخل مانتے ہیں تو اور قرآن سے کیوں روکتے ہیں؟ اور اگر داخل نہیں مانتے تو وہ سرے سے قرآن شریف کے ہی منکر ہوئے یا نہیں؟ ناظرین یقین مانئے کہ تعصب وجہالت کے تھا مصنّف بنا اور نا مرد ہو کر جورو کرنا برابر ہے، ماسٹر صاحب جسے آپ نے دلیل بنائی تھی اور ہمیں الزام دیا تھا اس کا نتیجہ دیکھ لیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دام گیسو میں پھنسا دل، پاؤں میں زنجیر ہے ٭ وہ تمہارا خواب تھا یہ خواب کی تعبیر ہے

ماسٹر صاحب! بڑے سے بڑے پہلوان کے سامنے ایک نابالغ بچہ بھی خم ٹھونک کر کھڑا ہو سکتا ہے لیکن نتیجہ یہی ہوتا ہے کہ ہڈی پسلی تڑوا کر ندامت کے ساتھ گھر جا بیٹھے۔ یہ آپ نے کیا فرما دیا کہ بسم اللہ شریف کو قرآن شریف نہ ماننا منکر قرآن ہونا ہے؟ خوب! اب سنئے! امام ابوحنیفہؒ بسم اللہ شریف کو قرآن نہیں مانتے۔ ہدایہ کتاب الصلوٰۃ میں ہے عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَةَ اَنَّهٗ لَا یَاْتِیْ بِهَا فِیْ اَوَّلِ کُلِّ رَکْعَةٍ یعنی امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں بسم اللہ الخ کو ہر رکعت کے شروع میں نہ پڑھے۔ ہدایہ کی شرح عنایہ ص۲۵۵ میں اس کی وجہ یہ لکھی ہے کہ لِاَنَّهَا لَیْسَتْ بِاٰیَةٍ مِّنْ اَوَّلِ الْفَاتِحَةِ یعنی یہ سورۂ فاتحہ کی پہلی آیت نہیں۔ امام صاحب کے نزدیک بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ دو سورتوں کے درمیان بھی نہ پڑھے۔ چنانچہ حنفی مذہب کی معتبر کتاب کفایہ شرح ہدایہ ص۲۵۳ میں لکھا ہے وَلَا یَقْرَأُهَا بَیْنَ السُّوْرَتَیْنِ یعنی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو دو سورتوں کے درمیان نہ پڑھے۔ ایک اور صاف اور نہایت معتبر حوالہ بھی سن لیجئے۔ آپ کے اصولِ فقہ کی سب سے زیادہ معتبر کتاب تلویح میں ہے وَاَمَّا التَّسْمِیَةُ فَالْمَشْهُوْرُ مِنْ مَذْهَبِ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَلٰی مَاذُکِرَ فِیْ کُتُبِ مَنِ الْمُتَقَدِّمِیْنَ اَنَّهَا لَیْسَتْ مِنَ الْقُرْاٰنِ الخ یعنی سورتوں کی ابتدا میں جو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے یہ آیت امام صاحب کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نزدیک قرآن کی آیت نہیں متقدمین اکثر فقہائے حنفیہ نے امام صاحب سے یہی روایت کی ہے اور یہی امام صاحب کا مشہور مذہب ہے، یہی وجہ ہے جو حائضہ عورت کو اور نفاس والی عورت کو اس کے پڑھنے سے حنفی مذہب منع نہیں کرتا اور نماز میں صرف اس کے پڑھنے کو کافی نہیں سمجھتا اور نہ اس کے منکر کو وہ کافر کہتا ہے۔

اب تو یہ ثابت ہو گیا کہ امام صاحب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو جو سورتوں کے شروع میں ہے اور خصوصاً جو سورۃ فاتحہ میں ہے قرآن نہیں مانتے تو ہمارے ماسٹر صاحب کے نزدیک وہ سرے سے قرآن شریف ہی کا انکار کرتے ہیں پھر وہ منکرِ قرآن شریف ہوئے۔ ماسٹر صاحب ذرا اس سوال کا بھی جواب دیدیجئے کہ منکرِ قرآن کون؟ اور کیسا؟ یعنی مسلمان یا ...... ؟ آہ! سچ ہے "ہرچہ در دیگ بود بر چمچہ برآید"۔

ہم تو اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ فاتحہ خوار قبر پرست ٹولے کو امام صاحب سے صرف نام کی محبت ہے کام کی نہیں۔ امام صاحب کو اور ان کے مذہب کو اس جماعت نے بیحد بدنام کر رکھا ہے۔ اے فاتحہ خور جماعت کے ممبرو! جاؤ دنیا میں تلاش کرو اور فقہ کی کسی معتبر کتاب میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروجہ فاتحہ کا ثبوت مروجہ طریقے پر بہ سندِ صحیح دکھا دو۔ ورنہ اللہ سے ڈرو۔ جو کام خدا نے نہیں بتلایا، رسول اللہ نے نہیں کیا، صحابہؓ اور تابعینؒ نے نہیں کیا، چاروں اماموں میں سے کسی ایک نے نہ کہا نہ کیا اسے کیوں کرتے ہو؟ اماموں سے یہ اچھی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عقیدت ہے کہ جو جی میں آیا کیا اور خاصے حنفی کے حنفی ہے

ملا کے خاک میں اُلفت جتائی جاتی ہے ۔ سر مزار قیامت اٹھائی جاتی ہے

ماسٹر صاحب کی دوسری دلیل کا جواب بھی مختصراً ہم ختم کرتے ہیں ۔

تیسری دلیل آپ نے دی ہے کہ حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ سے جو ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگے تو اللہ اس کے ہاتھوں کو خالی پھیرتے ہوئے شرماتا ہے ۔ چونکہ الحمد بھی دعا ہے تو ہاتھ اُٹھا کر اس کا پڑھنا بھی ثابت ہوا ۔" جواباً گذارش ہے کہ پھر وہ دعا جو پاخانے میں جانے کے وقت پڑھی جاتی ہے اُسے بھی ہاتھ اُٹھا کر پڑھنا چاہیئے ؟ اور وہ دعا جو مجامعت کے وقت پڑھی جاتی ہے اُسے بھی ہاتھ اٹھا کر پڑھنی چاہیئے ؟ اور اسی طرح اور دعاؤں کو بھی ۔ حالانکہ فاتحہ خواں اور فاتحہ خور جماعت اس کی عامل نہیں پھر جب آپ قرآن پڑھتے ہیں اور اس میں الحمد پڑھتے ہیں ہاتھ کیوں نہیں اُٹھاتے ۔ نماز میں جب الحمد پڑھی جاتی ہے ہاتھ کیوں نہیں اٹھاتے ؟ دونوں سجدوں کے درمیان کی دعا ہاتھ اٹھا کر کیوں نہیں مانگتے ؟ اسی طرح التحیات میں بیٹھ کر جب دعائیں مانگی جاتی ہیں ہاتھ کیوں نہیں اٹھاتے ؟ اور جب یہ دعا ہے تو حنفی مذہب کے مطابق اسے آہستہ پڑھنا چاہیئے کیونکہ آمین آہستہ کہنے کی دلیل حنفیہ یہی دیتے ہیں کہ وہ دعا ہے اور دُعا کو آہستہ پڑھنا چاہیئے ۔ پس امید کہ آمین کی طرح مغرب عشا اور فجر کی نماز میں بھی آپ سورۂ فاتحہ کو آہستہ پڑھنا اور اماموں سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھانا شروع کردیں گے نیز جو لوگ فاتحہ خوانی کے وقت بلند آواز سے پڑھتے ہوں انھیں بھی اس سے روک دیجئے۔

ماسٹر صاحب "ریت سے تیل نہیں نکلتا، کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا۔ بھان متی نے کنبہ جوڑا"۔ یہ آپ کیا کرنے بیٹھ گئے؟ یہ مقدمات گھڑنے اور نتیجے نکالنے کہاں سے سیکھ لئے؟ ڈر ہے کہ کہیں کل کوئی ایسا ہی مجتہد باطن اور مقلدِ ظاہر اپنے بھائی کی گردن کاٹ کر دلیل میں آیت قرآن پڑھ دے کہ فَاضْرِبُوا فَوْقَ الْأَعْنَاقِ گردن پر وار مارو۔ کسی چلتے پھرتے کا قتل کرکے دلیل کہہ دے فَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ انھیں جہاں پاؤ مار ڈالو۔ سؤر کھا کر شراب پی کر پڑھ دے كُلُوا وَاشْرَبُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللهُ، اللہ نے جو تمہیں دیا ہے وہ کھاؤ پیو۔ ریشم اور سونا پہن کر کہہ دے مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللهِ اللہ کی پیدا کردہ زینت کی چیزیں کس نے حرام کیں۔ دس بیس روپے میں بھی زکوٰۃ نکالنے کا حکم دے کر پڑھ دے اٰتُوا الزَّكٰوةَ۔ نفل نماز کی فضیلت اور اُس سے خدا کی خوشنودی کی حدیثیں سُنا کر کہے کہ عیدگاہ میں عید نماز سے پہلے نوافل پڑھا کرو۔ درود شریف کی حدیثیں اور فضائل سُنا کر کہے کہ چھینک لے کر درود پڑھا کرو۔ نماز کی پہلی رکعت میں الحمد اور درود پڑھو۔ الحمد کی فضیلت بیان کرکے کہے کہ اذان سے پہلے اسے پڑھا کرو، دعا کی قبولیت کی حدیثیں اور ہاتھوں کو خالی نہ پھیرنے کے وعدے کی روایتیں سنا کر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہہ دے کہ کپڑا پہننے کے وقت ہاتھ اُٹھا کر سورۂ فاتحہ اور کچھ اور سورتیں پڑھا کرو، نتیجہ اس کا یہ ہوگا کہ سارا دین بدل جائے گا کوئی مسئلہ اپنے ٹھیک ٹھکانے پر نہ رہے گا۔ سچ فرمایا خدائے عزّوجل نے فَبَدَّلَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَیْرَ الَّذِیْ قِیْلَ لَھُمْ جن لوگوں نے ظلم کیا تھا انھوں نے اُس قول کو بدل ڈالا جو اُن سے کہا گیا تھا۔

ہاں!! اور جناب کی نظریں تو کہاں پہنچی ہونگی۔ پنڈت کو گائے کے گوشت کے مزے کی کیا خبر؟" لیکن میں آپ کو بتاؤں کہ یہ حدیث بھی صحیح نہیں۔ اس کے راویوں میں سے ایک راوی جعفر بن میمون ہیں جن کی نسبت اسماء رجال کی کتاب تقریب التہذیب ص۶۹ میں ہے یُخْطِئُ یہ روایت بیان کرنے میں خطا کرجاتے تھے۔ پس خود یہ حدیث بھی ثابت نہیں۔ اور جو مسئلہ اس سے آپ لے رہے ہیں وہ تو اس سے بہ مراحل بعید ہے یعنی کوسوں دور ہے نہ تو اس میں سورۂ فاتحہ کا ذکر ہے نہ طعام پر فاتحہ پڑھنے کا ثبوت ہے ع

سامنے بیٹھ کے دل کو جو چرائے کوئی ؎ ایسی چوری کا پتہ خاک لگائے کوئی

چوتھی دلیل

دی ہے غزوۂ تبوک میں آنحضرتؐ کا لوگوں کی بھوک کو معلوم کرکے ان سے فرمانا کہ جو کچھ جس کے پاس ہے لے آئے پھر آپؐ نے دعائے برکت کی اور طعام میں برکت ہوگئی۔ میں کہتا ہوں اس حدیث میں بھی نہ سورۂ فاتحہ وغیرہ جو مروجہ فاتحہ میں پڑھا جاتا ہے اس کا ذکر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے نہ ہاتھ اُٹھانے کا۔

منصف دوستو! ماسٹر صاحب کی دیانتداری اگر آپ کو دیکھنی ہو تو ان کی اس کتاب کو دیکھو، یہ اس واقعہ کے بیان میں صنا پر لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا آگے رکھ کر ہاتھ اٹھا کر اس پر پڑھ کر دعا فرمائی اور کھانا تقسیم فرمایا، حالانکہ یہ دونوں جملے اس حدیث شریف میں نہیں یہ اللہ کے رسولؐ پر بہتان ہے دیکھئے یہ حدیث مشکوٰۃ بابٌ فی المعجزات میں موجود ہے نہ اس میں ہاتھ اٹھانے کا ذکر ہے نہ تقسیم فرمانے کا۔ یہ دونوں جملے ماسٹر صاحب کی ایجاد و ایزاد ہے اللہ اللہ فاتحہ خوری کے شوق میں کتنے اہم جرم کا ارتکاب کیا جس کی سزا بڑی بھاری ہے۔ حدیث میں ہے جو شخص میرے نام پر جھوٹ باندھے وہ اپنی جگہ جہنم میں بنا لے اعاذنا اللہ منہا۔ نیز اسی صحیح مسلم میں جس کا حوالہ آپ نے دیا ہے ایسے موقعہ پر حضورؐ نے جو دعا مانگی اس کی نسبت راویِ حدیث یعنی خود صحابیؓ کے الفاظ یہ ہیں کہ لَا اَدْرِیْ مَا هُوَ یعنی مجھے نہیں معلوم کہ آپ کے الفاظ کیا تھے؟ خود صحابی کو تو معلوم نہ ہوا اور تیرہ سو برس بعد آپ نے معلوم کر لیا کہ وہ سورۃ فاتحہ اور آپ کے مروجہ فاتحہ کے اورادِ مقررہ تھے؟ ہاں ایک حدیث میں ایسے ہی موقعہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا منقول ہے کہ آپ نے کہا بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَعْظِمْ فِيْهَا الْبَرَكَةَ اللہ کے نام سے شروع اے اللہ اس میں بہت ساری برکت دے (مسلم) پس معلوم ہوا کہ نہ آپ نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورۂ فاتحہ پڑھی نہ قرآن کی اور کوئی سورت، نہ مروّجہ فاتحہ کا کوئی حصہ۔

اور سنئے! ایسے ہی موقعہ پر جبکہ جنگِ خندق میں صحابہؓ اور خود حضور تین دن کے فاقے سے تھے حضرت جابرؓ نے آپ کی اور پانچ سات اور آدمیوں کی دعوت کی تو آپ نے لشکر میں عام منادی کرادی اور پکتی ہوئی ہنڈیا میں لب مبارک ملا دیا خدا نے اس میں برکت دی اور سب نے پیٹ بھر کر کھالیا تو کیا آپ کے نزدیک فاتحہ خواں اس حدیث کی رُو سے فاتحہ پڑھے اور اس حدیث کی رد سے کھانے میں تھوک بھی دے؟ حُدیبیہ والے دن حضورؐ نے برتن میں ہاتھ ڈال دیا تھا اور خدا نے برکت دی اور پندرہ سو آدمیوں نے ایک برتن میں سے آسودگی حاصل کرلی تھی۔ تو کیا جناب کے نزدیک یہ بھی ضروری ہے کہ فاتحہ خواں فاتحہ پڑھے؛ پھر تھوکے؛ پھر اپنا ہاتھ گھنگھول دے۔ ایسے ہی موقعہ پر یہ بھی ثابت ہے کہ آپؐ نے کلی کا پانی اس میں ڈال دیا۔ تو آپ فاتحہ خواں کو اس کی بھی اجازت دیں کہ وہ فاتحہ پڑھے، پھر تھوک دے پھر ہاتھ ڈال دے، پھر منہ میں پانی بھر کر کھانے میں کلی کر دے۔ اور ناک جھاڑے اور ہاتھ پاؤں وغیرہ دھو کر اس کی دھوون یعنی ٹپکا ہوا پانی بھی اسی ہنڈیا میں ڈال دے کیونکہ روایت میں وضو کرنے کا بیان بھی موجود ہے۔ ملاحظہ ہو صحیح بخاری شریف۔ ایک مرتبہ حضورؐ نے دعا کر کے کنکریوں کی مٹھی بھر کے پھینکی ہے (مسلم) تو ثابت ہوا کہ فاتحہ خور و فاتحہ خواں اپنے فاتحہ کے ساتھ ہی ہنڈیا میں تھوک دے، پھر ہاتھ ڈالے پھر کلی کر دے پھر ہاتھ پاؤں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دھو کرناک چھار کر اس پانی کو ہنڈیا میں ڈال دے پھر تھوڑی کنکریاں لے کر اس میں ملا دے پھر اُس تبرک کو لوگوں میں تقسیم کر دے، بڑی برکت ہوگی ؟؟ ایک مرتبہ حضورؐ نے اپنا ہاتھ ایک شخص کے سینے پر مار کر اُس کے لئے دعا کی ہے ملاحظہ ہو بخاری مسلم، تو فاتحہ خواں کو چاہیئے کہ مندرجہ بالا سب کاموں کے ساتھ ہی فاتحہ پڑھانے والے کے سینے میں ایک گھونسا بھی جڑ دے۔ حضرت جابرؓ نے جب حضورؐ سے شکایت کی کہ میں اپنے والد کے قرضداروں کو سارے باغ کی پیداوار کی کل کھجوریں دے رہا ہوں لیکن وہ راضی نہیں ہوتے، چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور مختلف قسم کی کھجوروں کی ڈھیریوں میں سے ایک ڈھیری کے ارد گرد تین مرتبہ پھر کر اُس پر بیٹھ گئے پھر تو اللہ تعالیٰ نے وہ برکت دی کہ صرف اُسی ایک ڈھیری میں سے سارا قرض ادا ہوگیا اور اُس میں سے ایک کھجور بھی کم ہوئی ہو ایسا نہیں معلوم ہوا۔ تو ثابت ہوا کہ فاتحہ خواں مندرجہ بالا تمام کاموں کے بعد ہنڈیا اور حلوے روٹی کے ارد گرد تین مرتبہ طواف بھی کرے اور پھر اُس کا ڈھیر لگا کر اُس پر بیٹھ جائے پھر تو پانچوں گھی میں اور...... ایک مرتبہ برکت کے لئے حضورؐ کا ڈانٹنا بھی ثابت ہے۔ ملاحظہ ہو بخاری مسلم تو چاہیئے کہ فاتحہ خواں جس کے گھر فاتحہ کو گیا ہے اسے گھڑک بھی دے دو چار صلواتیں بھی سُنا دے۔

الغرض اسی قسم کی اور بھی بہت سی چیزیں ہیں" مارے گھٹنا پھوٹے آنکھ" کہاں حضورؐ کی بھوک کے وقت کی برکت کی دُعا؟ کہاں تم پیٹ بھروں کا جبیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پُر کرنے کے لئے فاتحہ خوانی کرنا۔ پس ماسٹر صاحب اور ان کے ہم مذہب حنفی حضرات! یا تو تبوک میں بھوک کے وقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعائے برکت سے فاتحہ مروجہ کی سند نہ لیں یا مروّجہ فاتحہ کے ساتھ مندرجہ بالا ہماری بتلائی ہوئی چیزیں بھی زیادہ کرلیں اس لئے کہ ایسے ہی مواقع پر حضور سے ان سب کاموں کا کرنا ثابت ہے پس اب صورت فاتحہ کی یہ ہوگی کہ فاتحہ خواں مُلّا آکر بیٹھے اِس کے گھر سے اُس کے گھر سے روٹی۔ ستّو۔ پنیر اور جو کچھ جس کے ہاں ہو منگوا لے پھر ہاتھ اُٹھا کر مروّجہ فاتحہ پڑھے، پھر اس کھانے میں تھوک دے، پھر اس میں اپنا ہاتھ ڈال دے، پھر کلی کر کے کلی کا پانی اُس میں ڈال دے۔ اور ہاتھ منہ پاؤں دھو کر ناک جھاڑ کر وہ سب پانی تسلے میں جمع کر کے اس میں ڈال دے پھر کنکریوں کی ایک مٹھی بھر کے اس میں ملا دے، پھر صاحب خانہ کو ایک چپت جڑ دے۔ پھر کھانے کے ارد گرد طواف کرے اور کھانے پر چڑھ کر بیٹھ جائے، پھر چند گھرکیاں جھڑکیاں صاحبِ خانہ کو دے پھر اس تبرک کو سب میں تقسیم کر دے اور اگر اس کے بدلے میں کچھ نقدی لی یا خود اُسے کھایا تو حرام ہوگا، کیونکہ تبوک والی جو حدیث آپ نے پیش کی ہے اُس میں یہ نہیں، حیرت ہے کہ یہ جماعت اس حدیث کو کیا سمجھ کر دلیل میں لائی ہے؟ نہ یہاں کوئی مرا تھا نہ کسی کا تیجا دسواں تھا۔ نہ لوبان اور اگر کی بتّیاں سلگ رہی تھیں۔ نہ کسی کے ایصالِ ثواب کے لئے یہ کیا گیا تھا نہ اُس پر الحمد وغیرہ پڑھی گئی تھی۔ لوگوں کی بھوک کے مارے بُری حالت سُن کر جو کچھ لشکر میں توشہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھتّا تھا اُسے جمع کرا کے حضورؐ نے اللہ تعالیٰ سے برکت کی دُعا کی جو مقبول ہوئی ادنیٰ سی عقل والا بھی اس جگہ ٹھوکر نہیں کھا سکتا اور فاتحہ خور خود بھی اسے جو بھی محسوس کرتے ہوں گے کہ یہ اُن کی نری دھینگا مشتی ہے لیکن چونکہ مرغن کھانے اور ٹکے اس کے ذریعہ سے ملتے ہیں لہذا والہ و شیدا ہو رہے ہیں جہاں کسی نے اسے بدعت و ناجائز کہا کہ انھوں نے اُسے وہابی اور غیر مقلد اور منکر قرآن اور مردود وغیرہ کہنا شروع کر دیا۔ کیونکہ جانتے ہیں کہ اس نے تو ہمارے پیٹ پر پاؤں رکھ دیا اگر فاتحہ خوانی کی رسم اُٹھ گئی تو ہمیں کون پوچھے گا؟ یہ دوہرے تہرے حصے اور نقدی سب ماری جائے گی۔ پس جہاں یہ شغف اور محبت ہو جہاں نقدی اور روٹی کا ذکر ہو وہاں جائز و ناجائز، سنت و بدعت کون دیکھے؟ اور کیوں کسی کے سمجھانے سے سمجھے؟

کون سمجھائے کسی کو دل کے آجانے کے بعد ؎ سب دوائیں بے اثر ہیں زہرِ غم کھانیکے بعد

پانچویں دلیل

وارد کرنے میں تو ماسٹر صاحب نے کمال کر دکھایا ہے فرماتے ہیں "قرآن میں ہے کہ بحیرہ سائبہ تھیلہ اور حام کو اللہ نے مقرر نہیں کیا" الخ، میں کہتا ہوں اوّل تو یہ تھیلہ کیا چیز ہے؟ کیا جودھپور میں کوئی نیا قرآن اُترا ہے؟ یا ماسٹر صاحب نے کوئی انوکھا قرآن کہیں سے حاصل کیا ہے؟ ہمارے قرآن میں تو بحیرہ سائبہ وصیلہ اور حام لکھا ہے یہ تھیلہ کس کے قرآن کا لفظ ہے؟ اور اس کے کیا معنی ہوتے ہیں؟ دوسرے اسے فاتحہ خوانی سے کیا تعلق؟ اور اگر اس سے یہ ثابت کرنا ہو کہ بڑے پیر کی گیارہویں شاہ مدار کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کونڈا پیر پٹھے کا بکرا شربت نیاز حسین وغیرہ کرنا جائز ہے اور اس کے کہنے سے وہ چیز حرام نہیں ہوتی تو اس کا جواب سُنئے کہ آیت مذکورہ بالا آپ کے مسئلہ کی دلیل ہرگز نہیں وہاں تو صرف یہ بیان ہو رہا ہے کہ کفار جن جانوروں کو اپنے بتوں کے نام کا کر کے ان کے کان چیرتے ہیں یا انھیں بحار اور سانڈ بنا کر چھوڑ دیتے ہیں یا جس اونٹنی کو پہلے پہلے اوپر تلے دو اونٹنیاں پیدا ہوں اُسے بھی بتوں کے نام آزاد کر دیتے ہیں اور جس اونٹنی کے کئی بچے ہو جائیں اُسے بھی بتوں کے نام چھوڑ دیتے ہیں اُن کا یہ فعل فرمانِ خداوندی کے ماتحت نہیں بلکہ یہ شیطانی حرکت ہے مَاجَعَلَ اللّٰهُ یعنی مَا شَرَعَ اللّٰهُ، اللہ نے اس کا حکم نہیں دیا یہ مرضیٔ خدا کے خلاف ہے پس اگر ماسٹر صاحب اس آیت کو اپنے فعل پر چسپاں کرتے ہیں تو کرلیں مطلب یہی ہوا کہ بڑے پیر کی گیارہویں شربت نیاز حسین وغیرہ کا حکم خدا کا دیا ہوا نہیں بلکہ آگے چل کر فرمایا ہے وَلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ یعنی بلکہ کافر خدا پر جھوٹ افترا باندھتے ہیں اور ان میں کے اکثر بے علم جاہل ہیں: ماسٹر صاحب یہ آپ کو سوجھی کیا؟ اس آیت کو آپ نے کیا سمجھ کر دلیل بنائی؟ حق یہ ہے کہ" جادو وہ جو سر پر چڑھ کر بولے" آپ نے تو اپنا فیصلہ آپ ہی کر دیا کہ جس طرح کفار نے یہ چیزیں از خود اپنے بڑوں کی تقلید کر کے نکال لی تھیں اور خدا کا حکم نہ تھا بلکہ پھر انھوں نے خدا کا نام بھی جھوٹ موٹ لے دیا تھا اور یہ سارا قصہ اُن کی جہالت اور غباوت کا کرشمہ تھا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح جناب کے اور آپ کے ہمخیال لوگوں کے یہ تمام ہتھکنڈے ہیں جو ولیوں اور بزرگوں کی نیازیں آپ کرنے لگے اور اُن کے نئے نئے نام اور احکام تراش لیئے اور پھر انھیں خدا کا حکم سمجھنے لگے اور پھر دلیل میں کفار کا ایک فعل لانے لگے۔

جناب ماسٹر اور ان کے ہمخیال لوگوں کو یاد رہے کہ جس شخص نے یہ بدعتیں ایجاد کی تھیں یعنی سوائے خدا کے دوسروں کے نام نذر نیاز کرنے کی اور جس نے بحیرہ سائبہ اور حام چھوڑے تھے اس کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ یہ عمرو بن لحی بن قمعہ بن حندف تھا میں نے اُسے اپنی آنکھوں دیکھا کہ وہ جہنم میں جل رہا ہے اُس کی آنتیں باہر نکلی ہوئی ہیں جنھیں وہ گھسیٹتا پھرتا ہے۔ اسی نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین کو متغیر کیا تھا میں نے دیکھا کہ اُس کے جسم کی بدبو جہنمیوں کو بھی ایذا پہنچا رہی تھی ملاحظہ ہو تفسیر ابن کثیر پس قرآن کریم کی یہ آیتیں تو اللہ کے سوا دوسروں کے نام نذر و نیاز کرنے کو حرام ٹھیراتی ہیں اور اسے کافروں کا جھوٹ اور افترا بتلاتی ہیں اور اسے جاہلوں اور بیوقوفوں کا کام بتاتی ہیں۔ افسوس کہ آپ ایسے لوگوں کے فعل کو حجت مان کر ایسے ہی کاموں کو کر کے پھر یہ آیت دلیل میں لا کر گویا باہمی اتحاد پر مہر لگاتے ہیں اور وہ کام کرنا چاہتے ہیں جس کا کرنے والا بزبان فیض ترجمان واصلِ جہنم ہوا اور وہاں کے بدترین عذابوں میں آج پھنسا ہوا ہے۔ ماسٹر صاحب ذرا تکلیف فرما کر اس کے ساتھ کی اس آیت کو بھی پڑھ لیجئے اور اپنے فعل سے مطابقت کر لیجئے۔ فرماتا ہے وَاِذَا قِیْلَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰی مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا الخ ایسے لوگوں سے جب کہا جاتا ہے کہ خدا کی اتاری ہوئی چیز اور رسول کی طرف آؤ تو جواب دیتے ہیں کہ ہمیں تو وہی طریقہ کافی ہے جس پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا؛ پس میں خیرخواہانہ نصیحت کرتا ہوں کہ مسلمان ہو کر توحید کا کلمہ پڑھ کر دوسرے کے نام پر اپنا مال خرچ نہ کرو اللہ کا دیا ہوا مال اللہ ہی کے نام پر خرچ کرو اُسی کی نذر مانو اسی کی منتیں کرو۔

اور ہاں جناب یہ تو فرمایئے کہ آپ جیسے مقلّد کو یہ اجازت کب ہے؟ کہ وہ قرآن حدیث سے دلیل پکڑے؛ مقلّد تو ادلہ اربعہ کو چھو ہی نہیں سکتا ملاحظہ ہو حنفی مذہب کے اصول کی کتاب توضیح مصری جزاول صفحہ ۱۳۶ فَالْاَدِلَّةُ الْاَرْبَعَةُ اِنَّمَا يَتَوَصَّلُ بِهَا الْمُجْتَهِدُ لَا الْمُقَلِّدُ یعنی قرآن حدیث اجماع قیاس سے مسئلہ لینا اسے دلیل بنانا مجتہد کا کام ہے مقلد کا نہیں۔ چونکہ آپ مقلد ہیں مقلد کا فرض تو صرف یہ ہے کہ وہ اپنے امام کا قول لے لے اور اُسی کو اپنی دلیل سمجھے اسی کو بیان کردے چنانچہ اسی توضیح کے صفحہ ۱۳۶ جلد اوّل میں ہے فَاَمَّا الْمُقَلِّدُ فَالدَّلِيْلُ عِنْدَهٗ قَوْلُ الْمُجْتَهِدِ۔ یعنی مقلد کی دلیل تو صرف اس کے امام کا قول ہے، پھر آپ نے تقلید کے دائرے سے باہر قدم کیوں نکالے؟ میں آپ کو اور آپ کے ہمخیال لوگوں کو خدا کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ "اگر آپ میں سے کسی کے پاس حضرت امام ابو حنیفہؒ کے قول یا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فعل سے مروّجہ فاتحہ کی سند ہو تو لے آؤ بس اُسی پر فیصلہ ہے۔ اگر ہے تو ہم مان لیتے ہیں اور اگر نہیں تو پھر آپ حضرات اس بدعت سے توبہ کر لیں۔ فقہ کی کسی معتبر کتاب میں سے امام صاحب کا مروّجہ فاتحہ کرنا یا کرنے کا حکم دینا دکھا دو بس جھگڑا مٹا ؎

ادا سے دیکھ لو جاتا رہے گلہ دل کا ✤ بس اک نگاہ پہ ٹھیرا ہے فیصلہ دل کا

اب سنو! میں آپ کو بتلا دوں کہ خود آپ کے مذہب میں غیر اللہ کی نذر نیاز حرام ہے آپ کے مذہب کی کتاب بحر الرائق شرح کنز الدقائق میں ہے۔ اَلْاِجْمَاعُ عَلٰی حُرْمَۃِ النَّذْرِ لِلْمَخْلُوْقِ وَلَا یَنْعَقِدُ وَلَا یَشْغَلُ الذِّمَّۃُ بِہٖ وَاَنَّہٗ حَرَامٌ بَلْ سُحْتٌ یعنی خدا کے سوا جس مخلوق کے لئے نذر مانی جائے وہ نذر منعقد نہیں ہوتی نہ اس کی کوئی ذمہ داری ہے بلکہ وہ حرام اور بالکل حرام ہے اس بات پر اجماع ہو چکا ہے۔ یعنی تمام اُمت اُسے مانتی ہے کہ خدا کے سوا دوسروں کی نذر ماننی حرام ہے اور وہ چیز بھی حرام بلکہ نجس ہے۔ آپ کے مذہب کی معتبر کتاب شامی میں اس کے حرام ہونے کی وجہیں لکھی ہیں لِوُجُوْہٍ مِنْھَا اَنَّہٗ نَذْرٌ لِلْمَخْلُوْقِ وَالنَّذْرُ لِلْمَخْلُوْقِ لَا یَجُوْزُ وَلِاَنَّہٗ عِبَادَۃٌ وَالْعِبَادَۃُ لَا یَکُوْنُ لِلْمَخْلُوْقِ۔ وَمِنْھَا اَنَّ الْمَنْذُوْرَ لَہٗ مَیِّتٌ وَالْمَیِّتُ لَا یَمْلِکُ۔ وَمِنْھَا اَنَّہٗ ظَنَّ اَنَّ الْمَیِّتَ یَتَصَرَّفُ فِی الْاُمُوْرِ دُوْنَ اللّٰہِ وَاِعْتِقَادُہٗ بِذٰلِکَ کُفْرٌ۔ یعنی غیر اللہ کے نام نذر حرام ہونے کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ مخلوق کے لئے نذر ماننی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائز نہیں۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ نذر عبادت ہے اور عبادت کے لائق مخلوق نہیں تیسری وجہ یہ ہے کہ جس کے لیے نذر مانی جاتی ہے وہ انتقال فرما چکے ہیں اور جو انتقال کر گئے وہ کسی چیز کے مالک نہیں ہو سکتے۔ چوتھی وجہ یہ ہے کہ ایسی نذر ماننے والوں کے اعتقاد یہ ہوتے ہیں کہ یہ فوت شدہ بزرگ بہت سے امور کے ہیر پھیر کی خود طاقت رکھتے ہیں حالانکہ ایسا عقیدہ صریح کفر ہے۔ پس آپ کا یہ فرمان بالکل غلط ثابت ہو گیا کہ جب بتوں کے نام کے جانور حرام نہیں تو پھر ولیوں اور بزرگوں اور نبیوں کی نیاز کیوں حرام ہو جائے گی؟

ماسٹر صاحب! قرآن نے فرمایا ہے وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ یعنی ہر وہ چیز جو اللہ کے سوا دوسرے کے نام پر مشہور کی جائے وہ حرام ہے آپ کے مذہب کے عالم مولانا عبد الحی حنفی لکھنوی مجموعہ فتاویٰ صفحہ ۸۵ جلد دوم میں لکھتے ہیں غیر اللہ کی نذر و منت حرام ہے اور منذور غیر اللہ کا شیرینی ہو یا فیرنی کھانا ہر امیر و فقیر پر حرام ہے۔" اور صفحہ ۵۴ پر لکھتے ہیں:۔ "شیخ سدو وغیرہ کا بکرا جس میں خاص طور پر غیر اللہ کے واسطے جان دینا منظور ہوتا ہے اور خون بہانا تقرباً الی غیر اللہ تعالیٰ مقصود ہوتا ہے حرام ہے۔" ماسٹر صاحب اہلِ حدیث ایصالِ ثواب یعنی ثواب رسانی کے منکر نہیں جیسے کہ میں آپ کی پہلی دلیل کے جواب صفحہ ۳۵ میں بالتفصیل لکھ چکا ہوں لیکن وہ کہتے ہیں اس کا طریقہ وہ رکھو جو خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بتلایا ہوا ہے نہ وہ جسے تم خود ایجاد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر لیتے ہو بس دوسروں پر تہمت نہ رکھو اور اپنے فعل کو شریعت کے دائرے سے خارج نہ کرو۔ اللہ تمہیں نیک توفیق دے افسوس! کہ آپ حضرات دینِ محمدی میں جو بالکل سہل آسان اور یکسوئی والا تھا۔ نئی نئی اور مشقت والی چیزیں نکال رہے ہیں جن سے پاک تھا اور جن چیزوں سے خدا کا کلام، رسولؐ کی حدیث صحابہؓ اور تابعینؒ کا عمل بالکل پاک ہے بلکہ چاروں اماموں میں سے بھی ایک سے ثابت نہیں ہے

نہ تو بھوکے ہوئے تھے ہم نہ پیاسے پیدا ؎ ہو گئے روگ یہ دنیا کی ہوا سے پیدا

چھٹی دلیل

دی ہے کہ حضرت سعدؓ نے اپنی ماں کے انتقال کے بعد حضورؐ کے فرمان سے ان کی طرف سے ایک کنواں کھدوایا۔ اس کے نقل کرنے میں بھی جودھپوری صاحب نے اپنی علمیت کا نوحہ کیا ہے اولاً تو یہ کہ قَالَ هٰذِهٖ لِاُمِّ سَعْدٍ کے قائل حضرت سعد ہیں نہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ نے اپنی کم علمی یا بے علمی کی وجہ سے اسے نہیں سمجھا۔ دوسرے هٰذِهٖ لِاُمِّ سَعْدٍ میں مُشَارٌ اِلَيْهِ صدقہ ہے نہ کہ کنواں پس یہ لکھنا کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس وقت یہی فرمایا کہ "سعد رضی اللہ عنہ کی ماں کا یہ کنواں ہے" غلط ہے۔ یہ تو میں پہلے ہی لکھ چکا ہوں کہ آپ جیسے مقلدوں کو تحقیق سے کیا واسطہ ہے لیکن ہم آپ کو بتاتے ہیں یہ حدیث بھی صحیح نہیں۔ اس کے راوی حضرت حسن اور حضرت سعید ہیں جو حضرت سعدؓ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے روایت کرتے ہیں ان دونوں کی ملاقات حضرت سعدؓ سے ثابت نہیں۔ اس لئے کہ حضرت سعید بن مسیبؒ پیدا ہوتے ہیں ۱۵ھ میں اور حضرت حسن بصریؒ پیدا ہوتے ہیں ۲۱ھ میں اور حضرت سعد بن عبادہ کا انتقال ہوتا ہے ۱۱ھ میں اور بقول بعض ۱۴ھ میں اور ایک روایت میں ہے کہ ۱۵ھ میں پس اگر ۱۵ھ ہی مان لیا جائے جب بھی ان دونوں بزرگوں کا ملنا حضرت سعدؓ سے ثابت نہیں۔ کیونکہ ایک کی پیدائش والے سال ہی حضرت سعدؓ انتقال فرماتے ہیں اور دوسرے کی پیدائش سے چھ سال پہلے انتقال کر جاتے ہیں تو فرمائیے کہ انھوں نے حضرت سعدؓ سے جو اُن کی پیدائش سے پہلے دنیا سے چلدیئے ہیں کیسے سُن لیا؟ پس یہ حدیث منقطع ہے اور قابل دلیل کے نہیں۔

اور رہا جناب اس حدیث کو آپ کے مروّجہ فاتحہ سے کیا سروکار؟ اور اگر اس سے یہ غرض ہے کہ متوفیہ کے نام پر یہ کنواں ہے تو یہ بھی آپ کے فائدہ کی چیز نہیں۔ کہاں خدا کے نام کے صدقے کو کسی میت کی طرف سے نیابۃً دینا؟ کہاں کسی میت کے تقرّب کے لئے اس کے نام پر کسی چیز کو صرف کرنا؟ اس واقعہ سے فاتحہ مروّجہ کا جواز سمجھنا یا اس سے پیروں بزرگوں ولیوں شہیدوں کے نام کی نذریں منتیں اتارنے کے جواز کی دلیل لینا ایسا ہی ہے جیسے چاند کے سفید ہونے سے زمین کے گول ہونے پر استدلال کرنا۔ اور سنئے بخاری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلم میں ایک حدیث ہے کہ اِسْتَفْتٰی سَعْدُ بْنُ عُبَادَۃَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ نَذْرٍ کَانَ عَلٰی اُمِّہٖ تُوُفِّیَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِیَہٗ فَقَالَ اقْضِہٖ عَنْھَا یعنی حضرت سعدؓ نے حضورؐ سے مسئلہ دریافت کیا کہ ان کی ماں نے نذر مانی تھی پھر پوری کرنے سے پہلے ہی فوت ہوگئیں تو آپؐ نے فرمایا تم ان کی طرف سے پوری کر دو" اس حدیث کو سامنے رکھ کر معلوم ہو رہا ہے کہ بہت ممکن ہے یہ نذر ہی اس صورت میں پوری ہوئی ہو پھر آپ کو اس واقعہ نے کوئی فائدہ نہیں دیا۔ یہ تو ایک نام خدا کی نذر ان کے ذمّے تھی جو پوری کی گئی اور جس کی نذر تھی اس کی طرف خواہ مخواہ ہی منسوب ہوئی تھی انھیں کا مال تھا اُنہی کی مانی ہوئی نذر تھی جو اُن کی اچانک موت کے بعد اُن کے صاحبزادے نے ان کی طرف سے باجازتِ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پوری کر دی۔ کہاں یہ؟ اور کہاں آپ کا دوسروں کے نام پر مال خرچ کرنا؟ پھر کہاں بیٹے کا اپنی متوفیہ والدہ کی نذر کو پورا کرنے کے لیے اس کی طرف سے صدقہ کرنا؟ اور کہاں آپ کا غیر اللہ کے نام پر مال کو نکالنا؟ اور وہ بھی کسی ایسے رشتے کے نہ ہوتے ہوئے۔

ماں کے حقوق جو اولاد پر ہیں وہ اور ہی ہیں اور اولاد کو تو خود حدیث میں ماں باپ کا عمل بتلایا گیا ہے چنانچہ حضور کا ارشاد ہے کہ انسان کی موت کے بعد اس کے اعمال منقطع ہو جاتے ہیں مگر تین عمل جن میں سے ایک اولاد ہے۔ پس اولاد تو ماں باپ کی اپنی کمائی اور اُن کا کسب ہے۔ اس کا تو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر نیک عمل اس کے ماں باپ کے لئے ثواب بن جاتا ہے۔ پس آپ حضرات کا غیروں کے نام پر مال یا جانور یا کھانا کرنا ان کے تقرب کے لئے یہ تو ان کی عبادت ہے اور مثل عبادت غیر اللہ کے حرام محض ہے قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ۔

قُلْ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَاشَرِیْکَ لَہٗ پس معلوم ہوا کہ موت و زیست نماز و قربانی خاص اللہ ہی کے لئے ہے اس میں دوسرے کی شرکت ممنوع ہے یہ تو تھی اسلام کی تعلیم لیکن ماسٹر صاحب کے اسلام کی تعلیم اس کے یکسر خلاف ہے وہ تو بتوں، ٹھاکروں ہنومان اور کالی کے نام کے بکرے وغیرہ بھی حلال کہتے ہیں۔ چنانچہ وہ اس سے پہلے صفا پر لکھ آئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے وہابی یعنی منافق لوگ یہ کہتے تھے کہ بتوں کے نام کے جانور حلال نہیں ہو سکتے تو اللہ تعالیٰ نے اُن کے قول کی تکذیب کی یعنی یہ فرمایا کہ وہ حلال ہیں۔ پس جن کے عقیدے اس قدر بدل گئے ہوں اُن سے مسلمانوں کے ہاتھ کوئی اچھی بات لگنی اتنی ہی مشکل ہے جتنی مشکل ہتھیلی پر سرسوں جمانی۔ جناب کو یہ مغالطہ بھی ہے کہ موچیوں کی مسجد وغیرہ کہنے سے پھر تو مسجد بھی مسجد کے حکم میں نہ رہے؟ اس کی بابت گزارش ہے کہ یہ تو صرف امتیاز کے لئے ہے پہچان اور شناخت کے لئے ہے نہ کہ اس مسجد میں مسلمان موچیوں کی عبادت کرتے ہوں یا اُس مسجد کو موچیوں کی رضامندی اور اُن کے تقرب کے لئے اور ان سے ثواب حاصل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے کے لئے بنائی ہو اس طرح کے امتیازی نام حضورؐ کے زمانے میں بھی تھے ملاحظہ ہو بخاری مسلم وغیرہ۔

اسی ضمن میں جناب یہ بھی فرما گئے ہیں کہ کلام الٰہی جس چیز پر پڑھا گیا وہ حلال ہے، یہ بھی آپ کی غلطی ہے، کیا کلام الٰہی سوٗر پر پڑھ کر اُسے کھالیں؟ کیا کلامِ الٰہی پڑھ کر اس بکری کے گوشت کو کھالیں جیسے کسی ہندو نے اپنے طریقہ پر ذبح کیا ہو؟ یا کسی سکھ نے جھٹکا کیا ہو؟ خدا جانے یہ بے علمی کا کرشمہ ہے؟ یا یہ کہ بدعتوں اور شرک کے بعد قدرت عقل چھین لیتی ہے ہم نے تو یہی دیکھا کہ ان میں سے جو کوئی کچھ لکھتا ہے وہ ہمیشہ بے سر پیر کی ہی لکھتا ہے "لنکا میں جسے دیکھو باون گز کا،، دلیل دراصل ایک بھی نہ ہو لیکن یہ لکھتے چلے جائیں گے وہاں تو یہ حالت تھی کہ حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کُنَّا نَرَی الْاِجْتِمَاعَ اِلٰی اَھْلِ الْمَیِّتِ وَ صُنْعَۃَ الطَّعَامِ مِنَ النِّیَاحَۃِ۔ یعنی ہم صحابہ رسول اہل میت کے ہاں جمع ہونے کو اور ان کے ہاں کے کھانے کو مثل نوح کے حرام سمجھتے تھے پھر ان فاتحہ خوانوں کا تیجے دسویں بیسویں چالیسویں برسی ششماہی جمعرات چاندرات۔ عرس۔ فاتحہ وغیرہ کے موقعوں پر جمع ہو کر فاتحہ پڑھ کر آستین چڑھا کر مالِ مردار نوش کرنے کا ثبوت آئے گا کہاں سے؟ جبکہ اجماع صحابہؓ سے یہ کل امور حرام ہیں اور نیز فقہ حنفی سے بھی جیسے کہ پہلے بہت سے حوالوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بیان گذر چکا۔ الغرض حضرت سعدؓ والی حدیث جو فاتحہ خواں صاحب پیش فرمایا کرتے ہیں وہ منقطع ہے۔ پھر فاتحہ کی دلالت اس میں نہیں بلکہ یہ تو نذر کا واقعہ ہے اور اگر سب مان بھی لیں تو اس سے وہی ثابت ہوتا ہے جو اہلحدیث کا مذہب ہے کہ مُردے کے پیچھے نیابۃً اگر کوئی فی اللہ مسلمانوں کے مفاد کا کوئی کام کردے اُس میں اپنی طرف سے نہ تو کوئی بدعت ہو نہ کوئی ایجاد ہو نہ ایزاد تو وہ کر سکتا ہے اور اگر خدا کے ہاں قبول بھی ہوگیا تو اُس کا ثواب مُردوں کو پہنچتا ہے ماسٹر صاحب ہیں تو داد کے قابل۔ واللہ آپ کی دلیلوں نے تو پھڑکا دیا ہ

ترقی اور ہو دنیا میں یارب حسن والوں کی ؛ مزے لے لے کے مرتے ہیں دعا ہے مرنے والوں کی

ساتویں دلیل

ماسٹر صاحب نے دی ہے بیہقی کی روایت جس میں ہے کہ مُردہ زندوں کی دعا کا منتظر رہتا ہے۔ ماسٹر صاحب کیسے بھلے اور بھولے آدمی ہیں کہ نہ انھیں دعویٰ کی خبر ہے نہ دلیل کی تمیز۔ عربی سے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ نرے کورے ہیں۔ کہیں بھی عربی اصل عبارت تو نقل کرتے ہی نہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا آپ یہ سب کچھ کسی اردو کتاب سے نقل کرتے ہیں۔ دیکھئے اس حدیث کو کسی نے ادھوری نقل کی تھی تو آپ نے بھی مکھی پر مکھی ماردی یا یہ کہ آخری جملے کو عمداً چھوڑ دیا کیونکہ وہ آپ کو کچھ مضر معلوم ہوا اس کے آخر میں ہے وَاِنَّ اللّٰهَ لَيُدْخِلُ عَلٰى اَهْلِ الْقُبُوْرِ مِنْ دُعَاءِ اَهْلِ الْاَرْضِ اَمْثَالَ الْجِبَالِ اس جملہ کو بھی ماسٹر صاحب چھوڑ گئے پھر اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخری جملے نے تو چونکہ معاملہ بالکل صاف کر دیا تھا اس لیئے بھلا اسے یہ کیوں نقل کرنے لگے اس میں ہے وَاِنَّ ھَدِیَّۃَ الْاَحْیَاءِ اِلَی الْاَمْوَاتِ الْاِسْتِغْفَارُ یعنی زندوں کا ہدیہ اور تحفہ مُردوں کے لیئے ان کی بخشش کی دعا مانگنا ہے!

چونکہ اس میں صفائی ہوتی تھی کہ بڑی چیز مُردوں کے لیئے دعائے خیر اور ان کے لیئے طلب بخشش کی دُعا ہے اس لیئے اسے چھوڑ دیا کہ جب لوگوں کے دل میں یہ بات پڑ جائے گی کہ سب سے بڑا تحفہ اور ہدیہ جو زندے لوگوں کی طرف سے مُردوں کو پہنچایا جا سکتا ہے اور جس کا ثواب مُردوں کو پہاڑوں کے برابر خدائے پاک دیتا ہے وہ زندے لوگوں کا اُن کے لیئے بخشش کی دعائیں مانگنا ہے۔ تو پھر کون تیجے بیسویں کرے گا؟ اور جب یہ نہ ہوئے تو کون فاتحہ خوانوں کی پُرسش کرے گا؟ اور اگر یہ چھُوٹا تو پھر پانچوں گھی میں کیسے رہیں گی؟ اب تو یہ حال ہے کہ جہاں محلے میں ایک مرا اور مُلّا کی بن آئی۔ حاضری کی روٹی میں اس کی حاضری ضروری ہے۔ چالیس دن تک روٹی برابر بلا ناغہ ملا کرے گی کیونکہ پٹی پڑھا رکھی ہے کہ مردے کی روح چالیس دن تک گھر آیا کرتی ہے۔ پھر سوم پر اس کے چھکے پنجے ہیں۔ دہم اور چہلم پر چپڑی اور دو دو برسی اور عرس میں پانچوں گھی میں۔ جمعرات اور چاند رات پر چاندی ہی چاندی ہے اور شب برات محرم وغیرہ کے موقعہ پر تو سونے کی چڑیا دکھائی دیتی ہے۔ اس درمیان میں ایک آدھ اور لڑھک گیا پھر آسرا ہو گیا۔ غرض بے فکری کی چلی آتی ہے۔ مرنے والے کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یتیم بچے چاہے فاقوں مریں۔ جائیداد رہن رکھ دی جائے۔ برتن بھانڈے بیچ دیے جائیں۔ لیکن نہ حاضری ترک ہو نہ چالیس دن کی روٹی نہ تبارک اور جمعرات اور تیجے دسویں وغیرہ کی رسم فوت ہو۔ اب جنھیں اس لقمے کا مزہ پڑ گیا ہے انھیں ساتھ ہی کھٹکا بھی لگا ہوا ہے کہ اگر ان سے کہہ دیا گیا کہ میاں تم سب سے بڑا فیض جو مُردوں کو پہنچا سکتے ہو وہ دعا ہے تو نہ یہ دیگیں کھٹکھٹائیں نہ فاتحہ کی ضرورت پڑے نہ فاتحہ خوروں کو دوہرا حصّہ ملے۔ اس سبب سے حدیث کے نقل کرنے میں ہی اس جملہ کو چھوڑ دیا اسی مطلب کی ایک اور حدیث منتخب کنز العمال برحاشیہ مسند احمد جلد دوم ص۴۸۲ میں ہے عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ اُرِيْدُ اَنْ اَتَصَدَّقَ عَنْ اُمِّيْ وَقَدْ تُوُفِّيَتْ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْسِكِيْ عَلَيْكِ مَالَكِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكِ۔ یعنی ایک عورت نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میری والدہ انتقال کر چکی ہیں کیا میں ان کی طرف سے صدقہ دوں؟ تو آپ نے فرمایا اپنا مال تم اپنے ہی پاس رکھو یہی تمہارے لیے بہتر ہے۔ آہ! جس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمّت کی اقتصادی حالت درست رکھنے کا یہاں تک خیال رکھا ہو؟ اس اُمّت کا آج یہ حال ہے کہ رسمی اور رواجی امور کے پیچھے اپنا روپیہ ٹھیکریوں کی طرح برباد کر کے بالکل مفلس بن بیٹھے۔ انھوں نے تیجوں اور چالیسووں کے پیچھے، برسیوں اور عرسوں کے پھیر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں برتن زیور اور جائدادیں گروی کر دیں اور پکار پکار کر افلاس کو اپنے سر چڑھا لیا۔ سودی روپیہ اٹھاتے ہیں اور مُلّانوں کے پیٹ پالتے ہیں تباہ و برباد ہوتے جاتے ہیں اور رسموں سے روکنے والوں کے دشمنِ جان ہو رہے ہیں۔

مسلمانو! آنکھیں کھولو۔ سینکڑوں صحابہؓ حضورؐ کے سامنے رحلت فرما گئے آپ کے اپنے گھر میں کئی چھوٹے بڑے فوت ہوئے اُن پر تیسرے ساتویں دسویں بیسویں دن آئے کیا حضورؐ نے کچھ کیا؟ یا کرنے کو فرمایا؟ کیا پھر آج تم مخالفتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کر کے پھلو پھولو گے؟ یا خدا کے ہاں ثواب پاؤ گے؟ نہیں بلکہ دونوں جہان کی رسوائی مخالفتِ رسولؐ میں ہے اہلحدیث کو آج جتنا چاہو بُرا کہہ لو لیکن جب ان رسموں اور بدعتوں کی بھینٹ روپیہ چڑھ جائے گا اور کنگال بن کر کٹورا ہاتھ میں لو گے تب ندامت کے ساتھ اس پاکباز جماعت کی نصیحتیں یاد کرو گے جب قیامت کے دن بدعتوں کے بوجھ سے کمر ٹوٹتی ہو گی۔ خدا الگ ناراض ہو گا، رسولؐ منہ پھیرے ہوئے ہوں گے۔ حوضِ کوثر بند ہو گا۔ شفاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہو گی تب حسرت و افسوس کے ساتھ کہو گے کہ یَا لَیْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰہَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا۔ ہائے ہائے کاش کہ ہم خدا کی اور اُس کے رسول کی مانتے۔ لیکن اُس وقت کیا فائدہ؟

ع

واقعی کیا چیز ہے اُن کا دلِ ناشاد بھی ؎ ذکرِ حق بھی ہوتا جاتا ہے بتوں کی یاد بھی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس رسالے کے صفحات اس سے زیادہ کے متحمل بھی نہیں۔ اور یہ مسکت جوابات اتنے بھی بہت کافی ہیں۔ اس لئے ہم آگے چلتے ہیں۔

آٹھویں دلیل

کیوں ماسٹر صاحب؟ یہ جو آپ نے بے حوالہ آٹھویں دلیل دی ہے اس کی سند ثابت کر سکتے ہو؟ اگر کر دو تو ہم تمہارا منہ میٹھا کرائیں، ورنہ اللہ سے ڈرو، کیوں دو لقموں کے پیچھے کوئی اپنا ایمان خراب کرے؟ آپ لکھتے ہیں کہ ابنِ عباسؓ فرماتے ہیں کہ عید کے دن جمعہ کے دن عاشورے کے دن اور شب برات میں مُردوں کی روحیں آتی ہیں اور اپنے گھر کے دروازے پر کھڑی ہو کر کہتی ہیں کہ ہمیں یاد کرنے والا ہم پر رحم کھانے والا کوئی ہے؟ ہم بُری حالت میں ہیں تم اچھے حال میں ہو، ہمارے گھر بار بال بچے تمہارے قبضہ میں ہیں، ہمارے مال سے تم چین اڑا رہے ہو، ہماری بیویوں کو تم نے اپنی کر لی ہیں وغیرہ۔ ماسٹر صاحب! ہم نے تو کبھی روحوں کی یہ آہ و بکا نہیں سنی۔ اور جن روحوں کی یہ دردناک صدائیں آپ کے کان میں آتی ہیں یقین مانئے کہ یہ کافروں کی روحیں ہوں گی۔ ورنہ مومنوں کی روحیں تو بڑے آرام اور راحت و سرور سے اپنی آخرت گذارتی ہیں۔ وہ خدا کی مہمان ہوتی ہیں اور خدا خود اُن کا میزبان ہوتا ہے وہ تو جنت میں ہیں خدا کی رضامندی میں ہیں اَن گنت نعمتوں اور بے شمار راحتوں میں مسرور ہیں اُنھیں کیا پڑی ہے کہ وہ آئیں اور یہاں غل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مچائیں اور وہ بھی اس طرح کہ ماسٹری کان سنیں اور دوسرے کان اس سے بے بہرہ رہیں بلکہ بہرے رہیں ان عقلمند روحوں سے کوئی پوچھے تو سہی کہ تم یہ آوازیں کیسے سناتی ہو؟ اس چیخنے چلانے سے کیا ہوتا ہے۔ جنھیں کہتی ہو وہ تو سنتے بھی نہیں تم اب یہ دعا مانگو ؎

یارب نہ وہ سمجھے ہیں نہ سمجھیں گے میری بات ❊ دے اور دل اُن کو جو نہ دے مجھ کو زباں اور

اسلام تو یہ سکھاتا ہے وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝ جو مر او ہ قیامت تک یہاں نہیں آسکتا۔ قرآن اور جگہ ارشاد فرماتا ہے اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ۝ کوئی بھی لوٹ کر دنیا میں نہیں آتا، حدیث میں ہے اِذَا مَاتَ ابْنُ اٰدَمَ اِنْقَطَعَ عَمَلُهٗ انسان کے مرتے ہی اس کے دنیوی کل کام ختم ہو گئے۔ تمہاری فقہ کی معتبر کتاب بزازیہ میں ہے مَنْ قَالَ اَرْوَاحُ الْمَشَائِخِ حَاضِرَةٌ تَعْلَمُ يَكْفُرُ یعنی جس کا عقیدہ ہو کہ بزرگوں کی روحیں حاضر ہوتی ہیں اور جانتی ہیں وہ کافر ہو جاتا ہے۔ اچھا، کیوں جناب ماسٹر صاحب!

معلوم ہوا کہ ہر جمعہ کے دن کے علاوہ عید عاشورہ اور شب برات کو روحیں آتی ہیں تو انھیں ان دنوں کچھ اچھا اچھا پکا کر کھلانا چاہیے اور فاتحہ خوانوں کو کھلانا گویا لیٹر بکس میں خط ڈالنا ہے کہ اس پر جو پتہ لکھا ہے اسی کو خط پہنچ جائے گا۔ ملا صاحب کے پیٹ میں کھانا گیا اور مردے کا پیٹ بھر گیا۔ بجلی کے کرنٹ والا تار ہے جس کا ایک سرا عالم سفلی میں ہے دوسرا عالم علوی میں یہاں بٹن دبایا اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہاں گھنٹی بجی ۔ ملّا نے ڈکار لی اور مُردے کا پیٹ بھرا۔ لیکن کیوں جی اگر کسی بھوکے ملّا نے بہت سارا کھا لیا اور ہیضہ ہو گیا، بدہضمی ہو گئی۔ تخمہ ہو گیا تو مُردے کا کیا حال ہو گا؟ وہ کہاں شفا خانے تلاش کرے گا؟ خیر بہرصورت ان ہی دنوں میں روحیں آتی ہیں ان ہی دنوں میں فاتحہ دینا چاہیئے۔ پھر یہ دسویں بیسویں تیجے چالیسویں کا پنڈ تو چھوڑیئے۔ اس روایت میں ان دنوں تو روحوں کا آنا نہیں لکھا، اور یہ تو فرمائیے کہ اس روایت میں بھی فاتحہ مرّوجہ کا تو ذکر تک نہیں۔ اب کے اگر خیریت رہے تو مُردوں کی نوحہ خوانی سُن کر انھیں تلقین کر دینا کہ وہ فاتحہ مروجہ کا بھی کہہ جائیں۔ پھر آپ کسی اور صحابی کا نام لکھ کر اس میں یہ الفاظ بھی بڑھا لینا۔ پناہ بخدا! کیا بے سر پیر کی اُڑا رہے ہیں۔ مسلمانو! اللہ سے ڈرو، کیوں بچوں کی سی باتیں کہو اور کیوں صحابہ پر بہتان باندھو اور کیوں اپنے دو لقموں کے لیئے دین برباد کرو؟ یاد رکھو اگر یہ روایت ثابت بھی ہو جائے جب بھی حجت نہیں کیونکہ موتوف ہے اور یہ تو ضعیف بھی نہیں بلکہ موضوع محض گھڑنت ہے ورنہ کوئی مائی کا لال ہمیں اس کی صحت کا ثبوت دے کر انعام حاصل کرے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ روحیں جیسے لوگوں کی ہیں ویسے ہی ان کے بعد والے بھی ہیں جب ہی تو یہ بچاری فریادی ہیں کہ ہمارے یتیم بچوں کو تم نے ذلیل کر رکھا ہے۔ اور اپنا حال بیان کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ ہم تنگ قبروں میں پڑی ہیں۔ کیوں ماسٹر صاحب! تمہارا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایمان ہے کہ ولیوں نبیوں کی یہ حالت ہوتی ہے ؟ اگر یہ نہیں تو پھر انہی جیسا سمجھ کر عاشورے کے دن حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے لئے اور گیارہویں کے دن حضرت پیرانِ پیرؒ کے لئے فاتحہ گیارہویں اور کھچڑا اور ملیدہ کیوں کرتے ہو ؟ الغرض اس روایت سے بھی ماسٹر صاحب کو تو کچھ بھی فائدہ نہیں نہ اس میں مروجہ فاتحہ کا ذکر نہ اس کا طریقہ ؟ ہاں ماسٹر صاحب جو چاہیں کر دکھائیں ، اور کہہ سنائیں ؎

کیا پوچھتے ہو کیا نگہِ یار ہو گئی ✽ تلوار اس نے کر دیا تلوار ہو گئی

نویں دلیل جو دھ پوری ماسٹر صاحب نے دی ہے کہ بعد از دفن میت متوفیؒ کی بیوی نے حضورؐ کی دعوت کی آپ سب کے ساتھ گئے اور کھایا ۔ افسوس کہ جودھپوری صاحب نے یہاں بھی حق پوشی سے کام لیا ۔ اس حدیث میں یہ ذکر نہیں کہ آپ نے کھایا بلکہ یہ ہے کہ آپ نے لقمہ منہ میں رکھتے ہی دریافت حال فرما کر حکم دیا اَطْعِمِیْہِ الْاُسَارٰی اسے قیدیوں کو کھلا دو ۔ بلکہ یہ بھی اس روایت میں ہے کہ جو لقمہ آپ نے منہ میں رکھ لیا تھا اُسے بھی کھا نہیں سکے لفظ یہ ہیں یَلُوْکُ لُقْمَۃً فِیْ فِیْہِ جو لقمہ آپ نے منہ میں اٹھا لیا تھا اُسے بھی منہ میں پھیرتے رہے یعنی کھا نہیں سکے ۔ ماسٹر صاحب نے اس کے بدلے لکھ مارا کہ کھایا ۔ آخر کا جو حصہ تھا کہ آپ نے اس کھانے کو قیدیوں کو بھجوا دیا اسے بالکل نقل ہی نہ کیا تا کہ بھرم بندھا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے۔ لوگ یہ نہ سمجھ لیں کہ ایسے کھانے قیدیوں کے یعنی کافروں کے حصہ کے ہوتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس زمانہ میں قیدی کفار ہوتے تھے جو میدانِ جنگ سے اسیر کر کے لائے جاتے تھے۔ چنانچہ طیبی شرح مشکوٰۃ میں تشریح ہے کہ وَكَانُوْا كُفَّارًا وہ قیدی کافر تھے۔ دوسرے یہ کہ یہ حدیث بھی ثابت نہیں اس لئے کہ اس کے راویوں میں عاصم بن کُلیب ہیں جن کی نسبت تقریب میں ہے رُمِیَ بِالْاِرْجَاءِ یعنی ان کی طرف مرجیہ ہونے کی نسبت کی گئی ہے۔ میزان الاعتدال میں ہے کہ یہ مرجیہ تھے۔ امام ابن مدینی رحمۃ اللہ علیہ ان کی نسبت فرماتے ہیں لَا یُحْتَجُّ بِمَا انْفَرَدَ بِہٖ جو حدیث یہی بیان کریں وہ لینے کے لائق نہیں۔ پس یہ روایت بھی دراصل صحیح نہیں۔ بلکہ صحیح حدیث میں تو اس کے خلاف بلکہ بالکل برعکس ثابت ہے کہ حضرت جعفرؓ کی شہادت پر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِصْنَعُوْا لِاٰلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا الخ یعنی جعفرؓ کے گھر والوں کے لئے کھانا تیار کر کے بھیجو۔ ان پر مصیبت کا وقت ہے جس سے انھیں کھانا پکانا مشکل ہے۔ پس کہاں تو یہ حکم کہ جن کے ہاں موت ہو جائے اس کے قریبی رشتہ دار کھانا تیار کر کے اس کے ہاں بھیجیں تاکہ وہ مصیبت زدہ کھائیں پئیں۔ کہاں ان ہمارے زمانے کے مُلّاؤں کا یہ ڈھونگ کہ ادرآستین چڑھا کر آ بیٹھیں کہ چونکہ تمہارے ہاں فلاں مر گیا اس لئے لاؤ ہمارا پیٹ بھرو۔ پس آپ کی پیش کردہ حدیث صحیح نہیں اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح حدیث اس کے خلاف ہے دیکھ لیجئے اس حدیث کو امام ترمذیؒ حسن صحیح کہتے ہیں۔ اور یہ حدیث ابن ماجہ اور ابوداؤد میں بھی ہے۔ اصول حدیث کی کتابوں میں یہ توضیح موجود ہے کہ ایسے وقت ایسی حدیث کو باصطلاح محدثین شاذ مردود کہتے ہیں۔ ثقہ ثقات کی مخالفت کرے۔ جب بھی اس کی روایت شاذ ہوجاتی ہے۔ اور یہاں تو غیر ثقہ ثقات کی مخالفت کرتا ہے اس لئے یہ حدیث ہرگز قبولیت کے لائق نہیں۔ اور یہ کہ اس حدیث کو تیجے دسویں بیسویں سے کیا تعلق ؟ یہ تو موت والے دن کی ہی روایت ہے۔ پھر اسے مروجہ فاتحہ و درود سے کیا نسبت نہ اس میں فاتحہ کا ذکر ہے نہ درود کا۔ بلکہ اس حدیث سے ان کاموں کی مخالفت ثابت ہوتی ہے کیونکہ اس کھانے پر نہ تو حضورؐ نے ہاتھ اٹھائے نہ مرّوجہ فاتحہ خوانی کی اور جہاں تک بظاہر سمجھا جاسکتا ہے یہ ہے کہ وہ کھانا پہلے ہی سے گھر میں پکا رکھا تھا۔ آپ کو کہلوا بھیجا اور بے تکلف چلے آئے۔ لیکن خدا کو منظور نہ تھا کہ یہ کھانا آپ کھائیں اس لئے ایک لقمہ بھی پیٹ میں نہ جا سکا۔ چودھوری صاحب ذرا یہ تو بتائیں کہ یہ کھانا میت کے ایصال ثواب کے لئے تھا اس کی کیا دلیل ہے؟ حدیث میں تو کوئی ایسا اشارہ کنایہ بھی نہیں بلکہ بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ اتفاقیہ واقعہ تھا اس لئے کہ زمانہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں تو اسے مثل نوحے کے حرام سمجھا جاتا تھا جیسے مسند احمد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی حدیث میں ہے کُنَّا نَعُدُّ الْاِجْتِمَاعَ اِلٰی اَھْلِ الْبَیْتِ وَصُنْعَۃَ الطَّعَامِ بَعْدَ دَفْنِہٖ مِنَ النِّیَاحَۃِ یعنی میت کے دفن کے بعد اہلِ میت کے ہاں جمع ہونا اور ان کا کھانا تیار کرنا ہم نوحے میں سے سمجھتے تھے اور نوحہ کرنے والیوں پر اللہ کی لعنت ہے ملاحظہ ہو ابوداؤد۔ پس یہ دعوت میت کی طرف سے نہ تھی نہ اُسے ثواب پہنچانے کی نیت سے تھی نہ یہ کھائی گئی بلکہ کافروں کو بھجوائی گئی۔ نہ اس میں فاتحہ مروّجہ تھا نہ کچھ اور مگر ماسٹر صاحب ہیں کہ ٹھیکری کو اشرفی بتلا رہے ہیں اور یہ سب کیوں؟ ترلقمے کی خاطر ؎

اچھا نہ کبھی ہوتے اس آزار کو دیکھا ۔ دم توڑتے ہر عشق کے بیمار کو دیکھا

یہ سب کچھ جواب تو اس بنا پر تھا کہ ماسٹر صاحب کی نقل کا اور ان کی سمجھ کا اعتبار کرلیا جائے ورنہ دراصل ابوداؤد میں یہ حدیث اس طرح ہے ہی نہیں وہاں تو یہ الفاظ ہیں فَلَمَّا رَجَعَ اسْتَقْبَلَہٗ دَاعِیْ امْرَأَۃٍ یعنی جب آپ جنازے سے واپس لوٹے تو کسی عورت کی طرف سے بلانے والا آپ کے سامنے آیا۔ اس کا یہ ترجمہ کرنا کہ مُردے کی بیوی نے آدمی بھیجا محض غلط ہے اِمْرَأَۃٌ نکرہ ہے اُسے معرفہ بنانا محض بے علمی ہے اور عقلاً بھی یہ محال ہے کہ ایک عورت جس کا خاوند مرگیا ہو وہ بکریاں خریدتی پھرے اور پکوائے اور روٹی تیار کرے اور دفن تک تمام انتظام تیار کرلے اور کھانا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سامنے رکھ دے۔ صاحبِ مشکوٰۃ نے اسے ابوداؤد سے نقل کی ہے گو مشکوٰۃ میں اِمْرَأَتِہٖ کا لفظ ہے لیکن اصل یعنی ابوداؤد میں یہ لفظ نہیں۔ پس سرے سے یہی غلط ہے کہ یہ دعوت مرحوم کی بیوی نے کی تھی۔ بلکہ یہ دعوت کسی اور عورت کی طرف سے تھی فَتَنَبَّہٗ۔ اس عورت نے آپ کی دعوت کا سامان تیار کیا تھا۔ اتفاق سے کسی کی موت میں آپ چلے گئے۔ اس نے جو بلاوا بھیجا تو آپ جنازے میں گئے ہوئے تھے قاصد ڈھونڈھتا ہوا وہیں چلا راہ میں اتفاق سے آپ مل گئے۔ پس دعوت کرنے والی اور عورت، اور خاوند کسی اور عورت کا مرا تھا اور اسی حدیث میں ہے کہ بکری کی خریداری کے لئے آدمی بھیجا مگر ملی نہیں اِدھر اُدھر دریافت کیا ملی نہیں، ایک جگہ ملی لیکن وہاں مالک نہ تھا۔ مالک کی بے اجازت لائی گئی۔ اب سمجھ لیجئے کہ جس عورت کا خاوند مرگیا ہو وہ اتنے جھگڑوں میں کیسے پڑتی ہے؟ پھر بکری آتی ہے ذبح ہوتی ہے گوشت بنتا ہے پکتا ہے روٹی تیار ہوتی ہے اور قبرستان ہی آدمی بھیجا جاتا ہے کہ چلئے کھا لیجئے۔ نہیں واقعہ یوں نہیں بلکہ یوں ہے کہ کسی عورت کے ہاں آپ کی دعوت تھی۔ اتفاق سے یہ صحابی انتقال کر گئے اس عورت نے دعوت کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بلوا بھیجا۔ آدمی یہ معلوم کر کے کہ آپ کسی جنازے میں گئے ہیں وہیں پہنچا۔ پس یہ قصہ ہی میت والے گھر کا نہیں۔ حدیثوں کا مطلب اہلحدیث سے سیکھو ؏

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مزہ گر چاہو بارش کا میری آنکھوں میں آ بیٹھو ٭ سیاہی ہے سفیدی ہے شفق ہے ابر باراں ہے

دی ہے کہ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللہُ جنت کی کنجی ہے

دسویں دلیل

اور اگر ایک لاکھ بار اسے میت کی طرف سے پڑھا جائے تو میت عذاب سے چھوٹ جاتی ہے یا درجے بلند ہوتے ہیں ـــــ

میں کہتا ہوں یہ بھی آپ کی گھڑنت ہے ۔ لاؤ کسی صحیح حدیث میں اس کا ایک لاکھ بار میت کی طرف سے پڑھنا ثابت تو کر دو ۔ رہا کنجی جنت کی ہونا تو لَاحَوْلَ وَلَا الخ عرش تلے کا خزانہ ہے پھر اسے کیوں چھوڑ دیا ؟ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نیکی کی ترازو کو پُر کر دیتا ہے پھر اسے کیوں ترک کر دیا گیا ؟ سنئے ! لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کی فضیلت کی بحث نہیں ۔ بحث یہ ہے کہ اوقات مقرر کر کے مقررہ وظائف کا مقررہ طریقوں سے پڑھنا جائز ہے یا نہیں ؟ سینکڑوں اموات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوئیں کسی کے ہاں تیسرے دن جمع ہو کر یہ افعال کیے گئے ؟ اگر کیے گئے ہیں تو ثابت کرو ۔ ہم تمہارے ساتھ ہیں ۔ ورنہ بدعتیں نکال کر اپنے اور دوسروں کے ایمان کا ستیاناس نہ کرو ۔ بلکہ اس طرح کے اذکار و اجتماع کو صحابہؓ نے بدعت بتایا ہے اور ایسوں کے بُرے خاتمہ کی پیشگوئی کی ہے ۔ چنانچہ دارمی شریف میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے ثابت ہے جو روایت گذر چکی پس ے

مسلک سنت پہ سالک چلا جا بے دھڑک : جنت الفردوس کو سیدھی گئی ہے یہ سڑک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گیارہویں اور بارہویں دلیل

آپ نے دی ہے مولانا شاہ عبدالعزیزؒ کی تحریر جناب من اہلحدیثوں کے سامنے جو آپ کی تحریر اور فتویٰ کا وزن ہے وہی وزن بڑے سے بڑے امتی کے فتوے اور تحریر کا ہے جبکہ وہ بے ثبوت ہو یا خلافِ دلیل ہو۔ نام گنوا دینے سے دلیلوں کے نمبر بڑھ نہیں جاتے بلکہ معلوم ہوجاتا ہے کہ ترکش خالی ہوچکا تعزیہ داری کے مولانا کے فتوے میں سے آپ نے اسی عبارت کو مانا۔ کیا باقی سے آپ کفر کرتے ہیں؟ اگر نہیں تو مولانا اپنے اس فتوے میں لکھتے ہیں "تعزیہ داری جو عشرۂ محرم میں معمول ہے اور بنانا ضرائح وصورتِ قبور وغیرہ کا درست نہیں" بلکہ مولانا اسے بدعت لکھتے ہیں اس کے کرنے والوں کو لعنتی لکھتے ہیں، تعزیوں کو توڑ دینے کا فتویٰ دیتے ہیں، خود اس فتوے کے نقل کرنے میں بھی آپ نے خیانت کی چنانچہ اس کے یہ الفاظ نقل نہیں کیے "بلکہ اصلی قبروں کے پاس رکھنا بھی" اس لئے کہ تعزیئے تو سال بھر میں ایک ہی دفعہ آتے ہیں لیکن قبروں کے چڑھاوے فاتحہ خوانوں کو روزمرّہ مل سکتے ہیں۔ اور شاہ صاحب اس میں بھی کراہت بتلاتے ہیں تو آپ اس جملہ کو پہلے ہی کھا گئے تاکہ قبروں کی جھوٹن کھانے میں آسانی ہوجائے۔ شاہ عبدالعزیز صاحبؒ کھلے لفظوں میں جو ان امور کی بابت لکھتے ہیں ہم اسے بھی جو دھوری کانوں تک پہنچا دیتے ہیں۔ یہ سمجھ کر کہ ہماری نہیں تو شاہ صاحب کی یہ مانیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنئے! اسی فتاویٰ عزیزی جلد اول صفحہ ۱۵۹ میں ہے "انسان کو اختیار ہے کہ اپنے عمل کا ثواب بزرگوں کو پہنچا دے۔ لیکن اس کام کے لئے کوئی وقت اور دن اور مہینہ مقرر کرنا بدعت ہے" کیوں ماسٹر صاحب! تمہاری سب کی کرائی کرکری ہوگئی یا نہیں؟ امید کہ اب آپ مولانا کے اس فتوے کو سامنے رکھتے ہوئے تیجے دسویں بیسویں وغیرہ سے توبہ کرلیں گے اور یہی مطلب آپ کی بارہویں دلیل کی عبارت کا بھی ہے کہ کوئی دن مقرر نہ ہو چنانچہ خود تمہارے نقل کردہ الفاظ یہ ہیں "غرض جب توفیق ہو" اور ہمیں تو آپ کی نقل کردہ یہ عبارت ملی بھی نہیں۔ اور نہ ہم نے اس کی جستجو ضروری سمجھی ہے

نہ ہم سمجھے نہ تم آئے کہیں سے ✽ پسینہ پوچھئے اپنی جبیں سے

تیرھویں دلیل

دی ہے کہ دُرِّ مختار میں حدیث ہے کہ گیارہ مرتبہ قل پڑھ کر مُردوں کو بخشنے تو اتنا اتنا ثواب ہوتا ہے۔ میں کہتا ہوں دُرِّ مختار کوئی حدیث کی کتاب نہیں۔ بتلاؤ یہ حدیث حدیث کی کس کتاب میں ہے؟ پھر صحت ثابت کرو۔ لیکن ہماری پیشگوئی ہے کہ تم ایک تو کیا تمہارے سب طرفدار مل کر پوری عمر میں اسے صحت کے ساتھ ثابت نہیں کر سکتے پھر اسی کے ساتھ جو دو روایتیں آپ نے بیان کی ہیں یعنی سورہ تکاثر وغیرہ پڑھنے کی اور سورہ یٰس پڑھنے کی یہ تو آپ کا محض

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سفید جھوٹ ہے۔ درِ مختار میں سے ہی نکال کر دکھا دو۔ لیکن قیامت تک نہیں دکھا سکتے۔ درّ مختار ہمارے پاس موجود ہے البتہ پہلی روایت تو اس میں ہے لیکن یہ دونوں روایتیں تو اس میں ہیں ہی نہیں اتنا جھوٹ؟ غضب خدا کا ایک کو تین کرنا تو نصرانیوں کا کام تھا آپ کو تو اس سے الگ رہنا چاہیے لیکن دیگ کے شوق میں یہ سب کچھ بے بسی کی حرکتیں ہو رہی ہیں اللہ ہم پر رحم کرے۔ اور پھر اسے بھی فاتحہ اور سوم چہلم سے تو کوئی دور کا تعلق بھی نہیں۔ اور کیوں جناب ماسٹر صاحب! یہ آپ نے امام ابو حنیفہؒ کی تقلید کب سے اور کیوں چھوڑی؟ سنو! تمہارے مذہب کی معتبر کتاب مراقی الفلاح کی شرح مطبوعہ مصر صفحہ ۳۶۳ میں ہے قال الامام تکرہ لان اھلھا جیفۃ ولم یصح فیھا شی عندہ عنہ صلے اللہ علیہ وسلم۔

یعنی امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں کہ قبر پر قرآن پڑھنا مکروہ ہے کیونکہ قبر والے سڑ گل گئے اور حضورؐ سے کوئی حدیث اس بارے میں صحیح وارد نہیں۔" اس سے دو باتیں معلوم ہوئیں ایک تو یہ کہ قبرستان اور قبروں کے سامنے قرآن پڑھنا امام صاحب مکروہ جانتے تھے۔ دوسرے یہ کہ جو کام حدیث صحیح سے ثابت نہ ہو وہ مکروہ ہے۔ پھر جو لوگ اس کے برخلاف قبرستان میں قرآن پڑھنے کے قائل ہیں وہ امام صاحب کے مخالف ہیں۔ اور جو تیجے دسویں فلتیجے کرتے ہیں، وہ بھی آپ کے مخالف ہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت نہیں۔ اب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھتے ہیں کہ ماسٹر امام صاحب کی مانتے ہیں یا اپنے پیٹ کی پوجا کرتے ہیں؟

ہاں ماسٹر صاحب یہ یاد رہے کہ فقہار کی وارد کی ہوئی حدیثوں کا کوئی اعتبار نہیں۔ سنئے! آپ کے مذہب کے ستون ملا علی قاری موضوعات کبیر مطبوعہ مصر ص۵۵ میں لکھتے ہیں لَا عِبْرَةَ بِنَقْلِ النِّهَايَةِ وَلَا بَقِيَّةِ شُرَّاحِ الْهِدَايَةِ فَإِنَّهُمْ لَيْسُوْا مُحَدِّثِيْنَ ۔ یعنی ان فقہا کا نقل حدیث میں کوئی اعتبار نہیں کیونکہ یہ محدّث نہیں ہیں ؎

قدرِ جوہر شاہ بداند یا بداند جوہری ٭ قدرِ گل بلبل بداند یا بداند عنبری

چودھویں دلیل

آپ نے دی ہے حضرت ابراہیم کے تیجا ہونے کی۔ ہم خدا کو گواہ کرتے ہیں کہ اگر یہ روایت ثابت ہو جائے تو ہم آج ہی توبہ کرلیں گے۔ خدا سے ڈرو اور چند ٹکوں اور چند ٹکڑوں کی خاطر ایمان فروشی نہ کرو۔

اوزجندی کے حوالہ سے یہ روایت تیجے اور فاتحہ کے ثبوت میں اس رسالے میں درج کی گئی ہے۔ ہم اس بارے میں حنفی مذہب کے علمار کی تحقیق درج کرتے ہیں اور خدائے تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اپنے بندوں کو بدعتوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

فتاویٰ رشیدیہ جلد اول مطبوعہ ہندوستان پرنٹنگ ورکس دہلی کے ص۱۳۵ میں ہے۔ استفتا :- در کتاب اوزجندی کہ از ملا علی قاری ست روایت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

است قَالَ کَانَ الْیَوْمُ الثَّالِثُ عَنْ وَفَاتِ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَآءَ اَبُوْذَرٍ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَعَہٗ تَمْرَۃٌ یَابِسَۃٌ وَلَبَنُ النَّاقَۃِ وَخُبْزُ الشَّعِیْرِ فَوَضَعَھَا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْفَاتِحَۃَ مَرَّۃً وَسُوْرَۃَ الْاِخْلَاصِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَقَرَأَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ اَنْتَ لَھَا وَھُوَ لَھَا اَھْلٌ فَرَفَعَ یَدَیْہِ وَمَسَحَ وَجْھَہٗ فَاَمَرَ بِاَبِیْ ذَرٍّ اَنْ تَقْسِمَھَا وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَوَابُ ھٰذَا الْاَطْعِمَۃِ لِابْنِیْ اِبْرَاھِیْمَ فَقَطُ۔ ترجمہ کتاب اوزجندی جو تصنیف ملا علی قاریؒ سے ہے روایت ہے کہا تھا دن تیسرا وفات حضرت ابراہیم بن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ آئے حضرت ابوذرؓ صحابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھجوریں اور دودھ اونٹنی کا اور روٹی جو کی لے کر پس رکھا اُس کو پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تو پڑھی نبی علیہ السلام نے ایک مرتبہ سورۃ فاتحہ اور تین مرتبہ سورۃ قل ھو اللہ احد اور پڑھا درود شریف پس اٹھائے ہاتھ اور منہ پر پھیرا ہاتھوں کو پس فرمایا واسطے ابوذرؓ کے کہ اس کو تقسیم کر دے اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ثواب اس کھانے کا واسطے بیٹے میرے ابراہیم کے ہے (یہ ترجمہ بھی اسی کتاب کے اسی صفحہ کے حاشیہ پر ہے) صحت نام کتاب اور روایت کی اس میں ہے یا نہیں یا اور کسی کتاب میں ہے؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب ھوالمصوب :- نہ کتاب اوزجندی از تصانیف ملا علی قاری است و نہ روایت مذکور صحیح و معتبر است بلکہ موضوع است و باطل برآں اعتماد نشاید در کتب حدیث نشانے ازیں چنیں روایت یافتہ نمی شود (یعنی اولاً تو یہی غلط ہے کہ کتاب اوزجندی ملا علی قاری کی تصنیف ہو۔ ثانیاً یہ روایت بھی صحیح اور معتبر نہیں ہے بلکہ موضوع اور باطل ہے اس پر اعتماد نہ کرنا چاہیئے۔ اس جیسی روایتوں کا نام و نشان بھی حدیث کی کتابوں میں نہیں پایا جاتا)

حررہ الراجی عفو ربہ القوی ابوالحسنات محمد عبدالحی تجاوز اللہ عن ذنبہ الجلی و الخفی (ابوالحسنات محمد عبدالحی)

الجواب یہ حدیث وضعی ہے اور بنانے والا اس کا کاذب اور مفتری ہے اور اوزجندی کوئی کتاب ملا علی قاری رحمہ اللہ کی تصنیف سے نہیں ہے انتہیٰ۔

محمد صدرالدین ۱۲۳۰ بہادر صدر — دہلوی

فقیر خواجہ ضیاء الدین ۱۲۶۱ — دہلوی

محمد قطب الدین ۱۲۷۴ — شاگرد مولانا اسحٰق صاحب دہلوی مؤلف مظاہر حق شرح مشکوٰہ

محمد بشیر ونذیر آمدہ ۱۲۶۷ — قنوجی

سید محبوب علی جعفری دہلوی

اللہ بس اللہ ۱۲۶۵ حسبنا دہلوی حفیظ

سید محمد نذیر حسین — محدث دہلوی

زشرف سید کونین شد شریف حسین ۱۲۹۳

نوازش علی ۱۲۶۰

ھوالخالق الخیر — دہلوی

محمد غلام اکبر خان محمدی سنی ۱۲۸۹ — دہلوی

رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۶۵ — دہلوی

محمد تقی خاں — دہلوی

محمد عبدالرب ۱۲۶۷ — دہلوی

اللہ محمد عبد — دہلوی

سید احمد حسین ۱۲۸۹ — دہلوی

ابوالحسن دہلوی ۱۲۸۹

محمد عبدالحکیم دہلوی

محمد منظور علی یوسفی دہلوی ۱۲۸۳

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سید رحمت علی خاں
نے
عدالت العالیہ سلطانی
مفتی
سراج العلماء ضیاء الفقہاء
مفتی بادشاہی

عبدہ محمد یوسف
دہلوی

منصور علیخاں ابن احمد حسن خاں
دہلوی

مواہیر علمائے پانی پت

مواہیر علمائے مقیم دوجانہ

محمد عبدالرحمن

رحیم است بخشندہ عاصیاں
۱۲۹۰

۱۲۹۳
محمد عبدالرحیم

۱۲۸۳
محمد امام الدین محمدی

مواہیر علمائے مراد آباد

محدث امروہوی
محمد عالم علی
شاگرد مولوی محمد اسحٰق صاحب محدث دہلوی

محمد قاسم علی
صاحبزادہ مولوی عالم علی صاحب

۱۲۹۱
محمد رمضان نقشبندی

رحمت علی

محمد نور عفی عنہ

الجواب صحیح ۔ اور واضح اس کا ملعون ہے کہ فخر عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تہمت کرتا ہے۔ فقط رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

رشید احمد

اسی کتاب یعنی فتاوی رشیدیہ جلد اول کے صفحہ ۱۳۷ پر ہے:

استفتا:۔ ہم نے ہدیۃ الحرمین میں دیکھا ہے کہ حضرتؐ نے اپنے بیٹے ابراہیمؑ کے سیوم و دسواں و بیسواں و چہلم وغیرہ میں چھوارے پر فاتحہ دیا اور اصحابوں کو کھلایا۔ پس فی زماننا لوگ پھول پان وغیرہ کرنے سے چہلم و سویم دسویں بیسویں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یں مانع ہوتے ہیں کیسا ہے ؟

جواب ہوالمصوب ۔ یہ قصہ جو ہدیۃ الحرمین میں لکھا ہے محض غلط ہے کتب معتبرہ میں اس کا نشان نہیں ۔ واللہ اعلم حررہ الراجی عفور بہ القوی ابوالحسنات محمد عبدالحی تجاوز اللہ عن ذنبہ الجلی والخفی

مندرجہ بالا مضمون کو پھر دیکھ جائیے حنفی مذہب کے چوٹی کے مشہور تینتیس ۳۳ علماء کی تحریری شہادت موجود ہے کہ اوزجندی کتاب بھی نامعتبر، یہ روایت بھی من گھڑت اور یہ سب امور خود تراشیدہ ہیں ۔ فالحمد للہ ۔ ذرا تو غور کیجئے کچھ تو تحقیق سے کام لیجئے ۔ یا ہماری اس تحریر کو ہی غور سے پڑھ کر اپنی اصلاح کیجئے ۔ ؎

زیرِ دیوار ذرا جھانک کے تم دیکھ تو لو ؛ ناتواں کرتے ہیں دل تھام کے آہیں کیونکر

نہیں قیس و فرہاد کی داستاں یہ ؛ سنو دل لگا کر نصیحت ہماری

ظاہری قباحت

مسلمان دوستو! کبھی آپ نے ان رسموں کی خرابی اور ظاہری نقصان پر بھی نگاہ ڈالی ۔ آہ! کیسا دل کھرچنے والا سین ہوتا ہے کہ ایک مسکین مسلمان کے گھر میت ہوئی ہے ۔ گھر والوں کے دل اکھڑے ہوئے ہیں ۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ انھیں حاضری کی روٹی کی اور اس کی دعوت پہنچانے کی فکر ہے خیال ہے کہ ایسا نہ ہو کوئی رہ جائے اور شکایت کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موقع ملے۔ ایک مسکین مسلمان مرا ہے۔ جس کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں، جو اب یتیمی کے ایام بسر کرنے کے لیئے رہ گئے ہیں۔ جس کی ایک بڑھیا بیوی ہے جو دکھ سہنے اور ماتھے پر ہاتھ رکھ کر اپنی دکھیا زندگی کے دن پورے کرنے کو بچ رہی ہے۔ مرنے والے کا کچھ گھر کا اسباب ہے ایک چھوٹا سا جھونپڑا ہے۔ سو پچاس نقد چھوڑ مرا ہے۔ حاضری کی روٹی جمعرات چاندرات کے فاتحے میں ہی یہ نقد رقم تو برابر ہو گئی۔ تیجے کے لیئے برادری کے چودھری تیاریاں کرنے لگے۔ مُلا صاحب نے روایتیں سنانی شروع کیں۔ بڑھیا کو دبایا یتیم تو بے زبان ہیں ہی گھر کا سامان اسباب بچا کھچا جو کچھ تھا برابر کیا۔ آہ! مالدار بڑے بڑے ذی عزت لوگ ان یتیموں کا مالِ ناحق کھانے کو آبیٹھے۔ خوب گلچھرے اڑائے چلدیئے۔ مُلاجی نے کھایا حصّہ لیا اور واپس لوٹے۔ ان یتیم بچوں کے پر پہلے ہی نوچ لیئے گئے تھے آج پیر توڑ دیئے گئے۔ کچھ ہی دن گذرے ہوں گے جو چالیسویں کی تیاریاں شروع ہوئیں۔ آج کا دن وہ دن ہے جو ان یتیم بچوں کے ہاتھ میں بھیک کا کٹورا دے دیا جائے گا۔ جو اس دکھیا رانڈ کو بے شرم بنا کر بھیک مانگنے کے لیئے اور اپنی باقی زندگی کو کسی کے ٹکڑوں پر گذارنے کے لیئے چھوڑ جائے گا۔ گھر گردی رکھا گیا۔ چالیسواں دھوم سے ہوا۔ سیٹھ ساہوکار۔ شیخ جی، حاجی جی، حافظ جی مولوی جی مُلاجی آس پاس کے دور دراز کے جمع ہو گئے۔ خوب مزے کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریب ہوئی۔ یتیموں کا مال ان سب پیٹ بھروں نے کھایا اور مونچھوں پر تاؤ دیتے ہوئے رخصت ہوئے۔ کوئی ان سے پوچھے تو سہی کہ اوّلاً تو خداواسطے کی چیزیں آپ مالداروں کا حق کیا؟ دوسرے یتیموں کا مال آپ نے کھایا، کھانا نہیں کھایا بلکہ دوزخ کے انگارے جمع کئے ہیں۔ قرآن فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِھِمْ نَارًا وَّسَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا ۝ جو لوگ یتیموں کا مال ظلم سے کھا جاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں اور بھڑکتی ہوئی آگ میں وہ عنقریب جائیں گے"۔ آپ کا جب کوئی حق نہ تھا اور آپ نے اُن یتیموں کا مال کھایا یہی ظلماً کھانا ہے۔ الغرض مکان کسی بنیئے کے پاس سود میں رہا۔ سود کا گناہ الگ چڑھتا رہا۔ اب بھلا یہ بچے کیا چھڑائیں گے اگر زمانے کی سخت ہوائیں جھیل گئے اور بے شرمی کی زندگی نے ساتھ نہ چھوڑا تو مونچھوں کے ڈورے پھوٹتے ہی بنئے کا نوٹس پہنچا۔ گھبراتے ہوئے حساب کرنے کو نکلے تو سود در سود جوڑ جاڑ کر بنئے نے پانچ سو کے پانچ ہزار انبار کیے ہیں۔ مکان کو انکوایا تو کوئی دو ڈھائی ہزار سے بڑھتی دینے والا نہیں بنئے کے قدموں میں گرے دو چار کو سفارش میں لے گئے۔ آخر یہ طے ہوا کہ مکان لالہ صاحب کے نام کر دیا جائے اور چپ خاموش ہو کر نیچے دسویں کھانے والوں کی جانوں کو دعا کر کے بیٹھ رہیں۔ اور اگر لالہ درتن گئے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو مکان کا مکان ہتھیا لیا اور قرض کا قرض باقی رہا۔ یتیم بچے بالغ نہیں ہونے پائے تھے جو اُن کی روح سکھا دی گئی اور ٹھینگا دبا دیا گیا۔ مسلمانو! سوچو للہ سوچو۔ ہم تمہیں خطرناک مصیبتوں سے بچانے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ ہم تمہیں تمہارا عبرت ناک انجام دکھا رہے ہیں۔ مذہب کے نام پر دیوالیے نہ بنو۔ دین کی باتوں کو سوچو۔ باجے بجا کر افلاس کو نہ بلاؤ۔ دعوت کھلا کھلا کر فقیری کو سر پر نہ چڑھاؤ۔ ہاتھ اُٹھا اُٹھا کر خدا کے عذابوں کے سامنے نہ آؤ۔ خود غرض مولویوں اور پیٹو ملّانوں سے بچو۔ خدا کی، اس کے رسول ؐ کی مانو۔ خیر خواہ اور بدخواہ میں فرق کرنا سیکھو۔ ہمارے پیغام پر غور کرو ؎

با قصہ نوشتیم بہ سلطاں کہ رساند؟ جاں سوختہ کردیم بہ جاناں کہ رساند؟

خاتمہ

میں نے ماسٹر صاحب جودھپوری کی وارد کردہ تمام دلائل پر تبصرہ کر کے یہ ثابت کر دیا ہے کہ ان میں سے ایک بھی دراصل دلیل نہیں۔ نیز قرآن حدیث اقوال ائمہ وغیرہ سے اور خصوصاً کتب فقہ احناف سے بدعات میت کی بخوبی تردید کی ہے۔ دینی اور دنیوی نقصانات اس کے ناظرین پر واضح کر دیئے ہیں اور پوری تفصیل سے اس بحث کو اس حد تک پہنچا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا ہے کہ طالب حق کسی اُلجھن میں نہ رہے۔ اب میں سپردِ خدا کر کے اس رسالہ کو ختم کرتا ہوں دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حق کے قبول کرنے کی جرأت اور اس پر عمل کرنے کی ہدایت بخشے اور خدا کرے ہمارے بھائی اس سے نصیحت حاصل کریں

اس کا شیدا ہوں کہ جس کو نہ خبر تک پہنچے ٭ معجزہ ہو جو میری آہ اثر تک پہنچے

تتمّہ

مولانا شاہ محمد اسحٰق صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نواسے اور جانشین تھے۔ جن کو جملہ احنافِ ہند اپنا پیشوا سمجھتے ہیں۔ اور فی الواقع ان کے علم و فضل میں شبہ کبھی نہیں۔ آپ نے چالیس سوالات کے جواب میں ایک مستقل رسالہ لکھا ہے جس کا اردو ترجمہ بھی چھپ چکا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اُس میں سے ان امور کے متعلق جو ہمارے رسالے سے تعلق رکھتے ہیں ...... جو کچھ مولانا نے لکھا ہے نقل کر دوں۔ کیا عجب کہ حق جلّ شانہٗ اسی سے ہمارے بھائیوں کو ہدایت دے۔ خیال رہے کہ جو کچھ آپ نے لکھا ہے اس میں فقہ حنفیہ کی معتبر کتابوں کے بہت سے حوالے بھی دیئے ہیں اور خود بھی حنفی ہیں۔ چنانچہ آپ اپنے رسالہ رفاہ المسلمین مطبوعہ مطبع جوہر ہند دہلی کے صفحہ ۵ پر لکھتے ہیں "تیسرے دن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حافظوں اور قاریوں کو تمام کلام اللہ یا کوئی سورت پڑھوانے کو جمع کرنا مکروہ ہے۔ نصاب الاحتساب میں لکھا ہے کہ قرآن شریف کا بلند آواز سے جماعت کے ساتھ پڑھنا جس کو سیپارہ خوانی کہتے ہیں مکروہ ہے ...... اور تیجہ اور دسواں وغیرہ مقرر کرنا اور ان دنوں میں کھانا پکانا اور قرآن پڑھ کر اہل میت سے دعوت لینا مکروہ ہے۔ فتاویٰ بزازیہ میں لکھا ہے کہ پہلے اور تیسرے دن یا ہفتے کے بعد کھانا تیار کرنا اور موسم کے دنوں میں قبر کے پاس کھانا یا شیرینی لے جانا اور قرآن پڑھ کر دعوت لینا اور صالحوں اور قاریوں کو تمام کلام اللہ یا سورۂ انعام یا سورۂ اخلاص پڑھوانے کو جمع کرنا مکروہ ہے اور اہلِ مصیبت سے ضیافت لینا ہی مکروہ ہے اس لئے کہ ضیافت لینا شادی میں چاہیئے غمی میں نہیں چاہیئے کہ بدعت قبیحہ ہے۔ اسی طرح مستملی شرح مُنیۃ المصلی اور فتح القدیر میں لکھا ہے کہ اہلِ مصیبت سے ضیافت لینا بدعت قبیحہ ہے کیونکہ یہ بات شادیوں میں مشروع ہے نہ کہ ماتموں میں، اور نوادر الفتاویٰ میں آیا ہے کہ جو کھانا مُردے کے تیسرے دن یا ساتویں دن یا چہلم کو یا برسی کو تیار کریں وہ کھانا علماء اور فضلاء کو کھانا مکروہ ہے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مُردے کا کھانا دل کو مردہ کرتا ہے اور مریض کا کھانا دل کو مریض کرتا ہے اور نوادر الشام میں لکھا ہے کہ جو کھانا مُردوں کی روح کے واسطے تیار کیا ہو اس کا قبول کرنا مکروہ ہے اور یہی مضمون فتاویٰ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فراحانی میں بلکہ سب معتبر فتاووں میں غرب سے شرق تک مندرج اور مملو ہے .....

یہ جو اس ملک میں بدرسم ہے کہ طعام وغیرہ سامنے رکھ کر دونوں ہاتھ اٹھا کر سورۃ فاتحہ وغیرہ بطور رواج اس دیار کے پڑھتے ہیں سو یہ طریق اور دستور علمائے سلف سے منقول نہیں بلکہ حرمین شریفین میں آج تک کوئی اہلِ فضل و کمال جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد شریف سے اب تک اُسی دیارِ پُرانوار پر رہتے آتے ہیں طعام یا شیرینی پر کھا چکنے سے پہلے اس فاتحہ مروجہ مذکورہ کے طریق سے واقف بھی نہیں۔ اس ملک ہندوستان میں رواج ہے کہ جب کبھی کسی بزرگ یا کسی اور میت کے واسطے کھانا یا شیرینی وغیرہ کا ثواب پہنچانا منظور ہوتا ہے تو پہلے اکثر امیروں اور اپنی برادری کے لوگوں کو بلا کر وہ کھانا اور شیرینی وغیرہ ان کے روبرو رکھ دیتے ہیں پھر گھڑی دو گھڑی تک یا کم و بیش اس کھانے اور شیرینی پر فاتحہ مصطلحہ مروّجہ اس ملک کی پڑھتے ہیں بعد اس کے وہ کھانا وغیرہ اُن لوگوں کو کھلاتے ہیں یعنی جب تک کہ فاتحہ مذکورہ بتمامہا عمل میں نہ آئے اس وقت تک وہ کھانا اور شیرینی وغیرہ کسی کو دینا اور کھلانا اس میں کسی طور پر تصرف کرنا رَوا نہیں جانتے اور یہ بات اور عادت اوپر کی حدیثوں اور روایتوں کے صریح خلاف ہے'' آگے اور بھی اسی کے متعلق اسی طرح بہت کچھ لکھا ہے امید کہ مسلمان اس بدعت و اسراف اور خلاف شرع رسم و رواج سے بچیں گے۔ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔ والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین محمد
وآلہ واصحابہ اجمعین ٥ محمد بن ابراہیم میمن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ
وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللّٰهِ إِلَّا الْحَقَّ
"اے عالمو! دینِ خدا میں غلو اور زیادتی نہ کرو خدائے تعالیٰ کے ذمہ سوائے حق بات کے اور کچھ نہ کہو"

سلامِ محمدی

رسالہ صلوٰۃ وسلام
مولفہ صوفی ابو الخیر احمد علی صاحب دکنی کا بہترین محقق جواب

مصنّفہ
خطیب الہند علامہ محمد بن ابراہیم میمن محدث جوناگڑھی

ناشر
مکتبہ محمدیہ چک ۱۹ بھٹیاں والا چیچہ وطنی ضلع ساہیوال
7-R

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَمَّا بَعْدُ

وجہِ تصنیف

مشہر آباد حیدرآباد دکن کی مسجد کلاں کے نونامور پیش امام صاحب مولوی نظام الدین صاحب نے بعد از نماز صبح فاتحہ مروجہ پڑھنا اور بعد نماز مغرب گوشۂ شمال و مغرب کی جانب مؤدب ایستادہ ہوکر صلوٰۃ وسلام اختراع بصیغۂ حاضر پڑھنا شروع کیا۔ تو میں نے مولوی صاحب سے اس چیز کا تحریری ثبوت طلب کیا۔ میرا یہ سوال بعض احباب نے مولوی حسام الدین صاحب کے سامنے بھی پیش کیا۔ مگر میری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی جبکہ دونوں حضرات نے میرے سوال کا تحریری جواب دینے سے صاف انکار کیا۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ قرآن کریم کی اس آیت مبارکہ کا مطلب ان حضرات کے نزدیک کیا ہوگا جس میں فرمان عالیشان ہے۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ وَالْھُدٰی مِنْۢ بَعْدِ مَا بَیَّنّٰہُ لِلنَّاسِ فِی الْکِتٰبِ اُولٰٓئِکَ یَلْعَنُھُمُ اللّٰہُ وَ یَلْعَنُھُمُ اللّٰعِنُوْنَ ۝ یعنی ہماری اتاری ہوئی دلیلیں اور ہدایتیں جو ہماری کتاب میں ہیں انھیں جو لوگ چھپا لیتے ہیں ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اور ان کی بھی جو لعنت بھیجنے والے ہیں۔" چونکہ اس خصوصی طریقہ صلوٰۃ وسلام پر پیش امام صاحب کے ہاتھ میں ایک رسالہ بنام صلوٰۃ وسلام ہے اور وہ رسالہ مجھے بھی پہونچایا گیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ لہذا میں نے وہ رسالہ محترم مولانا محمد صاحب ایڈیٹر اخبار محمدی دہلی کے پاس بھیج دیا۔ مروجہ فاتحہ کی نسبت تو مولانا الکرم کا ایک مفید ترین رسالہ بنام درود محمدی ہماری انجمن میں مطبوعہ موجود ہے جس میں اس مسئلہ کی کوئی شق تشنہ لب نہیں چھوڑی۔ فالحمد للہ۔ رہا یہ نیا طریقہ صلوٰۃ وسلام۔ سو میں حضرت ممدوح کا نہایت شکر گذار ہوں کہ آپ نے اس کا بھی جواب لکھ دیا جو ناظرین کلام کے سامنے پیش ہے۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ

العارض محمد محسن علی معتمد انجمن اہلحدیث مشیر آباد دکن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حمد و ثنا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط اَحْمَدُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَاُكَبِّرُهٗ تَكْبِيْرًا ط وَاُصَلِّيْ وَاُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط **اَمَّا بَعْدُ**

انجمن اہلِ حدیث مشیر آباد حیدر آباد دکن نے ایک رسالہ بنام **صلوٰۃ وسلام** بغرض جواب دفتر میں بھیجا۔ اس کا جواب ہدیۂ ناظرین ہے۔

وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ لِلسَّدَادِ وَالصَّوَابِ ط وَاِلَيْهِ الْمَرْجِعُ وَالْمَاٰبُ ط

بڑھا چڑھا دعویٰ ۔ رسالہ صلوٰۃ وسلام کے ٹائیٹل پیج پر یہ فقرہ لکھا ہے اَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ ہم نہیں سمجھ سکے کہ یہ انانیت کے دعویدار کون بزرگ ہیں؟ ٹائیٹل پیج پر دو نام ہیں اعظم علی صاحب اور احمد علی صاحب، نہ معلوم یہ دعویٰ کن کا ہے؟ کہ "میں علم کا شہر ہوں" خیر ہم تو اسے صوفیت کا ایک نعرۂ مستانہ سمجھتے ہیں خواہ وہ دونوں صاحب کی طرف سے ہو یا ان دونوں میں سے ایک کی طرف سے۔ ہاں اگر اس سے اشارہ کسی روایت کی طرف ہے تو ہم واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روایت جس کا یہ جملہ ہے یہ سند صحیح ثابت نہیں اور نہ اس سے صاحب رسالہ کے مقصد پر کوئی روشنی پڑتی ہے نہ یہ اُن کی کوئی دلیل ہے۔

اختراعی طریقہ۔ صاحب رسالہ کا مقصود صرف یہ ہے کہ انھوں نے اپنے والد صاحب کو ایک خاص قسم کا جدید صلوٰۃ وسلام ایک عجیب وغریب جدید طریقے سے پڑھتے دیکھا ہے۔ وہی اور لوگ بھی اسی طریقہ سے پڑھیں اس کا طریقہ وہ اسی اپنی کتاب کے صہ۶ پر یہ لکھتے ہیں:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ شریف کے جانب یعنی عراق کی طرف نہایت ادب وتعظیم کمال خشوع وخضوع، غایت انکسار وافتقار سے متوجہ ہو کر کھڑا رہے داہنہ ہاتھ بائیں ہاتھ پر زیر ناف رکھے۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مبارک اپنے خیال میں متمثل کرے یہ سمجھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو پہچانتے ہیں میرے حضور وقیام۔ صلوٰۃ وسلام کو سن رہے ہیں۔ بلکہ میرے تمام اعمال واحوال کو بخوبی جانتے ہیں میرے روبرو کمالِ عظمت وجلالت غایت شرف ورفعت سے تشریف فرما رونق افزا (یعنی بیٹھے ہیں) اور بحضور قلب کثرت گناہوں پر نادم ہو کر نہایت شرم وحیا دبی آواز سے اس طرح عرض کرے الخ پھر صہ۷ پر فاتحہ کی ترکیب لکھی ہے پھر چہرے پر ہاتھ پھیر لینے کا حکم دیا ہے۔

جواب۔ اس کی بابت گذارش ہے کہ آپ حنفی مذہب کے پابند ہیں لہٰذا مہربانی فرما کر یہ بتلایئے کہ فقہ کی کونسی معتبر کتاب میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلوٰۃ وسلام اس ترکیب سے مروی ہے ؟ اگر آپ نہ بتلا سکیں اور ہرگز نہیں بتلا سکتے تو اس بدعت و شرک سے جو نہ قرآن میں نہ حدیث میں نہ خود امام صاحبؒ کے فرمان میں ہے توبہ کیجئے اگر یہ نہ کریں تو تقلید سے اپنی بیزاری کا اعلان کریں ؛

جواب ۲. آپ نے اپنے والد صاحب کی نسبت صہ؎ پر تحریر فرمایا ہے کہ جن کے ہر فعل سے کتاب وسنت مترشح ہے" لہٰذا جناب سے التماس ہے کہ براہِ مہربانی کتاب اللہ کی وہ آیت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ سنت و حدیث بھی بتلا دیجئے جس سے آپ کی یہ بدعت مترشح ہوتی ہو ؛

جواب ۳ تقلید کا ہیر پھیر۔ عادتِ تقلید نے اگلوں سے کہلوا دیا تھا بَلْ نَتَّبِعُ مَا اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَائَنَا. ہم وہی کرتے رہیں گے جس پر ہم نے باپ دادوں کو پایا؛ تعجب ہے کہ ٹھیک یہی بات مصنف صاحب بھی فرماتے ہیں صہ؎ پر اپنے باپ کے مناقب میں لکھتے ہیں "جن کا ہر قول قابل اتباع و تقلید ہے۔ خوب اتو معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع تقریباً چار سو برس تک رہی اس کے بعد امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید شروع ہوئی لیکن چودھویں صدی میں اب صوفی ابوالخیر صاحب کے باپ کی تقلید شروع ہونے والی ہے اتباعِ نبویؐ کو تقلیدِ امام کو تقلیدِ والد مؤلف نے منسوخ کیا ۔ ع آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا ؟

جواب ۴ تعلیم نبویؐ۔ صلوٰۃ وسلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجنا ہر مسلمان پر فرض ہے خود خدائے تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اس کا حکم دیا ہے لیکن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا طریقہ ایک تو آپ کے والد نے بتلایا ہے اور ایک ساری دنیا کے رسول، خدا کے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلایا ہے؟ اب ایمان سے فرمائیے کہ ہم آپ کے باپ کی مانیں؟ یا خدا کے رسول رسولوں کے سرتاج و سردار صلی اللہ علیہ وسلم کی مانیں؟ صحابہ کرام حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرتے ہیں کَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْکَ یعنی حضورؐ آپ پر ہم صلوٰۃ کس طرح بھیجیں؟ صلوٰۃ کی کیفیت کیا ہے؟ تو آپ فرماتے ہیں قُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ الخ (متفق علیہ) یعنی تم اس طرح کہو اس کے بعد ہی دونوں درود آپ تعلیم فرماتے ہیں۔ جو نماز میں التحیات کے بعد پڑھے جاتے ہیں کیا ہم یقین کریں؟ کہ تو نامور پیش امام صاحب اور ان کے مقتدی صاحبان یہ صاف اور صریح بخاری مسلم کی صحیح حدیث دیکھ کر اس بدعت کو بند کر دیں گے؟ اور سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مضبوط تھام لیں گے؟ کہ نماز اور غیر نماز میں اُسی طریقہ پر پڑھیں جو معلمِ شرع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھلایا ہے ؂

جواب نمبر ۵ اپیل۔ درود شریف بیسیوں طریق پر حدیثوں میں آیا ہے لیکن جو طریقہ مؤلف صاحب نے درج فرمایا ہے وہ ہماری نگاہ سے تو اب تک گذرا نہیں اگر مولف صاحب مہربانی فرما کر یہ الفاظ ملفوظاتِ نبوی میں دکھا دیں تو ان کی عین عنایت۔ ورنہ مصلیان کلاں مسجد مشیر آباد سے خصوصاً اور عام مسلمانوں سے عموماً اپیل ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کو لے لیں اور پیش امام صاحب اور ان کے مولف صاحب کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعلیم کو چھوڑ دیں۔

مسلمانو! صوفی صاحب نے تو جس طرح "مقام محمود" اپنے ہاں بنا لیا ہے جس کا ذکر ان کے رسالہ کے صفحہ پر ہے اسی طرح یہ صلوٰۃ بھی گھڑ لی ہے۔

مسلمانو! کوئی لاکھ اچھا ہو لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اچھا ہونے سے رہا۔ کوئی لاکھ معلّم ہو لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہتر معلّم بننے سے رہا۔ پس ہم تو یہی کہیں گے کہ تعلیم نبوی کو لو، اور تعلیم صوفی کو چھوڑ دو۔ جو خیر و برکت، نورانیت اور راحت جو نور اور سرور، جو عظمت و عزت الفاظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہے، اُسے کسی اور نبی کے الفاظ میں بھی ڈھونڈنا بے سود ہے چہ جائیکہ کسی اُمتی کے۔ پس آپ درود پڑھیے اور بکثرت پڑھیے لیکن طریقہ اور الفاظ وہی رکھیے جو خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم فرمائے۔

جواب ۶۔ فضائل درود۔ صلوٰۃ و سلام کے فضائل بکثرت ہیں ایک درود کے بدلے میں دس گناہ معاف ہوتے ہیں دس نیکیاں ملتی ہیں دس درجے بڑھتے ہیں دس مرتبہ خدا کی رحمت نازل ہوتی ہے، جس قدر زیادہ درود جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھیجے گا، اسی قدر جنت میں بلند درجے پائے گا، اسی قدر اس کے غم اور مشکلات کا حل ہو گا اُسی قدر خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب ملے گا اسی قدر دعائیں قبول ہوں گی۔ وغیرہ وغیرہ۔ لیکن بھائیو! یہ یاد رکھو کہ جس نے یہ فضائل بتلائے ہیں اُسی نے الفاظِ درود اور طریقۂ درود بھی بتلایا ہے۔ پس اگر ان فضائل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے حاصل کرنے کی تمنا آپ کو ہے تو صوفی صاحب کے نہیں بلکہ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ اور طریقے کو مضبوط تھامو! ٭

جواب ۷:- جہاں تک کسی کا یا کسی کے باپ کا دماغ پہونچا ہے اس سے بہت بلندی پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رسائی تھی لیکن آپ نے اس شرکیہ دبدعیہ طریقے کی تعلیم نہیں دی۔ پس کیا دین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ناقص مان کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم کو ناکافی سمجھ کر چودھویں صدی کے کسی نام کے صوفی کی تعلیم پر تم عامل بنو گے؟ مسلمانو! تعلیم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کافی ہے اور وہی پاک اور بابرکت ہے نماز بہترین چیز ہے لیکن اس کی ایک رکعت میں تین سجدے کرنا نماز کو غارت کرنا ہے، اس کے دو فرضوں کے بجائے تین پڑھنا ملعون بننا ہے۔ اسی طرح صلوٰۃ وسلام بہترین چیز ہے لیکن طریقۂ نبوی سے گریز کرنا حرام ہے ٭

جواب ۸ عراق اور مدینہ شریف

مدینہ شریف سے عراق مشرق جانب ہے اور یہاں ہندوستان سے حرم مکہ شریف مغرب جانب ہے۔ لیکن یہ جغرافیائی حیثیت بالکل بعید از قیاس ہے جو صوفی صاحب نے لکھی ہے کہ "روضہ شریف کی جانب یعنی عراق کی طرف" پس ہمیں کہنے دیجئے کہ کعبہ کو جا رہے ہیں لیکن قدم بڑھ رہے ہیں ترکستان کی طرف۔ عراق میں روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں ہے، روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہے بلکہ عراق میں کربلائے معلّٰی اور نجف اشرف ہیں لہذا اس طرح سنی مسلمانوں کو رافضی بنایا جا رہا ہے۔

جواب نمبر ۹ تعلیم شرک۔ رب العالمین نے فرمایا ہے قُومُوا لِلّٰہِ قَانِتِیْنَ صرف اللہ ہی کے لئے با ادب کھڑے رہو یعنی نہایت ادب و تعظیم کمال خشوع و خضوع غایت انکساری و افتقار سے متوجہ ہو کر جس کے سامنے قیام کیا جائے وہ ذات باری تعالیٰ ہی ہے۔ لیکن پیش امام صاحب فعلاً اور صوفی ابوالخیر صاحب قولاً اسی قیام کو خدا کے سوا دوسروں کے لئے کر رہے ہیں بلکہ کرا بھی رہے ہیں کیا یہ شرک صریح نہیں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اپنی زندگی ہی میں اپنے لئے قیام کرنے سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کو منع فرما دیا تھا اس ممانعت کے بعد صحابہ آپؐ کو دیکھ کر قیام نہیں کرتے تھے کیونکہ جانتے تھے کہ اس فعل سے آپ ناخوش ہوتے تھے، ایک دفعہ آپ بیٹھے تھے اور صحابہ کرام کھڑے تھے، تو آپؐ نے فرمایا کیا تم بھی عجمیوں کی طرح بن گئے ؟ لیکن شان خدا ہے ابھی زیادہ زمانہ نہیں گذرا کہ تعلیم نبویؐ کو مٹانے اور اس تعلیم کے خلاف تعلیم پھیلانے والے بھی پیدا ہو گئے۔ پس اس طرح کا قیام غیر اللہ کے لئے کرنا شرک ہے عہ

جواب نمبر ۱۰۔ صوفی صاحب نے لکھا ہے کہ داہنہ ہاتھ بائیں ہاتھ پر زیر ناف رکھے ٹھیک اسی طرح ہاتھ باندھ کر سارے حنفیہ خدا کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں۔

عہ قیام کی پوری بحث مصنف صاحب کے رسالہ میلاد محمدی میں ملاحظہ فرمائی جائے ۱۲۔ محمد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس یہ بھی شرک ہے۔ جو عبادت خدا کے لئے ہے وہ دوسرے کے لئے کرنا اسی کا نام شرک ہے اب وہ دوسرا خواہ کوئی بھی ہو، کوئی پیر شہید ہو مرشد فقیر ہو، ولی نبی ہو عبادت کے لائق اللہ کے سوا کوئی نہیں، پڑھو کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

جواب نمبر ۱۱ نماز عراق آہ! اس سے بڑھ کر کفر کیا ہوگا کہ ابھی ابھی ایک شخص خدا کی نماز سے فارغ ہوا اور ابھی ابھی دوسرے کی نماز شروع کی؟ ابھی قبلہ کی طرف تھا ابھی عراق کی طرف ہوگیا؟ مسلمانو! کیا تمہارے دو قبلے ہیں؟ مسلمانو! کیا تمہارے دو خدا ہیں؟ ایک خدا کی نماز ایک سمت یعنی جانب قبلہ منہ کر کے تم نے پڑھی اور پڑھ لی، اب دوسرے خدا کی دوسرے قبلے یعنی عراق کی طرف متوجہ ہو کر نماز پڑھنی کیسے شروع کردی؟ خدائے تعالیٰ فرمائے حَیْثُ مَا کُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْھَکُمْ شَطْرَہٗ تم جہاں کہیں بھی ہوؤ، اپنا منہ کعبہ کی طرف کرو لیکن تم اپنا منہ عراق کی طرف کرتے ہو؟ کیا کعبہ سے اور کعبہ والے سے پھر گئے؟ ؟

جواب نمبر ۱۲ مسجد۔ مسلمانو! یہ ہے خدا کی کتاب جو حکم کرتی ہے اَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰہِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰہِ اَحَدًا۔ مسجدیں (عبادت) خدا کی جگہ ہیں یہاں خدا کے (سوا) اس کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو، لیکن تم نے دھڑلے سے خدائی فرمان کی مخالفت کی، اور خدا کے ساتھ خدا کے بندوں کو پکارنا شروع کیا۔ توبہ کرو اور اس سے باز آجاؤ ؟

جواب نمبر ۱۳ خالق و مخلوق کا فرق۔ مسلمانو! آؤ میں تمہیں بتلاؤں کہ خدا میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کیا فرق ہے؟ خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میدان عرفات میں کھڑے جناب باری میں عرض گذار ہیں جس میں اپنی نسبت فرماتے ہیں:

وَاَنَا الْبَائِسُ الْفَقِیْرُ الْمُسْتَغِیْثُ الْمُسْتَجِیْرُ الْوَجِلُ الْمُشْفِقُ الْمُقِرُّ الْمُعْتَرِفُ بِذَنْبِیْ اَسْأَلُكَ مَسْئَلَةَ الْمِسْكِیْنِ وَاَبْتَهِلُ اِلَیْكَ ابْتِهَالَ الْمُذْنِبِ الذَّلِیْلِ وَاَدْعُوْكَ دُعَاءَ الْخَائِفِ الضَّرِیْرِ مَنْ خَضَعَتْ لَكَ رَقَبَتُهٗ وَفَاضَتْ لَكَ عَیْنَاهُ وَنَحِلَ لَكَ جَسَدُهٗ وَرَغِمَ لَكَ اَنْفُهٗ (رواہ الطبرانی)

الٰہی میں دردمند فقیر فریادی خواہان پناہ ہوں۔ خدایا میں تجھ سے ڈرنے دبنے والا اور اپنی خطاؤں کا اقراری اور معترف ہوں۔ پروردگار میں تیرے در کا ایسا ہی سوالی ہوں جیسے مسکین سوالی ہوا کرتے ہیں۔ اور میں گنہگاروں ذلیلوں کی طرح تیرے سامنے عاجزی کرتا ہوں۔ اور اس خوف زدہ حاجتمند کی طرح تجھ سے دعائیں کر رہا ہوں جس کی گردن تیرے سامنے جھکی ہوئی ہے، جس کی آنکھیں تیرے ڈر سے آنسو بہا رہی ہیں، جس کا جسم تیرے خوف سے نحیف و زار ہو رہا ہے۔ جس کی ناک تیرے سامنے خاک آلود ہے الخ۔

جواب نمبر ۱۴۔ ہاں ہاں مسلمانو! خالق و مخلوق، مالک و مملوک میں فرق کر دو سنو! اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عاجزی کا دربار خدا میں اس طرح اظہار کرتے ہیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ نَاصِیَتِیْ بِیَدِكَ مَاضٍ فِیَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِیَّ قَضَاؤُكَ (رواہ رزین) الٰہی میں تیرا غلام ہوں الٰہی میرے باپ دادا تیرے غلام ہیں میری مائیں نانیاں دادیاں تیری لونڈیاں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں میری پیشانی کے بال تیرے ہاتھ میں ہیں مجھ پر تیرے احکام جاری ہیں۔ میرے بارے میں تیرے تمام فیصلے سراسر عدل وانصاف ہیں" پس مسلمانو! خدا اور بندے کا فرق نگاہ رکھو۔

جواب نمبر ۱۵ - کیا تم نے نہیں سنا؟ یسئلہ من فی السموٰت والارض۔ یعنی آسمانوں اور زمینوں والے سب خدا کے در کے سوالی ہیں کیا تم نے قرآن کریم میں نہیں پڑھا۔

جواب نمبر ۱۶ شانِ خدا؟ اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّا اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ۔ آسمانوں اور زمین والے سب کے سب رحمٰن (خدا) کے سامنے غلامی کی حیثیت میں پیش ہونے والے ہیں کیا یہ آیت قرآن میں نہیں؟ یٰاَیُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۔ لوگو! تم سب خدا کے فقیر ہو، پھر افسوس کہ آج تم نے آقا و غلام کا فرق مٹا کر رب کی گدی پر اس کے مربوب کو بٹھا دیا۔

جواب نمبر ۱۷ شانِ خداوندی - یہ عقیدہ جو تمہارے صوفی صاحب تمہیں سکھا رہے ہیں کہ "میرے حضور وقیام صلوٰۃ وسلام کو (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) سن رہے ہیں بلکہ میرے تمام اعمال واحوال کو بخوبی جانتے ہیں میرے روبرو کمالِ عظمت وجلالت نہایت وشرف اور رفعت سے تشریف فرما رونق افزا (یعنی بیٹھے ہیں) یہ عقیدہ بھی شرک کا عقیدہ ہے اور بلا شک وشبہ اس عقیدہ کا انسان مشرک ہے سوائے خدائے تعالیٰ کے نہ تو کوئی ہر جگہ حاضر ناظر ہے نہ ہر دور ونزدیک کی آواز کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سُن سکتا ہے۔ یہ ہے کلام خدا جو فرماتا ہے وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ ﴿ إِنَّ اللَّهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ ﴿ اُدْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ﴿ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّونَ وَمَا تُعْلِنُونَ ﴿ وَمَا يَخْفَى عَلَى اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ ﴿

یعنی تمہارے ساتھ ہر جگہ ہر وقت صرف اللہ ہی ہے۔ وہ انسان کے اور اس کے دل کے درمیان حائل ہے۔ وہ ہر جگہ کی ہر شخص کی ہر آواز سنتا ہے۔ وہی ہے جو ہر چھپے کھلے کا عالم۔ اس سے کوئی چیز مخفی نہیں۔ یہ معلوم ہوگیا کہ یہ اوصاف خداوندی ہیں۔ اب فرمان ہے لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ اس جیسا کوئی نہیں۔ پس حرام ہے شرک ہے۔ کہ خداوند کے سوا کسی اور میں یہ اوصاف مانے جائیں ﴿

جواب ۱۸۔ درود پہونچایا جانا۔ خاص درود شریف کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں مَنْ صَلَّى عَلَيَّ نَائِيًا أُبْلِغْتُهُ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان) یعنی جو شخص دور دراز سے مجھ پر درود پڑھتا ہے وہ مجھے (خدا کی طرف سے) پہونچا دیا جاتا ہے نہ کہ خود آپ سنتے ہوں، اور حدیث میں ہے إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ فِي الْأَرْضِ يُبَلِّغُونِي مِنْ أُمَّتِي السَّلَامَ ... (رواہ النسائی والدارمی)

یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے فرشتے مقرر ہیں جو زمین میں گھومتے رہتے ہیں اور میری امت میں سے جو کوئی مجھ پر درود وسلام بھیجتا ہے وہ فرشتے مجھے پہونچا دیتے ہیں۔ پس ان حدیثوں کے خلاف عقیدہ رکھ کر خدا کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب نمبر ۱۹ ۔ نماز اور درود کا فرق ۔ مسلمانو! حبیبِ خدا شافعِ روزِ جزا افضل الخلائق سیّد البشر آنحضرت محمد مصطفیٰ اللّٰھمّ صلِّ وسلّم وبارک علیہ پر درود وسلام پڑھنا ہمارا فرض ہے لیکن آپ کی نماز پڑھنا ہم پر حرام ہے۔ درود میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دعا ہوتی ہے لیکن نماز عبادت ہے۔ اگر خدا کے لئے پڑھی گئی تو خدا کی عبادت ہوئی، عبادتوں کے لائق فقط خدائے واحد ہے۔ مؤلف صاحب صوفی ابوالخیر اس کتاب میں آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا نہیں سکھا رہے بلکہ وہ تو آپ کو خدا کے بعد خدا کی عبادت نماز کے ساتھ خدا کے بندوں کی عبادت اور نماز سکھا رہے ہیں پس آپ سمجھ لیجئے کہ اس کے کفر و شرک ہونے میں کیا شک رہ گیا؟

جواب نمبر ۲۰ فرق مراتب ۔ مردود ہے وہ جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ پڑھے، بدنصیب ہے وہ جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنے میں غفلت کرے۔ جنت سے دور ہے وہ جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام اور درود شریف بھیجنے سے محروم ہے۔ کافر ہے وہ جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کرے۔ بے ایمان ہے وہ جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچی صحیح اور اچھی توقیر نہ کرے۔ غیر مسلم ہے وہ جو آپؐ کی محبت سے اپنے دل کو معمور نہ رکھے۔ لیکن یہ بھی یاد رہے کافر ہے وہ جو خدا کے اوصاف مخلوق میں مانے۔ مشرک ہے وہ جو خدا کی عبادت مخلوق کے لئے بجا لائے۔ بس یاد رہے۔ ع گر فرق مراتب نہ کنی زندیقی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الغرض ہر نمازِ خدا کے بعد نمازِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنا جو صاحب رسالہ ص۲۱ میں سکھا رہے ہیں۔ یہ تعلیم، تعلیم اسلام کے یکسر منافی اور متضاد ہے اَعَاذَنَا اللّٰهُ مِنْهَا۔ اور جو اغلاط و زلات اس رسالے میں ہیں ان سے سردست چشم پوشی کی جاتی ہے، یہ چند سطریں مسلمانوں کی رہنمائی کے لئے لکھ دی ہیں۔ خدا کرے حضرت مؤلف و مروج صاحب پر بھی قرآن و حدیث اثر کرے۔ آمین۔ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ه وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَا تَتِمُّ الصّٰلِحٰتُ اِلَّا بِنِعْمَتِهٖ وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ ه اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا اِلٰی سَوَاءِ الطَّرِيْقِ ط وَجَنِّبْنَا عَنِ الشُّرُوْرِ وَالسَّيِّئَاتِ ط سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ۔ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

حررہ العاجز محمد بن ابراہیم میمن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِىْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ

تم دونوں فرقوں کے درمیان صحیح فیصلہ کر دیا گیا ہے،

فیصلۂ محمدی

جس میں شدّدن، پنجوں، علم، نشان اور نذر نیاز غیراللہ کا شرک ممنوع ہونا، اور جنازے اور قبروں پر پھول ڈالنا خلافِ شرع ہونا، دلائل سے ثابت کیا گیا ہے۔ قرآن و حدیث اور حنفی مذہب سے، ساتھ ہی جو لوگ اسے جائز کہتے ہیں انکی دلیلوں کے پورے پورے لاجواب کئی کئی جواب دیئے گئے ہیں۔

مرتبہ

خطیب الہند علامہ محمد بن ابراہیم میمن محدث جوناگڈھی

ناشر

مکتبہ محمدیہ چک ۱۰۹ 7.R بھٹیاں والا۔ چیچہ وطنی ضلع ساہیوال

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ آلہٖ واصحابہ اجمعین

شدے پنجے اور ان کی نذر ونیاز کا مسئلہ

وجہ تصنیف

وانمباڑی میں آج کل (شوال ۱۳۵۲ھ۔ ۱۹۳۵ء) اشتہارات چھپ رہے ہیں اور شدے پنجے وغیرہ کے بنانے اور اس رسم کے کرنے کے متعلق رد وکد ہو رہی ہے۔ وہ اشتہارات دفتر میں بھیجے گئے ہیں اور اس مسئلہ کا صاف حل طلب کیا گیا ہے اسی طرح قبر پر پھول وغیرہ ڈالنے کے بارے میں بھی اختلاف ہے اور وہ بھی اشتہاری صورت میں رونما ہے۔ لہٰذا ہم ان دونوں مسئلوں کی نسبت شرعی فیصلہ لکھتے ہیں۔ امید ہے کہ طرفین اسے غور سے پڑھیں گے اور آپس کے اختلاف کو میٹ کر اتفاق کو جس کی ہمیشہ سے ضرورت تھی اب اور زیادہ خوب مضبوط کریں گے۔ وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شدوں پنجوں کا شرک ہونا

(۱) طرفین پنجوں کے بٹھانے اور رسومات کے ادا کرنے کو گناہ کبیرہ اور حرام کہنے میں متفق ہیں جس پر وہ قابل مبارکباد ہیں۔ حقیقت بھی یہی ہے۔ اب آگے اختلاف اس امر میں ہے کہ آیا یہ رسومات اور پنجوں کا بٹھانا شرک بھی ہے یا نہیں؟ ایک جماعت اسے شرک بتاتی ہے اور دوسری اس سے انکار کرتی ہے لیکن اگر اس نزاع کو لفظی نزاع سے تعبیر کر کے فریقین کو ہم ایک مرکز پر دیکھنا چاہیں تو باآسانی ہو سکتا ہے اور وہ اس طرح کہ اول الذکر گروہ پنجوں کے بٹھانے اور ان کے ساتھ جو رسومات مروجہ بجا لائی جاتی ہیں ان کے مجموعے پر اور زمانۂ حال کے نام کے مسلمانوں کے جہل کے غلبہ اور بدعقیدگی کے مرض پر نظر رکھ کر باعتبار نتیجے کے اسے شرک کہتا ہے اور مؤخر الذکر گروہ صرف پنجے کی ہیئت کذائی اور اس کے لا کر کھڑا کر دینے کو پیش نظر رکھ کر اور اس کے معتقد لوگوں کے افعال سے قطع نظر کر کے اور اُن کے عقائد سے چشم پوشی کر کے اور ان کے حالات کو بالکل چھوڑ کر اُسے شرک کہنے سے انکار کرتا ہے۔ تو اگر اس لفظی نزاع کو چھوڑ دیں اور نتیجہ پر نظر ڈالیں اور جو شرکیہ افعال ان دنوں ان نام کے مسلمانوں سے شدوں پنجوں اور تعزیوں کے ساتھ سرزد ہوتے ہیں اور جس تعظیم کے ساتھ ان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی معتقدانہ امید وبیم بھری نگاہیں اس طرف اٹھتی ہیں اور جس عاجزی تملق اور خشوع خضوع سے اُن کے دل ان کی طرف جھکتے ہیں اس پر گہری نظر ڈالی جائے تو قطعاً دونوں جماعتیں اسے شرک کہنے میں تامل نہ کریں گی

ایک مثال سے وضاحت

اس کی مثال آپ یوں سمجھیے کہ ایک بت پرست ہندو بُت بناتا ہے اور اسے لاکر مندر میں بٹھاتا ہے ایک شخص اُسے کافر کہتا ہے دوسرا اس کے کُفر سے انکار کرتا ہے۔ ہم اگر کسی کی نیت پر حملہ نہ کریں تو بھی نہایت صفائی کے ساتھ یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ گو اس کا صرف لانا اور بٹھا دینا کفر نہ بھی ہو لیکن جس کام کے لئے وہ تیار کیا گیا ہے جو کام اس کے سامنے بجالائے جائیں گے اور جو اس کے ماننے والے اس کی عقیدت اپنے دل میں رکھتے ہیں اس کے اعتبار سے اور اس مجموعے پر نظر ڈال کر بالیقین وہ شرک وکفر ہے اور اگر باوجود اس کے کہ آپ کا روزمرّہ کا مشاہدہ ہو، آپ ہر وقت دیکھتے ہوں کہ یہ بت پرست اپنے بتوں کے ساتھ اور پنجہ پرست اپنے پنجوں کے ساتھ کیا کچھ کرتے ہیں؛ کونسا وہ شرک ہے جو اُن سے چھوٹتا ہو؛ لیکن تاہم آپ ان تمام باتوں کو پس پشت ڈال کر صرف پتھر کو لاکر کھڑا کر دینے کو شرک نہ کہہ کر انھیں جرأت دلائیں تو یقیناً

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ تساہل اور یہ خطرناک غلطی قابل مواخذہ ہے ؎

دوسری مثال

زہر کو آپ مہلک ہی کہیں گے خواہ اسے کوئی کھا رہا ہو، خواہ یونہی ڈلی رکھی ہو۔ اسی طرح پنجے کا بنانا اور پوجنا اور عبادت کرنا سب شرک ہے۔ نصب کی علت ہی پوجا ہے اور علت و معلول دونوں ایک ہی حکم میں ہیں۔ کیونکہ غیر منفک ہیں۔ جب علت یعنی نصب پنجہ پایا جائے گا معلول یعنی غیر خدا کی عبادت بھی پائی جائے گی۔ اور جب یہ شرک ہے تو وہ بھی شرک ہے۔ کیا اصول فقہ کا یہ مسئلہ آپ کو یاد نہیں کہ مقدمۂ واجب بھی واجب۔ مقدمۂ حرام بھی حرام۔ اسی طرح موجب شرک بھی شرک۔ مسئلہ تو بالکل صاف ہے خواہ مخواہ کا الجھنا نامناسب ہے۔

غیر اللہ کی نذر نیاز کا شرک ہونا

ہم حیران ہیں کہ مشتہر صاحب نذر نیاز غیر اللہ کو بھی شرک نہیں کہتے بلکہ اُسے شرک کہنے والے کو وہ مشرک کہتے ہیں۔ کیا نماز پڑھنے والے کو اور نماز میں التحیات پڑھنے والے کو اور التحیات میں مالی بدنی اور زبانی عبادت کے ہونے کا اقرار کرنے والے کو اور پھر ایاک نعبدُ میں تمام عبادتیں جس میں مالی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبادت نذر و نیاز بھی داخل ہے اللہ کے لئے ہی ہونے کا اقرار کرنے والے کو یہ کہنا زیبا ہے؟ کہ پنجوں پر نیاز چڑھانا شرک نہیں؟ بہتر ہوگا کہ اس موقع پر میں فقہ حنفی کی ایک معتبر کتاب کی عبارت برادرانِ احناف کے کان میں ڈال دوں۔ ردالمختار شرح درِ مختار مصری جلد ۲ صـ۱۲۹ میں لکھتے ہیں: وَالنَّذْرُ لِلْمَخْلُوقِ لَایَجُوْزُ لِاَنَّہٗ عِبَادَۃٌ وَالْعِبَادَۃُ لَاتَکُوْنُ لِمَخْلُوْقٍ یعنی مخلوق کی نذر ماننا جائز نہیں اس لئے کہ نذر عبادت ہے اور مخلوق لائق عبادت نہیں۔ میرے خیال سے تو ایک حنفی مذہب شخص کے لئے اپنے مذہب کی اتنی بڑی معتبر کتاب کے کھلم کھلا نذر کو عبادت بتلانے کے بعد کوئی وجہ نہیں کہ وہ اسے شرک نہ کہے اور یہی ہمیں ثابت کرنا تھا کیونکہ نذر لغیر اللہ کی حرمت پر تو ان کا بھی صواد ہے اور اپنے اشتہار میں وہ اس کا حرام ہونا تسلیم کر چکے ہیں بلکہ علامہ ابنِ عابدین صاحب شامی تو اُسے کھلے لفظوں میں موجبِ کفر فرماتے ہیں چنانچہ لکھتے ہیں: وَمِنْھَا اَنَّہٗ ظَنَّ اَنَّ الْمَیِّتَ یَتَصَرَّفُ فِی الْاُمُوْرِ دُوْنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَاعْتِقَادُہٗ ذٰلِکَ کُفْرٌ۔ یعنی خدا کے سوا اوروں کے لئے نذر و نیاز کے حرام اور باطل ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ جس کے لئے نذر مانی گئی ہے اُس میں کچھ قدرت کبھی جائے۔ اور یہ عقیدہ کفر ہے۔

اس کی اور دلیلیں

غیر اللہ کی نذر ماننے کے کفر ہونے کی ایک اور دلیل بھی بنظر غور کتب فقہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو دیکھنے سے ہیں ملتی ہے اسے بھی ملاحظہ فرمائیے۔ اتنی بات تو فریقین کو مسلم ہے کہ یہ نذر کبیرہ گناہ اور حرام ہے جب اس مقدمہ کو تسلیم کر لیا گیا تو اب یہ دیکھا جائے کہ جو لوگ اس نذر کو مانتے ہیں اور نذریں پنجوں پر چڑھاتے ہیں وہ اسے حلال جانتے ہیں یا حرام؟ تجربہ اور مشاہدہ شاہد ہے کہ وہ لوگ اُسے نہ صرف حلال بلکہ کارِ ثواب بلکہ مثل شعائر اسلامی جانتے ہیں۔ ان دو مقدموں کے بعد اب یہ تیسرا مسلّمہ مقدمہ ملاحظہ فرمائیے جو شرح عقائد نسفی اور دیگر تمام کتب معتبرہ میں موجود ہے کہ اِسْتِحْلَالُ الْمَعْصِيَةِ كُفْرٌ۔ یعنی گناہوں کو حلال جاننا کفر ہے تو صاف نتیجہ نکل آئے گا کہ نذروں کا پنجوں پر چڑھانا کفر ہے اور خود پنجوں کا بنانا بھی کفر ہے کیونکہ اسے بھی وہ لوگ نہ صرف حلال بلکہ موجبِ ثواب جان کر بناتے ہیں گویہ بھی نذر لغیر اللہ کے کفر ہونے کی صاف دلیل ہے تاہم میں ایک دوسری مشرح عبارت فقہ کی کتاب سے اور بھی پیش کر دوں، فتاوی غرائب میں ہے۔ مایفعله الجهلة من الذبح علی قبور المشائخ والشهداء وغيرهم فهذا يوجب الحرمة اذا كان لغير الله وان ذكروا اسم الله عليه ويكفرون بذلك۔ یعنی جو جاہل لوگ مشائخ اور شہیدوں کے مزاروں پر جانور (وغیرہ) چڑھاتے ہیں وہ حرام ہو جاتا ہے اگرچہ اللہ کا نام لے کر بھی ذبح کئے جائیں اور اس فعل سے وہ لوگ کافر ہو جاتے ہیں" یہ عبارت صاف بتا رہی ہے کہ غیر اللہ کی نذر ماننا کفر ہے۔ شدے پنجے بھی غیر اللہ ہیں پس ان کی نذر بھی کفر ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور دلیل

ایک حدیث سے بھی اس نذر کا شرک ہونا ثابت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے لَا نَذْرَ اِلَّا فِیْ مَا یُبْتَغٰی بِہٖ وَجْہُ اللّٰہِ۔ معلوم ہوا کہ اللہ کی نذر اللہ کے تقرب کے لئے ہوتی ہے اور تقرب عبادت بلکہ عبادات کا ماحصل ہے اور غیر اللہ کی نذر غیر اللہ کا تقرب ہوگی اور غیر اللہ کا تقرب نہ صرف غیر اللہ کی عبادت ہی ہوگی بلکہ اعلیٰ عبادت ہوگی اور غیر اللہ کی عبادت شرک ہے۔ لہٰذا پنجوں پر نذر چڑھانا شرک ثابت ہوگیا، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ میں نفی اور اثبات ساتھ ہونا دلالت کرتا ہے کہ جس وصف خداوندی کو ثابت مانا جائے اس وصف کی مخلوق خدا سے نفی اور انکار کیا جائے، جب ذات خداوندی کو نذر و نیاز کے قابل مانا جاتا ہے تو کیوں نہیں تسلیم کیا جاتا کہ کوئی اور نذر و نیاز کے قابل نہیں؟ اور جب خدا کو نذر نیاز کے قابل مان کر پھر کسی اور کو بھی اس قابل مانا جاتا ہے تو کیوں اُسے مشرک نہیں کہا جاتا؟ اور اگر یونہی تاویلات اور نیک ظنیوں کا دروازہ کھولا گیا تو کل سجدے کرنے رکوع کرنے کو بھی ایک شخص شرک نہیں کہے گا اور کہہ دے گا کہ سر کا زمین پر رکھ دینا تو شرک نہیں؟ کمر کا خم کرنا تو شرک نہیں؟ اور پھر بتدریج ترقی کر کے کوئی اور یہ بھی کہہ دے گا کہ کسی کو خدا کہنے والا کسی کو خالق رازق وغیرہ کہنے والا بھی مشرک نہیں کیونکہ خ ال ق کا تلفظ تو شرک نہیں؟ خ دا کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونا تو شرک نہیں ؟ پھر میرے خیال سے تو شرک کا نام کتابوں ہیں رہ جائے گا۔
لیکن اس کا وجود عنقا کی طرح عدم ہیں۔ پس یہ ایک صریح مغالطہ ہے اس سے بچنا چاہیے

شدّوں پنجوں کی اور خرابیاں

عموماً جو کام یہ پنجہ پرست لوگ پنجوں کے ساتھ کرتے ہیں وہ شرک ہیں مثلاً ان سے دعائیں کرنا، ان کی تعظیم و تکریم کرنا، ان سے حاجات طلب کرنا، ان کی نذریں منتیں وغیرہ ماننا ان کے سامنے عاجزی اور لاچاری ظاہر کرنا انھیں کسی بزرگ کی طرف منسوب کرکے اس بزرگ کے نام کی چوٹیاں رکھوانا انھیں حاجت روا جاننا، پنجوں کو موجب برکت سمجھنا، پنجہ داری کو اسلام یا شعار اسلام جان کر، مظہر بزرگان سمجھ کر اور بزرگوں کو مظہر خدا جان کر ان سے عقیدت مندی وغیرہ پھر یہ موجب ہیں لہو ولعب کے اسراف اور فضول خرچی کے عورتوں اور مردوں کے خلافِ شرع عموماً بے پردہ مجمعوں کے باعث ہیں آپس کے فساد اور قطع رحمی کے باجے گاجے اور شیطانی کاموں کے، غرض جڑ ہیں سینکڑوں معصیاتِ خداوندی کی اس لئے مسلمانوں کو ان سے اجتناب چاہیئے اور بالاتفاق بزور اس شرکی بدعی اور فسقی چیز کو دفع کرنا چاہیئے۔

فیصلہ مندرجہ بالا وجوہ اور دیگر دلائل کی بنا پر جن کی اس مختصر میں گنجائش نہیں، صاف ثابت ہے کہ وانمباڑی کے علماء کا وہ اشتہار جس کی سرخی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے "اشتہار واجب الاظہار" اور جس پر تیرہ علما کے دستخط ہیں وہ سچا ہے اور اس کے خلاف والے اشتہار میں حقیقت سے نتیجہ کے اعتبار سے تساہل کر کے اس فتوے کا جو بری طرح تعاقب کیا گیا ہے غلط ہے۔ واللہ اعلم

قبروں پر اور جنازے پر پھول ڈالنے کا مسئلہ

اس کی دلیل (۲) قبر اور جنازے پر پھول ڈالنا۔ اس کے اثبات میں ایک اشتہار نکلا ہے جس کے مشتہر کوئی صاحب عبدالصمد نامی ہیں۔ اس کے خلاف کوئی اشتہار نہیں یا کم از کم ہمارے پاس نہیں آیا۔ بہرصورت ہم اس کے متعلق بھی تبصرہ کرتے ہیں۔ اس کی دلیل اشتہار میں ایک حدیث لکھی گئی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شاخ توڑ کر دو قبروں پر گاڑ دی اور فرمایا ان کے خشک ہونے تک شاید ان مُردوں کے عذاب میں تخفیف ہو۔

اس دلیل کا پہلا جواب۔ اوّلاً تو یہ کہ اس حدیث سے زیادہ سے شاخ گاڑنے کا ثبوت ہوتا ہے نہ کہ خوشبودار پھول چڑھانے کا۔

دوسرا جواب (۲) نہیں معلوم اصل سبب ان کے عذاب کی تخفیف کا کیا ہے؟

تیسرا جواب (۳) اگر صرف شاخ کا قبر پر ہونا سبب ہے تو خشک ہونے کے بعد بھی وہ باقی ہے۔

چوتھا جواب (۴) اگر شاخ کا تسبیح کرنا تخفیف عذاب کا باعث ہے تو اس کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تسبیح سوکھنے کے بعد بھی باقی رہتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ یعنی آسمان و زمین کی کل چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح خواں ہیں۔ لفظ مَا کا عام ہونا اور پھر اِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ کا حصر ہونا تو یہ ثابت کرتا ہے کہ ہر تر و خشک چیز مصروف حمد و ثنا ہے تو چاہیئے کہ سوکھنے کے بعد بھی تسبیح کی بقا موجب تخفیف عذاب ہو حالانکہ حدیث میں مَا لَمْ یَیْبَسَا کے ساتھ غایت موجود ہے۔

پانچواں جواب (۵) اور اگر وجہ تسبیح ہی ہے تو کیا خاک، پتھر، اینٹ زمین وغیرہ یہ چیزیں تسبیح نہیں کرتیں؟ پھر ان کی تسبیح میت کے لئے باعث تخفیف کیوں نہ ہوئی؟

چھٹا جواب (۶) اگر ان سب چیزوں کو تسبیح خواں مانا جائے جیسا کہ قرآن کریم سے ثابت ہے اور تسبیح خوانی کو موجب تخفیف عذاب مان لیا جائے تو پھر قبر پر جو لوگ آج پھول چڑھاتے ہیں کیا عجب کہ کل وہ خاک مٹی پتھر ڈھیلے وغیرہ بھی ڈالنے لگیں۔ کیونکہ تسبیح خواں تو وہ بھی ہیں ریحان کی پتیاں اگر عذاب گھٹا سکتی ہیں تو نیم کی پتیوں نے کیا قصور کیا ہے؟ پھول اور پتھر اس میں یکساں ہیں۔

ساتواں جواب (۷) اے برادران! کیا جن اولیاء اللہ کی قبروں پر آپ پھول چڑھاتے ہیں وہ آپ کے نزدیک عذاب میں ہوتے ہیں کہ آپ اُن کے عذاب کی تخفیف کے لئے ان پر پھول پتیاں چڑھاتے ہیں؟ اگر سچ مچ آپ کے یہی عقائد ہیں تو ہمیں کہنے دیجئے کہ آپ اولیاء اللہ کے دوست نہیں بلکہ دشمن ہیں کہ انھیں عذاب میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمجھ رہے ہیں اور دیکھ بھال کر سوچ سمجھ کر انہی قبروں پر پھول چڑھاتے ہیں۔ عام قبروں کو کوئی پوچھتا تک نہیں۔ نہ ان پر کوئی پھول ڈالے نہ ریحان چڑھائے۔

آٹھواں جواب (۸) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ معلوم کر کے وہاں شاخ گاڑی کہ اسے عذاب ہو رہا ہے کیا جن قبروں پر آپ پھول چڑھاتے ہیں آپ کو بھی بذریعہ وحی ان کے معذب ہونے کا علم ہو جاتا ہے؟ اگر آپ کا یہ دعویٰ ہے تو آپ سے بڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بے ادب کوئی نہیں کہ آپ سے مقابلہ کے لئے بیٹھ گئے۔

نواں جواب (۹) اور اگر علم نہیں تو پھر یہ فعل عبث کیوں کرتے ہو؟ فرض کرو ایک طبیب ایک بیمار کو کونین جیسی کڑوی چیز جبرا پلاتا ہے اس کے اس کام کو دیکھتے ہی ایک عقلمند شخص دوڑا بھاگا آتا ہے اور اپنے ماں باپ، بہن بھائی، بچے، بچی، پاس پڑوس، بیوی ہمسائی ہر ایک کو پکڑ پکڑ کر جبراً قہراً کونین کھلا رہا ہے۔ فرمائیے اس احمق کی اس حرکت کو آپ پسند کریں گے؟ کیا حکیم کسی قبض کی شکایت والے مریض کو جمال گوٹے کا جلاب دے تو آپ کا اپنے گھر بھر کو جمال گوٹے کھلا کر تماشا کرنا عقلمندی ہو گی؟

دسواں جواب (۱۰) اگر سچ مچ ہری شاخ موجب تخفیفِ عذاب ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو اپنی امت پر ماں باپ سے زیادہ مہربان تھے وہ اتنا کر کے نہ ہٹ جاتے بلکہ جب شاخ سوکھ جاتی تو دوسری گاڑ دیتے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا گاڑ دینے کا حکم دیدیتے۔ ایک شخص کو ایک شاخ کے نہ گاڑنے پر عذاب ہوتا ہو اور گاڑ دینے پر عذاب موقوف ہو جاتا ہو، پھر بھی سستی کر کے شاخ نہ گاڑنا اور اسے سپردِ عذاب کر دینا تو کسی دشمن سے بھی نہ ہو سکے گا چہ جائیکہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے، جو خود ہم سے بھی زیادہ ہم پر مہربان تھے۔

گیارہواں جواب (۱۱) میں سردست انہی دس مناقضات پر بس کر کے یہ ثابت کرنا چاہتا ہوں کہ تخفیف عذاب کا سبب ہری شاخ نہ تھی جب یہ اصل چیز اصلی سبب نہیں تو اس کی فرع یعنی پھول کیسے سبب بن جائیں گے؟

بارہواں جواب (۱۲) بلکہ سرور انبیا سردار بنی آدم افضل الرسل شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کے لئے استغفار سبب تھا تخفیف عذاب کا اور آپ کے استغفار کی وجہ سے اس پر عذاب کم ہوئے تھے۔ چنانچہ متقدمین نے بھی یہ وجہ بیان کی ہے جیسے امام نوویؒ وغیرہ۔

تیرہواں جواب (۱۳) اور ہاں مجھے حیرت ہے کہ اگر قبر پر شاخ ڈالنا ثابت ہو جائے تو جنازے پر پھول ڈالنا کیسے ثابت ہو جائے گا؟ جس کے درپے اس اشتہار کے دستخط کنندہ چھ علمار کرام ہیں۔ "مارے گھٹنا پھوٹے آنکھ"۔

چودھواں جواب (۱۴) قبر میں میت کو رکھ کر آپ اس کے اوپر مٹی ڈالتے ہیں تو کیا جنازے پر بھی مٹی ڈالنا روا رکھیں گے؟ یہ قیاس مع الفارق کیسا؟ کیا آپ کے نزدیک جنازہ اور قبر ایک چیز ہے؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک سنسنی خیز چالاکی

اس چھوٹے سے اشتہار میں ایک ایسی سنسنی خیز چالاکی کی گئی ہے جس کے تصور سے بھی ایک مسلم دل لرز جائے گو ہم ان کی نیت کی بابت زبان کو بے ادبی سے بچائیں۔ لیکن اس ناقابلِ درگذر جرم کی پردہ پوشی تو ہم سے قطعًا نہ کی جائے گی۔ حدیث کو نقل کرنے کے بعد شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ کا قول اس طرح نقل کرتے ہیں "وتمسک کنند ایں (اک) جماعت بایں حدیث در انداختن سبزہ وگل ریحاں بر قبور"۔ ترجمہ لکھتے ہیں" اور ایک جماعت قبروں پر سبزہ پھول اور ریحان ڈالنا جائز ہے کر کے اس حدیث سے ثابت کرتے ہیں"۔ لیکن اس کے بعد کی عبارت جو اس کی تردید میں تھی اور ان علما کے خلاف پڑتی تھی اور اس عبارت کے متصل ہی تھی۔ گویا یہ عبارت اس پوری عبارت کا ٹکڑا ہے وہ نقل نہ کی۔ یہ حرکت کس قدر حیا سوز اور خلاف دین ودیانت ہے۔

امام خطابی رح کا فیصلہ اس کے بعد کی عبارت یہ ہے "وخطابی کہ از ائمہ اہل علم وقدوۂ شراحِ حدیث است ایں قول را رد کردہ است وانداختنِ سبز وگل را بر قبور بہ تمسکِ ایں حدیث انکار نمودہ وگفتہ کہ ایں سخن اصلے ندارد و در صدر اول نبودہ"۔ یعنی خطابی رح نے جو اہل علم کے امام اور شراحِ حدیث

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے پیشوا ہیں (اس جماعت کے) اس قول کو (یعنی پھول وغیرہ قبروں پر ڈالنے کے جواز کو) رد کر دیا ہے۔ اور اس حدیث سے سبزے اور گل کو قبر پر ڈالنے (کے جواز) کی دلیل پکڑنے کا انکار کیا ہے اور فرمایا ہے کہ اس بات کی کوئی دلیل نہیں اور پہلے زمانہ میں ان باتوں (یعنی پھول وغیرہ ڈالنے) کا نام ونشان بھی نہ تھا۔

اقبالی ڈگری: اس کے بعد اور اقوال بھی پہلے قول کی تردید میں نقل کئے ہیں سمجھ کا پھیر اور چیز ہے لیکن کسی کے قول کو نقل کرنے میں بددیانتی کرنا یہ تو سرتاپا مجرمانہ خیانت ہے، اب فرمائیے کہ آپ کی نقل کی ہوئی معتبر عبارت جس کا ایک حصہ آپ ایک خاص مصلحت کی بنا پر چھوڑ آئے تھے وہ بھی آپ کے خلاف ہے اب تو آپ پر اقبالی ڈگری ہے اور آپ کے لائے ہوئے معتبر فیصل اور حکم نے یہ فیصلہ سنا دیا کہ سبزے اور پھول وغیرہ کا قبر پر ڈالنا نہ تو اس حدیث سے ثابت ہے نہ زمانہ خیر القرون میں اس کا اتا پتا پایا جاتا ہے۔ اور جو لوگ اس کے جواز کے قائل ہیں ان کا قول مردود ہے اور اس بدعت کی کوئی دلیل شرع محمدی میں نہیں۔

بدحواسی: مسئلہ تو بالکل صاف ہو گیا اور اقبالی ڈگری صادر ہو چکی مگر میں چاہتا ہوں کہ ان علماء کرام کی خدمت میں چند اور معروضات بھی پیش کروں تاکہ آیندہ اگر وہ قلم اٹھائیں تو ذرا سوچ سمجھ کر اٹھائیں ورنہ اس طرح بے سوچے سمجھے لکھ ڈالنا آپ حضرات کی عزت کی کمی اور آپ کے دامن تقدس پر ایک بدنما داغ کا باعث ہوگا۔
آپ ایک جگہ لکھتے ہیں "تمام فقہاء متفق ہیں" .. دوسری جگہ ایک جماعت، تیسری جگہ لکھتے ہیں "بعض ائمہ دین ہمارے صحابہ کے متاخرین سے" اب فرمائیے کہ یہ اجتماع ضدین کیسا؟ یہ ایک کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاف ایک بات کہی! ان میں سے کونسی سچی اور کونسی غلط؟ آیا یہ سچ ہے کہ پھول ڈالنے کو تمام فقہا جائز کہتے ہیں؟ یا یہ سچ ہے کہ بعض متاخرین جائز کہتے ہیں، یا یہ سچ ہے کہ صرف ایک جماعت جائز کہتی ہے۔ مولانا یہ متضاد تحریریں تو انسان کے علم کی مقدار ظاہر کردینے اور اس کی وقعت کو خاک میں ملادینے کے لئے ہوا کرتی ہیں اگر بعض جائز کہتے ہیں تو اکثر کا ناجائز کہنا ثابت ہوگا، پھر یہ قول کہ تمام فقہا متفق ہیں لغو اور مہمل ہوجائیگا۔

دوسری بدحواسی: اور ایک مزے کی بات بھی سن لیجئے، ایک جگہ تو پھول وغیرہ ڈالنے کو آپ "مستحب و مستحسن" لکھتے ہیں، دوسری جگہ "جائز" لکھتے ہیں، تیسری جگہ "سنت" بتلاتے ہیں، چوتھی جگہ قبر پر "مستحب" اور جنازے پر "سنت" لکھتے ہیں۔ اب فرمائیے کہ ان مختلف اور متضاد باتوں میں سے سچی کونسی ہے اور جھوٹی کونسی ہے، آیا مستحب ہے یا مستحسن ہے یا جائز ہے یا سنت ہے یا مختلف باعتبار مواضع ہے۔

تیسری بدحواسی: اچھا اب سب سے قطع نظر کرکے ایک انوکھا منظر اور دیکھئے۔ ایک فعل کو جائز لکھا، مستحب مانا، مستحسن سمجھا، سنت ثابت کیا، پھر آخر میں لکھتے ہیں "لیکن اس کا التزام کرلینا یہ حرام ہے جائز نہیں ہے"۔ مولانا! واللہ آپ کے اس بھولے پن پر بے ساختہ ہنسی آگئی۔ بھائی جس کام کو سنت کہتے ہو پھر اس کے التزام کو یعنی ہمیشہ کرنے کو حرام بتلاتے ہو۔ فجر کے فرض سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنی سنت ہے، لیکن اگر کوئی شخص ان دو رکعتوں کے پڑھنے کا التزام کرلے یعنی ہمیشہ پڑھتا رہے تو آپ کی سرکار سے اسے "حرام کار" یعنی حرام کرنیوالے کا خطاب ملے گا۔ مولوی صاحبان واللہ بھڑکا دیا۔ بھئی سنت کو حرام خوب کہا۔

صحیح شرعی فیصلہ: اب فیصلہ یہ ہے کہ اتنی بات تو یہ مولوی صاحبان بھی مانتے ہیں کہ اسے ہمیشہ کرنا حرام ہے۔ یہاں تک تو دوسری مرتبہ ان پر اقبالی ڈگری ہے، اور وہ یہ بھی لکھ چکے ہیں کہ متاخرین یعنی پچھلے بعض حنفیوں نے اسے جائز کہا ہے۔ جس سے یہ ظاہر ہے کہ اگلے کل حنفیوں اور خود امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے جائز نہیں کہا۔ پس مسئلہ صحیح یہی ہے کہ قبر پر پھول اور ریحان کا چڑھانا ثابت نہیں ہے نہ جنازے پر ان کا ڈالنا ثابت ہے۔ یہ بھی ایک بدعت ہے مسلمانوں کو اسے بھی ترک کرنا چاہیئے۔ واللہ اعلم۔

محمد بن ابراہیم بقلم خود

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دلائلِ محمدی حصہ اوّل

جسمیں

سُورۃ فاتحہ پڑھنے • رفع یدین کرنے اور • اُونچی آواز سے آمین کہنے کے اضح دلائل احادیث سے حنفی مذہب کی معتبر کتابوں سے اور اولیاء اللہ کے ملفوظات سے درج ہیں، اور حنفی مذہب کے معتبر علماء کا اہلحدیث کی حقانیت کا اور اہلحدیث کے پیچھے نماز جائز ہونے کا فتویٰ اور اہلحدیث کو مسجدوں سے روکنے کی حُرمت کا ثبوت درج ہے

اِتفاق وانصاف مابین اہلحدیث واحناف

المعروف بہ

دلائلِ محمدی حصّہ دوم

جسمیں رسالہ صراطِ المستقیم کا پُورا جواب • الحمد نہ پڑھنے کی دلیلوں کے ۱۶۲ جوابات ہیں آمین بُلند آواز سے نہ کہنے کی دلیلوں کے ۶۸ جوابات ہیں • رفع الیدین نہ کرنے کی دلیلوں کے ۸۹ جوابات ہیں • ناف تلے ہاتھ باندھنے کی روایت کے ۱۰ جوابات ہیں • اور اِن چاروں مسائل کا نہایت ٹھوس اور زبردست، ناقابلِ انکار اور لاجواب ثبوت قرآن وحدیث اور کُتبِ فقہ سے قابلِ دید ہے

مکتبہ محمدیہ ○ اُردو بازار ○ لاہور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مِنْ اَمْرِہٖ یُسْرًا

جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے کاموں میں آسانی کر دیگا

جناب باری عزّ وجلّ کے فضل وکرم سے یہ کتاب

جسمیں مظلوم عورتوں کی رہائی، اور احکام اسلام کی آسانی کا بیان ہے بنام:

رَدُّ الْاَحْدَاثْ فِی الطَّلَاقِ الثَّلَاثْ

المعروف نکاحِ محمدی

جسمیں ایک ساتھ ایک مجلس میں دی ہوئی تین طلاقوں کے ایک ہونے اور خوراک پوشاک وغیرہ نہ دینے کی صورت میں عورت کے علیحدہ ہو جانے اور گم شدہ خاوند کی عورت کے اور کسی سے نکاح کر لینے کے مسائل کو قرآن وحدیث وغیرہ کے سینکڑوں دلائل سے ثابت کیا ہے اور انکے خلاف جو دلیلیں دی جاتی ہیں انکے سینکڑوں جواب دیئے ہیں'

تألیف

مولانا محمد صاحب

جوناگڑھی رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ محمدیہ ○ اردو بازار۔ لاہور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شمع محمدی

جس میں فقہ حنفیہ کی حقیقت واضح کرنے کے لیے فقہ کی نہایت مشہور اور معتبر کتاب سے تقریباً ۲۰۰ ایسے مسائل جمع کیے گئے ہیں جو قرآن و حدیث کے خلاف ہیں اور ان مسائل میں حنفی حضرات کے جتنے دلائل تھے، وہ بیان کرنے کے بعد نہایت مضبوط اور مدلل جوابات بھی دیے گئے ہیں تاکہ متلاشیان حق تقلیدی دلدل سے نکل کر صراط مستقیم پر گامزن ہو سکیں۔

سیفِ محمدی

جس کے ملاحظہ کے بعد ہر شخص یقین کر لیتا ہے کہ فقہ اور چیز ہے، حدیث اور چیز۔ تقلید شخصی اور چیز ہے، اتباع سنت اور چیز۔ محمدی جماعت الگ ہے اور حنفی گروہ الگ۔ تقلید شخصی اور پابندی فقہ کا لہسن پیاز اسی وقت حاصل ہو سکتا ہے جب کتاب و سنت کے من و سلویٰ سے دستبرداری کر لی جائے۔

مکتبہ دار العلوم المحمدیہ

صلوٰۃِ محمدی

جس میں وضو، تیمم، نماز پنجگانہ، نماز جمعہ، نماز جنازہ، نماز عیدین اور مسافر کی نماز، تراویح تہجد، چاند اور سورج گہن کی تمام نماز استسقاء وغیرہ کے طریقے دعائیں مع ترجمہ، مسائل اور احکام، قرآن و حدیث کے مطابق حوالوں سمیت آسان اور سلیس اردو زبان میں جمع کیے گئے ہیں۔

غنیہ محمدی

جس میں حضرت پیران پیرؒ کے وہ ملفوظات گرامی مع ترجمہ جمع ہیں جن سے توحید و سنت کا اثبات اور بدعتوں اور خلاف شرع مسائل کی تردید ہوتی ہے۔ ساتھ ہی اس بات کا بھی بہت سی دلیلوں سے [illegible]ت ہے کہ کتاب غنیۃ الطالبین حضرت [illegible] صاحب ہی کی تصنیف ہے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

0 4

مکتبہ محمدیہ کی فخریہ پیشکش

تصانیف حضرت مولانا محمد صاحب میمن جوناگڑھی رحمتہ اللہ علیہ

شمع محمدی	حدیث اور فقہ اتباع اور تقلید پر جانفزا بحث
سیف محمدی	فقہ حنفی کے چند مسائل جو قرآن و حدیث کے خلاف ہیں ان کا بادلائل اور مستند رد۔
نکاح محمدی	ایک مجلس میں دی گئی تین طلاقیں ایک شمار ہوگی یا تین قرآن و حدیث سے مفصل تحریر۔
فیصلہ محمدی	پنجہ، علم، قبروں اور مردوں پر پھول وغیرہ چڑھانے کا رد
دلائل محمدی	سورۂ فاتحہ اور آمین بالجہر کا ثبوت (حصہ اول و دوم)
سلام محمدی	بجواب رسالہ صلوۃ و سلام، محقق اور جامع تحریر۔
درود محمدی	مروجہ فاتحہ سے لے کر چالیسویں تک، عرس، شب برات وغیرہ بدعات پر تفصیلی بحث۔

زیر طبع

فضائل محمدی	اہل حدیث اور اہل الرائے میں تمیز
درہ محمدی	فقہ حنفی کے عجیب وغریب خلاف عقل و نقل مسائل
حیات محمدی	نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور بزرگوں کی روحوں کے حاضر ناظر ہونے پر تفصیلی بحث
معراج محمدی	معراج کا پورا واقعہ احادیث سے تفصیل کے ساتھ
صمصام محمدی	شرک کو شرک نہ سمجھنے والوں کے لیے اثر انگیز تحریر
مشکوۃ محمدی	سواد اعظم والی حدیث کی مکمل تشریح اور مسلک اہل حدیث پر لگائے گئے بے جا الزامات کا مدلل رد۔
سراج محمدی	اہل حدیث کوئی نیا فرقہ نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دور سے چلا آرہا ہے۔ مدلل تحریر۔